TO

THE HONORABLE

# JOHN ELLIOT DRINKWATER BETHUN

President of the Council of Education,

&c. &c. &c.

IN THE HOPE,

THAT THIS TRIBUTE OF

PROFOUND RESPECT AND ADMIRATION

FOR HIS

PUBLIC AND PRIVATE WORTH AND VIRTUES,

WILL BE ACCEPTABLE,

THE FOLLOWING PAGES

ARE,

WITH THE WARMEST SENTIMENTS OF ESTEEM,

DEDICATED BY

HIS MOST SINCERE FRIEND,

GHOOLAM MOHUMED

SON OF THE LATE TIPPOO SU[illegible]

RUSSAPUGLAH,
21st *April*, 1849.

# جناب صاحب انتساب

محترم و معظم جان الیٹ ڈرنکواٹر بتھون ممبر کونسل

و سرکردہ کونسلیان تعلیم جمہوری

بالقابہ الشریفہ و صفاتہ المنیفہ

اس امید سے
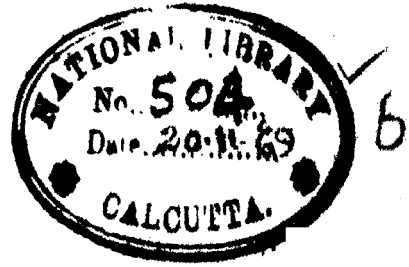
کہ یہہ ہدیہ محمدت و ستایش کا واسطے خاصہ خجستہ

ملکات و عامہ فرخندہ صفات اوس کریم الذات کے

مقبول ہوگا

اس سواد آیندہ کو اوسکے دوستدار صادق الولا شاہزادہ

محمد سلطان (عرف غلام محمد) ابن ٹیپو سلطان جنت مکان نے

نام نامی و لقب گرامی پر

اوس والا نظر ستودہ سیر کے



---

نہایت مہرجوئی و غایت آزرم خوئی کے ساتھہ

مخصوص کیا

۲۱ اپریل سنہ ۱۸۴۹ ع

مطبع طبی مین مولوی عبد الله کے چھاپا ہوا

# فہرست حملات حیدری

صفحہ

مکان کے جسنے سرینگپٹن مین حکومت اسلامیہ کی بنیاد
قایم کی اور انتہاسے دکھن تک علم فتح و فیروزی بلند
کیا' اور صفت مین بادشاہ سلیمان جاہ ٹیپو سلطان
جنت آشیان کے جسنے تاج و تخت کو اس حکومت
کے آرایش دی ' اور توصیف مین جلالیاں مکارم
ارکان دولت برطنیہ کے جواب تمام ممالک ہندوستان
کے سواحل شرقی سے لے سواحل غربی تک اور نہایت
دکھن سے کوہستان ہمالہ تک تسلّط رکھتے ہین ' ...
مملکت میسور اور اُسکے تختگاہ شہر سریرنگپٹن کا بیان
جسمین نواب حیدر علی خان بہادر مغفور نے حکومت
اسلامی قایم کی اور ٹیپو سلطان مبرور نے اُسکی
آرایش اور زینت دی ' ترجمہ کیا ہوا کتاب آتھنتک
میمائرس اف ٹیپو سلطان سے جسکو ایک منصدار
انگریزی نے تالیف کیا تھا ' ... ... ... ...
بیان مین اختلال و نبے انتظامی دولت تیموریہ کے جو دکھن
اور ممالک شرقی و غربی کے ریاستون کی بنا کا موجب ہوا '
بیان مین فطرت ارجمند اور ہمت بلند اور قصد دور و دراز
نواب ہلال رکاب حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکے
سلیقے درست خداداد کفایت کرنے مین مہمات
سپہسالاری و ملکداری کے اور کمالات نفسانی اُس
امیر پر تدبیر کے جنھون نے دولت جدید کی بناد الی

## فہرست

صفحہ

( ۳ )

## وصف

( ۵ )

صفحہ

از کتاب فتوحات حیدری
تالیف کردہ لالہ کھیم نراین

## وقف



صفحہ

صفحہ

## فہرست

( ۶ )

صفحہ

## وقوف

( ۱۱ )

صفحہ

صفحہ

# وقف



صفحہ

# وقف

صفحہ

# وقف

صفحه ( ۱۱ )

صفحه

## وصف

صفحہ

صفحه



تاریخ حمید خانی کا ترجمه

صفحہ

صفحہ



تمام شد

دیباچہ

## حمد ایزد پاک

سر نامہ حمد خدا ے کریم کہ ہی کردگار و غفور و رحیم

جواہر آبدار حمد و ثنا نثار بارگاہ اُس بادشاہ حقیقی کے جسکے ایک حکم کن سے زمین و آسمان اور کل مخلوقات ممکن نے جو پیدا ہو چکی یا پیدا ہوگی وجود پایا اور اُسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ نے ہر موجود کو نئے رنگ ڈھنگ کا خلعت حیات عطا کیا چارون عنصر کو کہ ہر ایک اپنی اپنی تاثیر مین مخالف دوسرے کا ہی باہم امتزاج دیکر انسان کو پیدا کیا اور اوپر منصب خلافت کے منصوب فرمایا فضائل اربعہ جو حکمت و شجاعت اور عفّت و عدالت ہین نشان و تمغا اُسکے مقبولون و مقرّبون کا ہی جس کسی مین یہہ چار صفتین پائی جاتی ہین وہ مرتبے سعادت کو پہنچتا ہی اور بادشاہ وقت یا وزیر یا رئیس بالضرور ہوتا ہی وہ ایسا حکیم ہی کہ جب کسی قرن و زمانے مین کسی طرح کے فتور و خلل حادث ہونے سے اُسکے بندے تکلیف و اذیّت اُٹھاتے ہین تب اُسکی خواہش کے موافق ایک ایسا شخص ایسے اطوار کا پیدا ہو کر خلق اللہ کی رفاہ و آرام کا باعث ہوتا ہی کہ پچھلے لوگ اُسکا حال سنکر عبرت پکرتے و پند لیتے ہین

* جلّ شانہ وعمّ احسانہ *

* اُسکے احسان کا جلوہ تو ہی سب جگ مین عیان *

* مین لکھون کیا کہ ہی مشہور عیان را چہ بیان *

# نعت رسول صاحب لولاک

* ہر از مشک وعنبر نہ کیون ہو زبان ثنائے محمد ہی ورد زبان *

اور گلدستۂ درود وصلات نثار مرقد پر اُس سلطان کائنات کے * جو رحمۃً للعالمین وخاتم المرسلین * اور صاحب دعوت عامہ اور اُسکا وجود زمین وآسمان بلکہ کل مخلوقات کے وجود کی علت تامہ ہی دین اُس کا کفر کے یاجوج کے لئے سد سکندر اور واسطے ڈبانے فرعون بدعت کے دریائے نیل اور بحر احمر جمک موجودات کے آئینے کی اُسکی ذات کے آفتاب سے جلوہ گر اور نجات تمام عاصی گنہ گارون کی اُسکے حکم کے ماننے پر مقرر اور درود وسلام آل واصحاب پر اُس حضرت کے جنھون نے نقارہ اسلام کا عرب وعجم مین بجایا اور علم عدالت کا جمیع طوائف وامم مین بلند فرمایا ہر ایک اُنمین سے اپنے اپنے وقت کا شجاعت وہمت مین حیدر اور جہاد مین وغزا مین غضنفر تھا *

( صلی اللّٰہ علیٰ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین )

# اس کتاب کی تالیف کا سبب

ظاہر ہی کہ اِس جہان اِمکانی اور سرائے فانی مین موافق تدبیر وتنظیم کارگزاران قضا وقدر کے ہر دم وہر آن نفوس کی فوجون مین سے کوئی تو ہستی کی خلعت پہنتا اور کوئی عالم وجود سے عالم عدم کو سدھارتا ہی * (بیت)

* بنظرِ غور سے اِس دار روان کو دیکھو * قافلے آتے ہوئے اور روان کو دیکھو *

# ووصف



کوئی چیز وکسی طرح کی خلقت ایک وضع پر نہین ٹھہرتی ہر جگہہ مین ایک نیا تماشا ہی
و ہر مقام مین ایک نئی سیر اِس صورت مین تاریخ کا علم یعنے جاننا سرگذشت
اور احوال اگلے لوگون کا پچھلون کے لئے مفید ہی اور سب علمون مین ممتاز
کیونکہ اُسکے باعث ہر شخص کو معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانے مین کس کس
مزاج و دین و وضع کے لوگ ہو گئے ہین اور نام نیک یا بد یادگار چھوڑ گئے
جس کسی سے آثار پسندیدہ ظاہر ہوے وہ زندگی مین بالضرور جاہ و مرتبے کو
پہنچا اور سب کا محبوب و پیارا رہا بعد مرنے کے بھی سب اُسکو بخیر یاد کرتے
ہین اور جس کسی سے افعال رذیلہ کہ اضداد فضایل ہین ظہور مین آئے اُسکی
زندگی بھر خلق اللہ اُسکی دشمن رہی اور موت کے بعد لوگ اُسکو بد
کہتے ہین نیکون کی زندگی نیک اور انجام نیک بدون کی زندگی بد اور انجام بد
نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیّأت اعمالنا من یہدی اللہ فلا مضلّ لہ
ومن یضللہ فلا ہادی لہ * بہرصورت دونون حال مین فائدہ اور عبرت حاصل
ہوتی ہی کیونکہ نیک صفت کے نیک انجام معلوم ہونے سے نفس انسان
فضایل کے حاصل کرنے پر مشتاق ہوتا ہی اور بد افعال کے بد نتیجے ملنے
سے ہر کسی کو اُس سے نفرت حاصل ہوتی ہی و بناچار وہ اپنے تئین
ویسے افعال سے بچاتا ہی اِنھین فائدون کے لئے سب عام و خاص تاریخ کے
علم کو بہت دوست اور ہمیشہ اُسکی مزاولت رکھتے ہین اگر کچھ اُس مین
ایسی روداد ین ہین جنکو سنکر پچھلے عبرت و پند لے سکتے ہین تو فائدیکی نظر سے
گیانی لوگ خود لکھتے ہین یا اورونکے لکھنے سے آپ فائدے اُٹھاتے ہین *
چنانچہ جب فضیلت انتساب کرامت مآب مظہر دقایق منطقی و حکمی مصدر
فیوضات علمی مبیّن غوامض انگریزی و عربی و فارسی صاحب ذہن مستقیم و رائے

سلیم مولوی عبد الرحیم صانه الله تعالی عن آفات العصر و مصائب الدهر
کو معتبر روایتون سے انگریزی کتابون کے فضایل اور ستوده صفتین نواب گردون
وقار سکندر طالع ارسطو فطرت سلیمان حشمت رستم زمان نوشیروان
دوران نواب حیدر علی خان بهادر مغفور کی منصّل معلوم هوئین که اُس نواب
بهادر مغفور نے صرف اپنی بلند همت و حسن سلیقے کے سبب سلطنت اسلامیه
کی میسور مین بنیاد قایم کی ایسا خلعت خداداد عقل سلیم کا دربار حضرت کریم
سے اُسنے پایا تھا که اگرچه علم ظاهری کی چندان تحصیل نه کی تھی پر ایسے آئین
اور دستور رعایا کی رفاهیت و ملک کی معموری کے باب مین ایجاد کیئے که تمام خلایق
اُسکے خیر خواه هو گیئے اور جان و دل سے مطیع و فرمان بردار هر ایک نے اُسکی محبّت
و مهر کا تخم مزرعۂ دل مین بویا و بغض و عداوت کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑا *
سلوک اُس فریدون فر کا سپاهیون کے ساتھ نهایت جوانمردی و مروّت سے
مقرون تھا کافۂ سپاه کی بهت دلجوئی کرتا اور اُنهون کے ساتھ خوش معاشرت رهتا
جب کوئی جان فشانی کرتا عوض مین اُسکے صله و انعام دیتا حق تلفی کسی طور
جایز نرکھتا بڑی بڑی لڑائیون اور سخت سخت معرکون مین سپاهیون کے ساتھ
آپ محنت و سختیان اُٹھاتا ؛ بهادرون اور جان بازون کی قدردانی اُس
مرتبے مزاج مین تھی که لکھاهی که ایک بار انگریزی فوج نے نواب بهادر کے کسی
قلعے پر حمله کیا تھا اگرچه قلعے کی فوج محافظ گولے کے اولے برساتی تھی پر انگریزی
سپاه داد تهوّر اور پر دلی کی دیتی و هرگز منه نه موڑتی تھی نواب بهادر نے دوربین
سے ایک ٹیلے پر چڑهکر یه حال دیکھا اور فرمایا که کاش ایسی فوج دلاور جانباز
میری هوتی مین ایک سپاهی کو بھی اُسکے کوچ مین پیاده نه چلنے دیتا بلکه شکاری
چیتون کے مانند گاڑیون پر سوار کرکے لیجاتا اور بر وقت حمله دشمنون کے اوپر

# وصف

( ۰ )

چھوڑ دینا حسن تدبیر و عقل کی رسائی اُس افلاطون ثانی کی دیوانی امور
و مقدّمات مین ایسی تھی کہ حریفان ہوشیار و دور اندیش صاحبان عالیشان انگریز
اور دشمنان مکّار و دغاباز مرہٹّون سے اپنی پرکاری و عیّاری کے سبب کبھی چکما
نہ کھایا اور اکثر ایسا واقع ہوا ہی کہ دونون کو بتادے کر حیران و ششدر
کیا شجاعت و جوان مردی کا یہہ عالم تھا کہ خود بنفس نفیس بڑے بڑے
سورما بہادرون کے مقابل میدان مین آتا اور سپاہی گری کے کرتب مین
غالب و ثابت قدم رہتا اور اکثر فتح و فیروزی کا نقارہ بجاتا ترحّم و عطوفت کا
اُسکے یہہ عالم تھا کہ سب قریبون اور ہم نشینون کے ساتھہ بہت تواضع و مدارا
سے پیش آتا اور تلطّف و مہربانی کی راہ چلتا یہان تک کہ موشیر م د ل ط نے
اُس رحیم دل کے نہایت ترحّم کو جو بہترین فضایل انسانی سے ہی رذائل سے
سمجھا اور افراط رحم کو عیبون مین نواب نامدار کے لکھا ہی چلن و بہوار اُسکا
سوداگرون اور معاملے والون کے ساتھہ نہایت راستی و دیانت کے قرین تھا*
تب اُس فضیلت مآب مولوی موصوف کو یقین اِس بات کا ہوا کہ فی الحقیقت
اس صفت و سیرت و ہمّت و جراٗت کا امیر ہندوستان مین کم پیدا ہوا
چنانچہ صاحبان انگریز جو حکومت ملک دکھن مین دعویدار اور مخالف اس سکندر
طالع کے تھے اور اسکے سبب سے ملک دکھن مین دخل و تصرّف نکرسکے
اگرچہ کس کس طرح کی اذیّتین و صدمے اُسکے ہاتھہ سے اُٹھائے اور باوجود
اِسکے کہ کوئی شخص اپنے دشمن کی تعریف نہین لکھتا تب بھی اُنھونے صرف
اِس خیال سے کہ خلاف واقع لکھنا مورّخون کا شیوہ نہین کیونکہ وقایع نگاری سے
سوائے اعلام حقیقت حال کے اور کچھ فائدہ نہین سو وہ خلاف نویسی مین فوت
ہوتا ہی واسطے فایدے پچھلے لوگون کے انصاف کو ہاتھہ سے نہ دیکر اُسکا احوال

مفصّل لکھا اور فضایل و پسندیدہ صفات کو نواب بہادر کے سن و عن بیان کیا *
اور اُسنے سمجھا کہ ایسے وقایع عجیبہ و سوانح غریبہ کے معلوم ہونے سے
بہت فائدہ سب لوگ حاصل کرینگے اور بڑا حیف ہی کہ ان واقعات اور
روداد ون سے اہل فرنگ تو عبرت و فائدے اُٹھائین اور خاص ہندوستانی واہل
اسلام اس نعمت سے محروم رہین اِسیواسطے موافق حکم شاہزادے عالیشان
بلند ہمت والا خاندان رفیع المرتبت منیع المکان جناب محمد سلطان عرف غلام محمد
ابن ٹیپو سلطان ابن نواب حیدر علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ وحشمتہ کے جسکے
اخلاق حسنہ و عادات مستحسنہ حاجت مدّاحی کی نہین رکھتے اور ضرب المثل ہو گئے ہین
کیونکہ بہت کام اُس جناب سے ایسے ظہور مین آئے ہین جنکے سبب دنیا مین نیکنامی
حاصل ہوئی اور اُسکی ذات آفتاب کی مانند مشہور ہو گئی چنانچہ اُنمین سے
ایک یہہ کہ دار الامارہ کلکتے مین دھرم تلے کے چوراہے پر ایک مسجد سنگین
عالیشان خوش قطع موسوم بہ مسجد اقصیٰ جسکی تاریخ خانِ خدا یا سنہ ۱۲۵٦ ہجری
ہی اُسنے بنا کی اُسکے جانب مغرب تھوڑے فاصلہ پر کوٹھی گورنر صاحب بہادر
کی ہی کہ ویسا مکان سارے کلکتے بلکہ تمام بنگالہ مین نہین اور مشرق کی طرف
چاندنی چوک جو تمام بازاروںمین شہر کے وسیع و پر رونق ہی اور دکھن کی
طرف میدان چورنگی کا جسکی سڑکین نہایت وسیع و خوش نما کنارے پر جنکے
نہرین پختہ دریا کے پانی سے دن رات جاری جنسے تمام سڑکین چھڑکی جاتی ہین اور
کلکتے کا قلعہ اُسکے متّصل ہی الغرض حق تو یہہ ہی کہ ایسا فرح بخش و فضا کا مکان
کہین کم ہوگا سب عمایدِ شہر ہر قوم کے امیر و خوش مزاج تفریح طبع کے لیئے
دونون وقت وہان سیر کرنے آتے ہین عجب لطف ہوتا ہی کہ دیکھنے سے تعلّق
رکھتا ہی اور وہ مسجد نہایت بلند و وسیع و مستحکم ہی اندر و باہر اُسکے سنگ

# ووصف



مرمر و سنگ موسی کا فرش اکثر اہل اسلام مسافر و شہری و تجار و علما وغیرہ صبح و شام زیارت کرنے و نماز پڑھنے وہان آتے اور مسجد کی عظمت و شان کو دیکھ کہتے و مقر ہوتے کہ ایسی مسجد ملک بنگالے مین نہ بنی ہی نہ بنے گی فی الحقیقت یہہ مسجد ایسی دلچسپ اور ایسے مقام نشاط بخش پر واقع ہی کہ اہل اسلام کیا بلکہ غیرون کا بھی اُس مسجد کو دیکھکر یہی جی چاہتا ہی کہ وہان سجدہ کیجیئے *

اور اُس جنات فیض مآب نے ایک اور بھی ویسی ہی مسجد بنام مسجد اعلا رسا پگلے مین جو اقامتگاہ اُس شاہزادہ والا تبار و سایر خاندان سلطان مغفور و مبرور کا ہی بنائی ہی اور دونون مسجدون مین حافظ و موذن واسطے امامت و اقامت پنجگانہ کے مقرر ہین کہ ہر روز وعظ و نصایح خلق کو کیا کرتے اور ماہ مبارک رمضان مین کلام مجید سناتے ہین ہر مسجد کے اخراجات ضروری کے واسطے جایداد معقول وقف ہی اور ایک باغ وسیع معہ تالاب و گھاٹ سنگین واسطے بہنام کرتے تعزیئے جناب سید الشہدا علیہ السلام کے و گور غریبان کے لیئے وقف کیا ہی اور قاری بھی تلاوت قران مجید کے لیئے مقرر ہین

مولوی موصوف نے وقایع نواب حیدر علیخان بہادر مغفور اور طیپو سلطان مبرور کو انگریزی اور فارسی تواریخون سے جنکی تفصیل آتی ہی بسبب کمال دلجوئی و شفقت و حمایت و رعایت شاہزادہ عالیشان کے تین برس کے عرصے مین نہایت مشقت و زحمت سے معلوم کرکے زبان فارسی مین لکھا اور نام اُسکا کارنامۂ حیدری رکھا اور واقع مین کمال کیا ہی

ہر کہ سخن را بسخن ضم کند قطرۂ از خون جگر کم کند

عاصی شیخ احمد علی گوپاموئی نے اُس کتاب کے مضمون کا فائدہ عام پاکے اور

یہہ سمجھکر کہ زبان فارسی سے اُسکے جو لوگ فارسی مین کامل لیاقت رکھے ہین وہی اُس چشمۂ فیض سے بہرہ یاب ہو سکتے ہین اور جو لوگ حرف حرف شناس اور کم مایہ ہین اِسکے فائدہ سے محروم رہینگے تعمیم فائدہ کی نیّت سے ساتھ صلاح اور مشورہ مظہر فضیلت مصدر حذاقت مفتح غوامض منطقی و ریاضی گنجینۂ معانی سرآمد حکماے زمانی حکیم مولوی احمد حسین شاہ جہان آبادی کے فارسی سے زبان اُردو مین جو بول چال لکھنو اور دلی والون کی ہی دارالامارہ کلکتے مین سنہ ۱۲۶۳ ہجری یا سنہ ۱۸۴۷ ع مین ترجمہ کیا اور حملات حیدری اُسکا نام رکھا اور تاریخی نام تواریخ گزیدہ پایا *

۱۲۶۳

تفصیل اُن انگریزی کتابون کی جنسے مولوی موصوف نے ترجمہ کیا اور فارسی تواریخون کی جنسے ضروری چیزین چن لی گئین

۱ ہسطوری آف حیدر علیخان دو جلد مین تالیف کی ہوئی موشیر م د ل ط کی جو سردار دس ہزار سپاہ مغلیہ کا تھا اور اکثر توپ خانے مین نواب حیدر علیخان بہادر کے افسر حکم دینے والا اور جماعت فرنگستانی پر جو اُس نواب کی خدمت مین تھی سردار رہا اور اُسنے اس کتاب کو دارالسلطنت لندن مین در سنہ ۱۷۸۴ ع چھپوایا

۲ بر یطش ملیطری بیا گریفی یعنے تذکرہ بہادران انگریزی جو وابستہ لشکری اخبار اسس بادشاہت کے سابق سے حال تک دارالسلطنت لندن مین در سنہ ۱۸۴۱ ع پہلی دفعہ چھاپا گیا

۳ آتھنٹک مما ئرس آف ٹیپو سلطان جو حیدر علیخان بہادر کی سیر و شمائل جو

محتوی ہی تصنیف لی ہوئی بعہد صاحب و اران کمپنی کی جسکو قلیپ پریرا نے دارالامارت کلکتے مین دوسری بار درسنہ ۱۸۴۰ء چھپوایا

۴ مارکوئیس ویلزلیس ڈسپاچیز پانچ جلد جو درسنہ ۱۸۲۶ء دارالملک لندن مین چھپی

۵ ھسطوری اف نادر شاہ تالیف کی ہوئی جیمس فریزر کی جو درسنہ ۱۷۴۲ء لندن مین چھپی

۶ ئیسٹ انڈیہ گزیٹیر تالیف کی ہوئی والطرہملطن کی دو جلد درسنہ ۱۸۲۸ء دارالسلطنت لندن مین چھپی

۷ اسکرس کپٹیویٹی یعنے اسیری اِسکرکی عہد مین نواب حیدرعلی خان بہادر اور ٹیپو سلطان کے

۸ بٹسنس وار یعنے ٹیپو سلطان کی لڑائی جس مین کرنیل بٹسن خود حاضر تھا اور اُسینے اسکا حال لکھا

۹ جرنل نیول انڈ ملٹری مگزین یعنے روزنامچہ اور جہازی اور فوجی ذخیرہ

۱۰ ہسطوریکل اسکیچ اف سوتھ انڈیہ یعنے تواریخی نقشہ دکھن کا

۱۱ کتاب فتوحات حیدری تصنیف کی ہوئی لالہ لکھیم نراین کی

۱۲ کتاب نشان حیدری تالیف کی ہوئی میر حسین علی کرمانی کی

۱۳ جار جنامہ نظم کیا ہوا ملا فیروز کا

۱۴ تواریخ حمید خانی تالیف کی ہوئی منشی حمید خان کی جو دکھن کی مہم مین گورنر جنرل مارکوئیس کارنوالس بہادر کے ہمرکاب تھا

*List of Authorities from which the following work is either wholly or partly translated.*

---


1.—Memoirs of Hyder Aly Khan, and his son Tippoo Sultan, By Charles Stewart, Esq. M. A. S.

2.—The History of Hyder Aly Khan, Nabob Bahader, By M. M. D. L. T.

3.—British Military Biography, from Alfred to Wellington.

4.—Authentic Memoirs of Tippoo Sultan, By an Officer in the East India Service.

5.—The History of Nader Shah, to which is prefixed a Short History of the Mogol Emperors, By James Fraser.

6.—The Despatches, Minutes, and Correspondence, of the Marquess Wellesley, K. G.

7.—The East India Gazetteer, By Walter Hamilton.

8.—A view of the origin and conduct of the war with Tippoo Sultan, by Lt. Col. A. Beatson.

9.—The United Service Journal, and Naval and Military Magazine for 1841, part 2.

10.—Historical Sketches of the South of India, in an attempt to trace the History of Mysoor, By Lieut. Colonel Mark Wilks.

## ( ۱۱ )

## جمالي بيان هندوستان كي سرحدون كا و توصيف بعض گرانمايه طبيعي چيزون كي جنهونـــنے اسكے رهنے والون كو غيرملك ســے بے نيا ز اور غيرونكو اُسكا محتاج كيا هى

ت وسـيع جنوبى حصے مين براعظم آشيا يا بلاد سمران كے واقع ہى ( اور بلاد سمران برا تيسرا حصہ ہى ربع مسكون قديم كا جسكے اور دو حصے كو يورپ يا بلاد بيضان اور افريكه يا بلاد سودان كہتے ہين ) اُتر دكهن يہ ولايت درميان آٹهہ و پينتيس درجہ عرض* شمالى كے واقع ہى يعنے آٹهہ درجے كے فاصلے سے شروع اور پينتيس درجے تك منتهى ہوتا ہى، اور پورب پچهم درميان اٹهسٹهہ و* بانوے درجہ طول شرقى مين ہى، يعنے آٹهسٹهہ درجے كے فاصلے سے شروع ہوكر بانوے درجے پر منتہى ہوتا ہى، ايك درجہ ۳۶۰ درجون سے كسى منطقہ زمين كے اُنهتّر ميل انگريزى سے كچه زيادہ ہوتا ہى ميل انگريزى ۵۲۸۰ فٹ ہى جو آدهہ كوس ہندوستانى سے كچه كم ہى،
پس اس بيان سے ثابت ہوا كہ طول ہندوستان كا دكهن سے اُتر كو ہى اور نہايت برا طول اُسكا قريب ايك ہزار نوسى ميل انگريزى كے ہى

---

* عرض كسي مكان كا خط استوا سے درجون پر خط نصف النهار كے جو ايك منطقه هى كه سمت الراس پر اُس مكان كے هوكر قطب شمالي و جنوبي پر گذرتا هى اُتريا دكهن گناجاتا هى، اور خط استوا ايك دوسرا منطقه يا خط زناري زمين كا هى جس سے زمين دو نصف شمالي و جنوبي مين منقسم هوتي هى اسليئے عرض مكان كا كبهي شمالي بولا جاتا هى اگروه مكان خط استوا سے شمال كي طرف هى اور كذهي جنوبي اگروه مكان خط استوا سے جنوب كي طرف كو هى اور طول مكان كا انگريزي نقشون مين نصف النهار سے گرينويچ كے جو رصدگاه ولايت انگلستان كي هى پورب پچهم خط استوا كے درجون پر گنا جاتا هى،

یا قریب آٹھ سی اکتیس کوس ہندوستانی اور عرض اُسکا پورب سے پچھم
کو اور نہایت بڑا عرض قریب ایک ہزار پانسو میل انگریزی کے ہی یا
قریب چھ سی چھپن کوس ہندوستانی چونکہ اس ملک کا طول و عرض سب جگہہ
برابر نہین ہی یعنے نہ تو ہر جگہہ طول مین اُنیس سی میل ہی اور نہ عرض مین پندرہ
سی میل اِسی سبب سے تمام روی زمین ہندوستان کی از روے پیمایش
کے بارہ لاکھ اسّی ہزار مربّع میل انگریزی سے زیادہ حساب نہین کیجاتی
موافق روایت اگلے ہندوون کے بڑا طول و عرض ہندوستان کا چالیس
چالیس درجے تھا اور جسقدر زمین پر فرنگستان ہی اِتنی ہی زمین پر محیط پچھم
کی سرحد اُسکی جسنے اوسے ایران کے ممالک سے جدا کیا تھا سیستان کے
پہاڑ تھے اور پورب کی حد چین کی زمین کے حصے تھے اُس سرزمین سے جو پورب
کی طرف گنگا کے باہر ایک قطعہ جزیزہ نما ہی اور اُتر کی طرف دشت ترکستان
اور خفچاق اور دکھن کی طرف سندا کے جزیرے اِن حدون مین بڑے بڑے پہاڑ
تبّت کے اور کشمیر جنّت نظیر کا جنگل اور تمام قدیم ملک اندوسیتھیہ یعنے ہندو
تورانی کا اور خطے نیپال کے اور بھوٹان و کامرو و آشام معہ سیام و آوا و ارا کان
یارخنگ اور وے ریاستین جو اِن سے ملی ہوئی ہین جہان تک کہ چین ہندؤن
کا اور صین جغرافیا جاننے والون کا عربستان کے ہی اور تمام پچھم کے ممالک
زمین جزیرہ نماے ہند اور جزیرے سیلان کے واقع ہین براہمہ قدیم جنکا
مذہب اور عقیدہ تمام اِس ہندوستان مین پھیلا ہوا اور جاری تھا کبھو
اِس ملک کا نام اِس ترکیب توصیفی سے مدھیاما یعنے مرکزی حصہ لیتے تھے
اِسلیئے کہ اُن کے گمان مین ہندوستان کی زمین مرکزی حصّے پر اُس کچھوے کی
پشت کے واقع ہی جو تمام زمین کو اپنی پشت پر رکھتا ہی اور کبھو اُسکو اِس ترکیب

اضافی سے پنہنچا ہجوم یعنے زمین خیر پہنچانے کی کہتے تھے اور بیان کرتے کہ یہ قطعہ زمین کا بھارتھ کے حصّے مین تھا جو نو بیتون مین سے ایک بیتا ایسے شخص کا تھا جسکے ہاتھ مین سلطنت تمام روے زمین کی تھی اسلیئے اُسکا نام بھارتھ کھند ہی اور ہنود بھارتھ کے ملک کو مرکزی حصہ جنبو دیپ کا سمجھتے ہین

اور کبھو براہمہ اپنی ولایت اس قدر زمین کو جانتے تھے جو کوہستان ہمالہ اور رامیشرام کے درمیان واقع ہی اور یہہ رامیشرام (یعنے ستون رام) ایک چھوٹا سا جزیرہ ہی درمیان جزیرہ سراندیپ و زمین جزیرہ نما ہندوستان کے ، ہندوستان کہ نیا نام اِس ملک کا ہی فارسی ترکیب ہی یعنے کالے آدمیون کی زمین اور مدتون سے تمام خلقت اور سب ہندوستانیون مین یہی نام مشہور ہی اہل اسلام کے مورّخون کے نزدیک ہندوستان وہ ملک ہی جو تصرف مین دلی کے بادشاہون کے تھا اور یہہ ملک درسنہ ۱۶۸۲ ع جلال الدین اکبر بادشاہ کے حکم سے پہلے گیارہ حصون مین تقسیم کر ہر ایک حصّے کا نام صوبہ رکھا گیا جسکی تفصیل یہہ ہی ، صوبہ لاہور ، صوبہ ملتان ، صوبہ اجمیر ، صوبہ دہلی ، صوبہ آگرہ ، صوبہ الہآباد ، صوبہ اودھ ، صوبہ بہار ، صوبہ بنگالہ ، صوبہ مالوہ ، صوبہ گجرات ، اور اُسکے بعد جسقدر سلطنت اسلام مین زور آتا گیا یے صوبے بڑھتے گئے ، صوبہ کابل ، صوبہ کشمیر ، صوبہ سندھ ، صوبہ برار ، صوبہ خاندیس ، صوبہ احمد نگر ، یا اورنگ آباد ، صوبہ بیدر ، صوبہ حیدرآباد ، صوبہ بیجاپور ، صوبہ اُڈیسہ ، یے سب اکیس صوبے آخر عہد عالمگیر تک دہلی کے متعلق اور زیر حکم تھے یے سب حدبندیان قدیم ہندوون کی اور اہل اسلام کی تھی اور اب عہد مین انگریزونکے حدین ہندوستان کی اُسی طول اور عرض کے ساتھ جیسی کہ اگلے زمانے مین ہندو جانتے تھے یے بھی جانتے ہین اِس نقشے کو اور سب نقشون پر

ترجیح اس سبب سے ہی کہ اس نقشے کو ایسی حدین جو سمندری کے مانند مستحکم ہین گھیرتی ہین اور نئے سرے سے حد باندھنے کی احتیاج نہین رہتی اس قرارداد پر ہندوستان کا نقشہ اُتّر کی طرف تبّت کی زمین سے کوہستان ہمالہ یا نیپال کر جو ملک سندھ سے پینتیس درجے عرض شمالی سے شروع ہو کر اسی عرض پر سرزمین کشمیر پر پہنچ وہان سے دکھن کو پورب کی طرف مسافت نامعلوم پر جا کر بھوتان کے اُسطرف تک پہنچتا ہی جدا کیا گیا ہی

اور دکھن کی طرف حد ہندوستان کی بحر محیط ہی اور پچھم کی طرف رود سند ولیکن پورب کی طرف حد بندی ہندوستان کی بہت مشکل ہی مگر ایسی سرحد جس سے امتیاز حاصل ہو وہ کوہستان اور جنگلستان ہی جو چاٹگانو و تپرا کی زمین کے متّصل ہی اور وہان سے اُترکو برمہپتّر تک پہنچتا ہی برمہپتّر نام ایک ندی کا ہی جو وہان سے دور تک سیدھی پچھم کی طرف کو جاری ہو کر ناگاہ دکھن کی طرف کو بہتی ہی درمیان ان حدونکے جو لکھی گئین ہندوستان

ان بڑے بڑے چار حصّون مین منقسم ہوتا ہی

## پہلاحصہ شمالي ہندوستان

یہ حصّہ وسیع اور ناہموار ہی پچھم کی طرف ستلج سے شروع ہوتا ہی اور وہان سے دکھن کی طرف جھکتا ہوا پورب کو تپتا ندی تک جسکا طول شرقی اٹھاسی درجہ اور تیس دقیقہ ہی جاتا ہی اور اُترکی حد اُسکی نیپال کے پہاڑ ہین جو جدا کرتے ہین اس حصے کو ممالک تاتار اور تبّت سے اور دکھن کی طرف قدیم حکومت اسلامی سے اُس سرحد کر ممتاز ہوتا ہی جہان پر سلسلہ پہاڑونکا وسیع جنگل سے جو گنگا کے پورب کو ہی ملتا ہی اور زمین کے ٹکرے جو اس حصے مین

واقع ہین اس تفصیل کے ساتھ ہین ؛

۱ وہ قطعہ زمین جو درمیان ستلج اور جمنا کے واقع ہی ؛

۲ گراول جسکا نام سری نگر مشہور ہی ؛

۳ وہ خطہ جسکو سرچشمہ یا منبع گنگا کا کہتے ہین ؛

۴ کماؤن جو گنگا اور کالی ندی کے درمیان ہی ؛

۵ پینکھانڈی

٦ بھوتان

۷ نیپال کا ملک چونکہ اِس پہاڑی ملک کے آدمی اب تک ہندوستانیون سے کم اختلاط رکھتے ہین اس سبب سے بہ نسبت ہندوستانیون کے تہذیب اور عقل مین بہت ناقص ہین ؛

## دوسرا حصہ ہندوستان خاص

یہہ حصہ ہندوستان کا بہ نسبت اور تینون حصّون کے بہت وسیع و فراخ ہی کہ دکھن کی طرف نربدہ تک پہنچتا ہی جو دکھن کے ملک کی شمالی حد ہی اور شامل ہی ایسے گیارہ بڑے بڑے صوبون پر کہ ہر ایک اُن مین سے ایک ریاست یا بادشاہی ہی اور یے دو صوبے کشمیر اور سند کے بھی اسی مین داخل ہین

۱ بنگالہ ۲ بہار ۳ الہاباد ۴ اودھ ۵ آگرہ ٦ دہلی ۷ لاہور ۸ کشمیر ۹ اجمیر ۱۰ ملتان ۱۱ سندھ یا کچھ ۱۲ گجرات ۱۳ مالوہ یے صوبے ہمیشہ سے سیر حاصلی اور دولت مین اور سب صوبون سے ممتاز ہین اور انھین صوبون مین دار الامارت سلاطین ہند کا تھا اُن اقوام سخت کوش زبردست نے جو ہندوستان کے شمال مغرب کو رہتے ہین اکثر اس ملک کو فتح کیا تھا اور

اپنے قبضے مین لائے تھے رہنے والے اس حصّہ کے اکثر دوسرے صوبون کے رہنے والون پر طاقت جسمانی اور ظرافت اور قوت نفسانی مین بالائی اور ترجیح رکھتے ہین قدیم برہمون نے بسبب ترجیح اِس حصے کے شرقی و جنوبی حصّون پر ہندوستان کے اِس حصے کا نام امید ھیادیس یعنے مرکزی حصّہ رکھا تھا،

## تیسرا حصّہ جنوبی ہندوستان

اُتر کی حد اس حصّے کی نربداندی ہی اور تھوڑی سی پورب کو وہ حد خیالی جو اُسی عرض مین کھنیچتی ہی تا جنوبی ہوگلی یا پچھم کی شاخ گنگا تک اور دکھن طرف کی حد اِس حصے کی یے دو ندیان کشتنا اور تنبھدرا ہی جو دکھن کی شمالی حد ہی اور پورب کی حد خلیج بنگالہ اور پچھم کی بحرہند یہہ حصہ ہندوستان کا اُن خطون کو احاطہ کرتا ہی جنکی تفصیل یہہ ہی،

۱ گندوانہ، ۲ اوڑیسہ، ۳ شمالی سرکارات، ۴ خاندیس، ۵ برآر ٦ بیدر، ۷ حیدرآباد، ۸ اورنگ آباد، ۹ بیجاپور،

## چوتھا حصّہ دکھن

اِس حصّے کو اکثر بنام جزیرہ نما بولتے ہین شکل اُسکی مانند ایک مثلّث متساوی الساقین کے ہی کہ اُتر کی حد کشتاندی اُسکا قاعدہ اور دونو ساحل شرقی و غربی یعنے کرومنڈل اور ملیبار دو اُسکی ساق اور راس کمران اس مثلّث کا سرہی تفصیل اُن خطون کی جو اِس مین ہین یہہ ہی ۱، کنرا، ۲ ملیبار، ۳ کوچین ۴ تراونکور، ۵ بالا گھات، ٦ بیسور، ۷ کوئنباتور، ۸ سالم و بارامحال، ۹ کرناٹک، اب جاننا چاھئے کہ سوا سراندیب کے اور کوئی جزیرہ

ووف



ہند وستان کے متصل قابل اعتبار کے نہین ہی اور وے ممالک جو ہندوستان کے متصل ہین اُنکی تفصیل یہ ہی پچھم کی طرف بلوچستان و افغانستان اُترکی طرف تبت وشمالی حصہ ہندوستان اور بھوٹان اور پورب کی طرف آشام اور وے ریاستین جو متصل آشام کے ہین یعنے آوا اور برہما کا ملک ؛
بزرگی اور خوبی ہندوستان کی اُسکی ندیون سے ہی علی الخصوص گنگا جو اکثر اُسکی سرزمین کو سیراب کرتی اور ایک جگہہ کے حاصل اور پیداوار کو دوسری جگہہ پہنچاتی ہی اگرچہ بہ سبب اختلاف حاکمون کی زبانون اور دینون کے اکثر خطون اور شہرون کے نام مین ہندوستان کے تغیر اور تبدیل ہوئی ہی پر ندیون کے نامون مین کچھ تغیر ابتک واقع نہین ہوئی ہندوستان کی مشہور ندیون کا نام اور اُنکی مسافت تقریبی اُنکے منبع سے سمندر اور گنگا یار و دسند تک یہہ ہی ؛

## شمالی ہندوستان کی ندیان

| | | | | میل انگریزی |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | سند | ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | | ۱۷۰۰ |
| ۲ | گنگا | ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | | ۱۵۰۰ |
| ۳ | جمنا | جہانتک گنگا سے ملی | ( ۷۸۰ ) | ۱۰۰۰ |
| ۴ | ستلج | جہانتک رود سند سے ملی | ( ۹۰۰ ) | ۱۲۰۰ |
| ۵ | جھیلم | جہانتک رود سند سے ملی | ( ۷۵۰ ) | ۱۲۵۰ |
| ٦ | گندگ | جہانتک گنگا سے ملی | ( ۴۵۰ ) | ۹۸۰ |

## جنوبی ہندوستان کی ندیان

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۷ | گوداوری | ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | | ۸۵۰ |

میل انگریزی

| | |
|---|---|
| ۸ کشتنا | ۷۰۰ |
| ۹ نربدا | ۷۰۰ |
| ۱۰ مہاندی | ۵۲۰ |
| ۱۱ تپتی | ۴۶۰ |
| ۱۲ کاویری | ۴۰۰ |

اور بہت سی ندیان چھوتی بری جنکی مسافت معلوم نہین ملک ہندوستان مین جاری ہین جیسے ۱ برمہپتر ۲ گھاگرہ ۳ راپتی ۴ گومتی ۵ سون ۶ راوی ۷ بیاہ ۸ چناب وغیرہ

ہندوستان کے پہارون مین سے دو سلسلے شرقی اور غربی وے پہار ہین جو دکھن کے ملک مین بنام شرقی گھات اور غربی گھات باجتے ہین غربی گھات راس کمران سے جو جنوبی نہایت ملک دکھن کی ہی تپتی ندی یا رود سورت تک پہنچتا ہی چوتیان ان پہارونکی جابجا پانچ ہزار فت سے لیکر چھہ ہزار فت تک سطح دریاے شور سے بلند ہی پر چوتیان شرقی سلسلے کی بہ نسبت غربی کے نیچی ہین اور یہہ سلسلہ گیارہ درجے بیس دقیقے عرض شمالی سے تا کشتنا سولہ درجے عرض شمالی تک کھنچتا ہی اور زمین بالا گھات کو پائین گھات سے جو دراز ہوتا ہی سواحل شرقی کارومنڈل مین جدا کرتا ہی مدراس کے جوار مین نہایت بلند چوتی اس سلسلے کی ہزار ذراع سطح دریاے شور سے بلند ہی اور شہر بنگلور کے پہار کی چوتی کے اوپر کی زمین جو قابل رہنے کے ہی سمندر سے تین ہزار ذراع بلند ہی لیکن ہمالہ پہار عجائب عالم سے ہی اس لیئے کہ اتنا بلند دنیا مین کوئی پہار نہین اور یہہ کوہ والا شکوہ حدود ملک خراسان سے طرف سرحد غربی

رحصہ



ہند تک جاتا ہی اور سامنے اکثر شہرون کے گذرتا ہی اور ہر جگہ ایک نیا نام پاتا ہی خراسانی اور کابلی جو پچھم طرف رود سند کے رہتے ہین اس پہاڑ کو ہندو کش کہتے ہین اور اس رود کے پورب کے رہنے والے اُسکو ہمالہ بولتے ہین یعنے برف کی جگہ شمال شرقی جانب کشمیر سے یہ پہاڑ پورب کی طرف ہو سب منبو نپر پنجاب کی ندیون کے ستلج چھوڑا گذرتا ہی اور ان حدون مین سنگستانی بہرہ لاہور کے خطے کو چھوٹے تبت کے خطے سے جدا اور اُسی طرف کچھ آگے جا کر گنگا جمنا کے منبون کو قطع کرتا ہی اور دونون کو دکھن کی طرف پھیرتا ہی لنبائی اس پہاڑ کے سلسلہ کی اس سے آگے پورب کی طرف خالی پاتی ہی اور شاید سبب اس خالی کا یہی ہی کہ کندک اور آرن اور کوسی اور تستی نے اُسکی بنیاد اور بنا مین نفوذ کیا ہی بھوٹان کے اُسطرف ایک قطعہ زمین مین جسکا نام معلوم نہین ہی یہ سلسلہ پہاڑ وںکا گم ہوتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ بحیرہ چین تک جاتا ہی یہ سلسلہ جس قدر ہندوستان کے محاذی اور مقابل ہی اُسکی چوٹی کی بلندی اس قدر ہی کہ تمام روے زمین پر جتنے پہاڑ ہین کسی کی ایسی بلندی نہین اور اس سلسلے کی تمام بلند چوٹیون مین چوٹی دھولاگری بہت بلند کہ بسیط دریاے شور سے ستائیس ہزار ذراع یا قریب پانچ میل انگریزی کے بلند ہی ؎

بیش قیمت تجارتی جنسین جو خاص ہندوستان مین پیدا ہوتی ہین اور سب اقلیمون کو ان سے فیض پہنچتا ہی تو ابل یعنے گرم مصالح ہین جنکو قدیم سے ہندوستان کے شرقی جزائر سے سب ملکون کو لیجاتے ہین اور جواہر بیش قیمت اور سیلان کے موتی جنکے سبب تونگری اور زینت اس ملک کی ہی ؎ حاصل کلام یہ ہی کہ اس ملک مین ایسی سودمند اور نفیس چیزین جن سے حاجتین اصلی بشر کی بر آئین خالق مطلق نے اس کثرت کے ساتھ پیدا کی ہین جنکے سبب سے

ہرقوم بالطبع قدیم سے ابتک اِس ملک کے ہوا خواہ اور اسکی طرف مائل رہے اور رہتے ہین اور اسکے خیرات و برکات کو اپنے ملک کو لیجاتے ہین چاندی اور سونا بہت دور دور ملکون سے تجارت کے واسطے یہان آتا ہی جسکے سبب اِس ملک کے آدمی تونگر ہین اور سچ تو یہ ہی کہ اگر حکام زر و مال کو اُسکے بیگانے ملکون مین نہ لیجانے دیتے تو ثروت و فراغت اِس ملک کے لوگون کی حساب و شمار مین نہ آتی ؛

اگرچہ اس ملک کے محاصل اور محاسن طبیعی نے سرمایہ فراغت اور تونگری کا زیادہ کیاہی اور انواع اقسام خیر و برکت کے دروازے رہنے والون پر کھولے ہین اور اُسکے ساکنین خاصہ ہنود کو ایسی گزیدہ صفتون سے موصوف کیا ہی کہ شاید غیر قوم مین کم پائی جاتی ہین چنانچہ یے خصال اُنکے قابل ذکر کے ہین نرم دلی، میا دیا، خاکساری، ملنساری، جاندار آزاری سے تمامتر پرہیز، ضعیف جانداروں پر رحم، کثرت خیرات و صدقات (اگرچہ اِس جہت سے یہ بڑی قباحت پیدا ہوئی ہی کہ ہزارہا فرقے فقیرون و مفت خورون کے جیسے جوگی بیراگی سنیاسی کبیر پنتھی نانک پنتھی وغیرہ ہندؤن مین اور مدار یئے جلالئے بے نوا آزاد امام شاہی وغیرہ مسلمانون مین اور سیکڑون فرقے بیکارون کے اور خرافاتیون کے جیسے نجومی رمّال فال کو اہل جفر و ارباب عزایم و اصحاب نیرنگ و افسون وغیرہ موجود ہوے ہین) احتراز لحوم حیوانات سے تعظیم و پرستش عظیم مظاہر یزدانی و مجالی ربانی کی، جلد سیکھ لینا بیگانی زبان اور طریقہ و دستور غیر قوم کا و لیکن وے رزایل جو فراغت اور تونگری کو لازم ہین اور تنعم اور تن آسانی سے خواہ نخواہ پیدا ہوتے ہین وہ بھی کچھ کم نہین ہین چنانچہ آل اولاد کی کثرت، نہایت دلدادگی بلوازم عیش و عشرت

خانہ نشینی، کوچکدلی کم ہمتی، تنگ حوصلگی ہنر وکمال مین، چنانچہ جیسا کپڑا سونی یا ریشمین موٹا یا باریک کئی ہزار برس آگے ہندستان مین بناجاتا تھا اب بھی ویساہی بناجاتاہی کچھ تفاوت یا ترقی اُس مین نہوئی، حال اور سب پیشے اور ہنر اور زراعت وغیرہ کا بھی یہی ہی کسی مین کچھ ترقی نہوئی مگر تھوڑا سا فرق اہل فرنگ کی تلقین و آمیزش کے سبب بعضے کامون اور ہنرون مین ہوگیا ہی، دونی اور فرومایگی، اور رذیل شیوونکا اختیار کرنا، حد سے زیادہ زرکی طمع جس طرح حاصل ہوسکے مکروفریب سے ہو یا ذلّت و بے عزتی سے اُسے بڑھانا یا جمع کرنا، غیرت اور حمیّت ملکی کچھ بھی نرکھنا اور بیگانونکی بندگی اور غلامی مین جلد سر جھوکانا، فی الحقیقت اِس سے زیادہ پاجی پن اور دونی اور ذلّت و زبونی کیا ہوگی کہ ایک ملک کے لوگ آپس مین تو لڑین وغیرونکے پر جاہو کے اُنکی غلامی کرین اپنے زر و زور و قوت سے بیگانونکو اپنا خداوند بنائین اور آپ اُنکے بامر ستگین حکومت کے تلے گھسین اور پسین، بہتایت پنتھ اور مذہب کی جو بڑا سبب اختلاف اور نفاق کا اور بڑی علت دشمنی اور عداوت کی ہوئی ہی اور اسی سبب سے آہستہ آہستہ جمعیت ملکی و غیرت قومی مین اُنکے تفرقہ پڑا ہی، اِنھین جہتون سے اِس ملک کے لوگ قدیم سے مقہور اور مغلوب غیر قوم کے رہے ہین اور چونکہ اِس ملک کے رہنے مین ایسی ایسی خصلتین رذیل انسان مین خواہ نخواہ پیدا ہوجاتی ہین اِس باعث سے جن قدیم بادشاہون نے اِس ملک کو تسخیر کرنے کی عزیمت اور ہمت کی ہی اِس ملک کے توطّن سے ہمیشہ نفرت اور کراہیت ہی کرتے رہے ہین چنانچہ گرشاسپ نامہ اسدی مین لکھا ہی کہ جب ضحاک نے گرشاسپ اپنے سپہسالار کو ہندوستان کی تسخیر کو بھیجا اُسکو یہہ وصیّت کی

## مثنوی

وصیّت چنین کرد گرشاسپ را — کہ در ہند پدرود کن خواب را
نداری ز خون سیاہان دریغ — ہمین کار فرما درخشندہ تیغ
بجستی دہ انجام کار بزرگ — برایشان چنان زن کہ برگلہ گرگ
نمانی دران بوم سالی تمام — کہ لشکر گران گیرد از ننگ و نام
گرت بگذرد چار موسم در آن — ز فرہنگ و مردی نیابی نشان

خلاصہ اس وصیّت کا یہہ ہی کہ ای گرشاسپ بعد فتح ہند کے زنہار وہان اقامت کا قصد نکرنا کیونکہ اگر چار موسم یا ایک سال تیری لشکر وہان رہیگی پھر مردی و مردانگی وننگ وفرہنگ کا نشان لشکریون مین باقی نرہیگا' اور اگر کسی شخص کو اس بات مین شک ہو کر آب وہوا ہندوستان کی اور معیشت خاص ہندستانیون کی کس طرح نامردی وجبن پیدا کرتی ہی تو چاہئے کہ قدیم خاندانون پر مغل پٹھان کے تنک نظر کرے کہ آل اولاد اُن شیر دل عالی ہمت امیرونکی بدولت بود وباش اِس ملک کے کیسی ناکس وزنخی ہوگئی ہین اور کیسی پوچ عادتین اور خصلتین اختیار کین ہین' صاحبان عالیشان انگریزنے جو خداوند عقل اور فرہنگ و دانایان فرنگ کے درمیان ساتھ مزید تجربے اور آزمون کے ممتاز ہین اِس ملک نامردم خیزکی آب و ہواکی وبائی تاثیرکو خوب پہچانا ہی اور اُنکی گزیدہ تدابیر ملکی سے ایک یہہ ہی کہ اپنی قوم کے رئیسون کو اِس ملک کے رہنے سے منع کرتے ہین اور کسی طور توطّن اس ملک کا جائز نہین رکھتے بلکہ اپنی ہمّت بلند اور عقل ارجمند کے باعث حتی الوسع اِس بات مین سعی کرتے ہین کہ ہندوستانیون کو جہالت اور نامردی کی پستیون سے اُٹھا کر جوانمردی اور عقلمندی

کی بلندیون پر پہنچائین اور اپنی پسندیدہ عادتین اور ستودہ اخلاق سکھلائین،
ولیکن بد نتایج سے مفرط زر دوستی کے جو صفت ذاتی شیوہ سوداگری و تجارت کی
ہی اور مفاسد سے زیادتی ناز و نعمت کے کہ لازمہ عالم تونگری اور امارت ہی
دیر تک بری و پاک رہنا پر مشکل و دشوار ہی،

یہہ مختصر بیان تاریخ وار ہی قوم انگریز کے تسلّط کا
ہندوستان مین کہ کس طرح سے دو سو برس کے عرصے مین
اُنھونے آہستہ آہستہ دخل و تصرف مین اُسکے ترقّی کی ہی

| | سنہ تصرّف |
|---|---|
| شہر مدراس باضمیمہ قطعہ زمین پانچ میل طول مین دریا کے کنارے اور ایک میل خشکی کی طرف عرض مین ... ... ... ... ... ... | ۱۶۳۹ |
| جزیرہ بمبئی ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۶۶۴ |
| قلعہ سنط دیو ڈ کرناٹک مین سمندر کے کنارے پر ... ... ... | ۱۶۹۱ |
| کلکتہ ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۶۹۶ |
| جاگیر کرناٹک مین .. ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۵۰ — ۱۷۶۳ |
| چوبیس پرگنہ ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۵۷ |
| چاٹگانو اور بردوان اور میدنی پور ... ... ... ... ... ... | ۱۷۶۱ |
| بنگالہ اور بہار اور چار سرکار اُترکی ... ... ... ... ... ... | ۱۷۶۵ |
| سالسٹی کی بوم و بر ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۷۶ |
| بنارس کی زمینداری ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۸۱ |
| سرکار گنتور ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱۷۸۷ |

سنه تصرف

مالابار کنرا کوئمبٹور ڈنڈیگال سالم بارامحال وغیرہ جو ٹیپو سلطان کے
ملکون مین سے جدا کئے گئے ... ... ... ... ... ... ۱۷۹۲
سرینگپٹن کی حکومت جو ٹیپو سلطان جنت مکان سے لی گئی ۱۷۹۹
بالاگھات اور زمین بلاری اور کڑپہ .. ... ... ... ... ... ۱۸۰۰
خطے دیئے ہوئے نواب اودہ کے عوض مین اعانت دایمی انگریزونکی
مملکت روھیل کھنڈ معہ بریلی مراد آباد شاہ جہان پور وغیرہ اور
ملک پائین دوآب کے اور خطہ فرخ آباد اور الہاباد اور کانپور
اور گورکھپور اور اعظم گڈھ وغیرہ ... ... ... ... ... ... ۱۸۰۱
صوبہ کرناٹک محتوی ان خطون پر جو تصرف مین نواب کرناٹک کے تھے ۱۸۰۱
دہلی آگرہ دوآب بالا ہریانہ سہارن پور میرٹھ علی گڈھ اٹاوہ
بوندیل کھنڈ کٹک بالاسور جگرناتھ وغیرہ ... ... ... .. ... ۱۸۰۳
حصہ مملوکہ ڈچ اندر کے حصے جزیرے سیلان سے .. ... ... ۱۸۰۳
خطے دی ہوئی پیشوا اور گیکوار کے صوبہ گجرات مین ... ... ۱۸۰۳
خطے مفتوحہ نیپال کی سلطنت سے زمین کوہستانی کے ساتھ جو واقع
ہی درمیان ستلج اور جمنا اور گروال اور کماؤن کے .. ... ۱۸۱۵
کانڈی کی ریاست سیلان مین ... ... ... ... ... ... ... ۱۸۱۵
انجار اور منڈاوی ساتھ اور نواح کے کچھ مین ... ... ... ... ۱۸۱۶
پونان اور سب ممالک پیشوا کے خاندیس سا گر ساتھ اور خطے
صوبہ مالوہ اور اجمیر کے راجپوتانہ مین سنبھلپور سرگوجہ گڑا منڈلہ
ساتھ اور نواح دیئے ہوئے راجہ ناگپور کے ... ... ... ... ۱۸۱۸

ووص

( ۲۵ )

خطے مفتوحہ برمھا کی مملکت سے آشام کا چارمنی پور رخنگ مار تبان

ویئے توائے تینا سیرام اور مرکائی جزیرے ........ ... ... ۱۸۲۴

اِس مجمل بیان سے ہوشمند پر جو ایسے حالات کا متاشی ہو ظاہر ہوگا کہ اب
تمام ہندوستان جو تصرّف مین دولت تیموریہ کے عین قوت و فروغ کے وقت
مین تھا یے چار صوبے کابل کشمیر لاہور ملتان چھوڑ آکر باضمیمہ مرز و بوم شرقی برمھا کی
مملکت سے اور جنوبی خطے منتہاے دکھن تک معہ جزایر شرقی اور اُتر کے نواح
نیپال کی مملکت سے سب کے سب بالکل قبضے و تصرف مین دولت برطنیہ ہندیہ
کے ہین جنکی چار حدین اِس تفصیل سے ہین پچھم کو ستلج پورب کو بقیہ مملکت
برمھا جنوب کو منتہاے دکھن شمال کو نیپال کے پہاڑ مگران حدون کے درمیان بعضے
حاکمون کو جیسے بادشاہ اودہ اور نواب حیدرآباد اور راجہ میسور اور راجہ تراونکور
اور راجہ کوچین مصلحت ملکی سے دولت برطنیہ کے نام کو حکومت سپرد کر رکھی
ہی اور وے تعابندی کے طور پر اُسے خراج ادا کرتے ہین اور فوج انگریزی
اُن کی ریاستون پر متعین ہین تا غیر کی سطوت سے اُنکی حافظ اور مددگار رہے اور
اُنکی خانگی خصومت و نزاع مین منصف ہو اور اُنکو راہ عدالت پر رکھے اور کچھ فتنہ
و فساد ہونے نہ دے اِن سب حکّام کو ہوا خواہ دولت برطنیہ گنا چاھئے اور بعضے
اور چھوٹے راجے جیسے راجہ بھرتپور و مچھری اور کئی سردار دہلی کی نواح والے اور
سکھ ستلج پاس والے اگرچہ یے بھی خیرخواہ کمکی دولت برطنیہ کے ہین لیکن فوج
انگریزی اُن کے ملک مین نہین رہتی اور بعضے زمیندار اور راجہ قدیم خاندان
کے جیسے راجہ بوندی اور کوٹہ اور بھوپال جنکے ملک اور ریاست نے بہ نسبت
سابق کے کچھ ترقی کی ہی اور پانچ راجہ نامدار قدیم راجپوتانہ کے راجہ جیپور
اور راجہ اودےپور اور راجہ جودھپور اور راجہ بیکانیر اور راجہ جیسلمیر کہ

لیئے سب ہوا خواہ متعاہد دولت برطنیہ ہندیہ کے لکھے جاتے ہین اور سب طرح کی
تکلیف سے دولت برطنیہ کے آزاد اور فارغ ہین جیسے سابق مین تھے ویسے ہی
رہتے ہین اور اُنکے حال پر نظر مرحمت دولت برطنیہ کی ہمیشہ رہتی ہی

مختصر بیان حاصل زرخراج اور باج دولت برطنیہ کا در سنہ ١٨٢١
اور سنہ ١٨٢٢ ع

تمام حاصل مملکت بنگالے اور ہندوستان کا

بابت خراج زمین کے ... ... ... ... .. ١٣٣٤٠٥٠٢٠ روپیہ
ملک مدراس کا حاصل ... ... ... ... ... ٥٥٥٧١٢٩٠ روپیہ
مملکت بنبئی کا حاصل ... ... ... ... ... ٢٨٥٥٧٤١٠ روپیہ

جملہ
٢١٧٥٣٣٧٢٠

سب اکیس کرور پچھتر لاکھ تینتیس ہزار سات سو بیس روپیہ

در سنہ ١٨٢١ اور سنہ ١٨٢٢ ع

حاصل تجارت خاصہ نمک ... ... ... ... ٦٠٦٠٧٦٨٠ روپیہ
حاصل تجارت خاصہ افیون .. ... ... ... ١١٢٥٧٢٧٠ روپیہ
حاصل کا غذ اسطام ... ... ... ... ٢١٥٧٦٠٠ روپیہ
باج ممالک قدیمہ ... ... ... ... ٤٧٩٠٠١٤ روپیہ
باج ممالک جدیدہ ... ... ... ... ٨٤٧٤٤٩٠ روپیہ

جملہ
٤٧٢٨٧٠٥٩

سب چار کرور بہتر لاکھ ستاسی ہزار اُنسٹھ روپیہ

٢١٧٥٣٣٧٢٠
٤٧٢٨٧٠٥٩
کل
٢٦٤٨٢٠٧٧٩

چھبیس کروڑ اٹھتالیس لاکھ بیس ہزار سات سی اُناسی روپیہ عالمگیر بادشاہ کے عہد مین حاصل خراج اور باج کا بسبب ضمیمہ ہونے ان دو صوبہ مفتوحہ حیدرآباد اور بیجاپور کے ممالک محروسہ مین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور کل جمع اُسکے اکیس صوبون کی یہہ تھی ۳۱۴۲۹۶۹۲۱ روپیہ یعنے اکتیس کروڑ بیالیس لاکھ چھانوے ہزار نو سی اکیس روپیہ حال زیادتی زراعت اور حاصل زمین کا عہد دولت برطنیہ مین بہ نسبت سابق کے اس طور پر قیاس کیا چاہئے کہ اب اگر خراج واجب الادا حاکم کی سرکار مین دس روپیہ آتے ہین تو زمیندار کو پانچ روپیہ بچتے ہین اور سابق عہد مین حاکم دس لیتے تھے اور زمیندار کو ایک بچتا تھا اور درمیان پندرہ اور گیارہ کے چار کا فرق ہی پس یہہ بات ثابت ہوئی کہ اِس عہد مین حاصل زراعت قریب ایک ثلث بہ نسبت عہد سابق کے زیادہ ہو گیا

---

تختہ تربیع یا مساحت سطحی روے زمین ہندوستان کا ساتھ گونہ تفصیل پرگنون اور ضلعون کے اور تقریبی شمار آدمیون کی وابستہ سال ۱۸۲۹ ء

| | عدد مربعات میل انگریزی | عدد نفوس |
|---|---|---|
| بنگالہ اور بہار اور بنارس ... ... | ۱۶۲۰۰۰ | ۲۹۰۰۰۰۰۰ |
| خطّے مضافات ہندوستان کے ممالک سے بعد اس سنہ ۱۷۶۵ ء کے | ۱۴۸۰۰۰ | ۱۸۰۰۰۰۰۰ |
| گروال اور کماؤن اور وہ عرصہ جو درمیان ستلج اور جمنا کے ہی ... ... | ۱۸۰۰۰ | ۵۰۰۰۰۰ |
| جملہ جو بنگالے کی حکومت مین ہی ... | ۳۲۸۰۰۰ | ۴۷۵۰۰۰۰۰ |

| | عدد مربعات میل انگریزي | عدد نفوس |
|---|---|---|
| جمله جو حکومت مدراس مین هی ... | ۱٥۴۰۰۰ | ۱٥۰۰۰۰۰۰ |
| جمله جو حکومت بنبی مین هی ... ... | ۱۱۰۰۰ | ۲٥۰۰۰۰۰ |
| دکهن وغیره کے خطے حاصل کئے هوے سنه ۱۸۱٥ ع کے پیشوا وغیره کی ریاست سے له بعد اسکے اکثر ان مین سے داخل ممالک برطینه کے هو گئے ... | ٦۰۰۰۰ | ۸۰۰۰۰۰۰ |
| سب جس قدر سلطنت برطینه کے تحت تصرف مین هی ... ... ... | ٥٥۳۰۰۰ | ۸۳۰۰۰۰۰۰ |

دولت برطینه کے هواخواهون اورخراج دینے والون کے ملک

| | عدد مربعات میل انگریزي | عدد نفوس |
|---|---|---|
| ملکِ نظام علیخان نواب حیدرآباد | ۹٦۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجه ناگپور ... ... ... ... | ۷۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ پادشاه اوده ... ... ... | ۲۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| گیکوارکا ملک ... ... ... ... | ۱۸۰۰۰ | ۲۰۰۰۰۰۰ |
| ملک کوٹے کا ٦٥۰۰ ملک بوندی کا ۲٥۰۰ ملک بهوپال کا ٥۰۰۰ ... ... ... | ۱۴۰۰۰ | ۱٥۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجه میسور ... ... ... | ۲۷۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجه ستاره ... ... ... ... | ۱۴۰۰۰ | ۱٥۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجه تراونکور ۰۰۰٦ ملکِ راجه کوچین ۰۰۰۲ ... ... | ۸۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |

| | عدد مربعات میل انگریزی | عدد نفوس |
|---|---|---|
| دولت برطنیہ کے حمایتیون کا یعنے راجہ بیکانیر اور اودیپورا اور جودھپور اور جیسلمیر وغیرہ کا جو سردار راجپوتون کے ہین اور ملک ہلکر اور امیرخان اور راو کچھ اور بھرتپور اور مچھری وغیرہ اور امیران سندہ اور سکہون کا اور کندوانہ اور بھیل اور کولی اور کاتی کے راجون کا ... | ۲۸۳۰۰۰ | ۱۵۰۰۰۰۰۰ |
| جملہ ممالک دولت برطنیہ اور اُنکے ہوا خواہونکا | ۱۱۰۳۰۰۰ | ۱۲۳۰۰۰۰۰۰ |

# مستقل ریاستونکی

تفصیـــــــــــل

| | عدد مربعات میل انگریزی | عدد نفوس |
|---|---|---|
| ملکِ راجہ نیپال ... ... ... ... | ۵۳۰۰۰ | ۲۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ راجۂ لاہور ... ... ... ... | ۵۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ امیران سندھ ... ... ... ... | ۲۴۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ سیندھیہ ... ... ... ... | ۴۰۰۰۰ | ۴۰۰۰۰۰۰ |
| ملکِ شاہ کابل ... ... ... ... | ۱۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰ |
| ملک سب کاں ہندوستان کا ... ... ... | ۱۲۸۰۰۰۰ | ۱۳۴۰۰۰۰۰۰ |

تخمینی شمار آدمیون کی بعضے شہرون مین ہندوستان کے

| | عدد نفوس | | عدد نفوس |
|---|---|---|---|
| بنارس ... ... | ۶۰۰۰۰۰ | دھلی ... ... | ۱۵۰۰۰۰ |

| | عدد نفوس |
|---|---|
| کلکتہ ... ... | ٥٠٠٠٠٠ |
| مدراس حوالی سمیت | ۴٦۲٠٥١ |
| عظیم آباد ... | ٣٠٠٠٠٠ |
| لکھنؤ ... ... | ٣٠٠٠٠٠ |
| حیدر آباد ... | ۲٠٠٠٠٠ |
| ناگپور ... | ١١٥٠٠٠ |
| برودہ ... ... | ١٠٠٠٠٠ |
| احمدآباد ... .. | ١٠٠٠٠٠ |
| کشمیر ... ... | ١٠٠٠٠٠ |
| مرزاپور ... | ١٠٠٠٠٠ |
| بمبئی ... ... | ١٧٠٠٠٠ |

| | عدد نفوس |
|---|---|
| مرشدآباد ... | ١٥٠٠٠٠ |
| پونان ... ... | ١١٠٠٠٠ |
| اگرہ ... ... | ٦٠٠٠٠ |
| بریلی ... ... | ٦٦٠٠٠ |
| اورنگ آباد ... | ٦٠٠٠٠ |
| بردوان ... ... | ٥۴٠٠٠ |
| بنگلور ... ... | ٥٠٠٠٠ |
| چھپرہ ... .. | ۴٣٠٠٠ |
| فرخ آباد ... | ٧٠٠٠٠ |
| دھاکہ ... ... | ١٨٠٠٠٠ |
| سورت ... ... | ١٦٠٠٠٠ |

بیان مین اجمالي خصوصیات ملک دکھن کے جو بسبب نزدیکي خط استوا اور اعتدال زمانے ظلمت وضیا کے بیشمار خیرات وبرکات پر محتوي هی٬ اور تعریف مین نواب مکارم انتساب حیدرعلي‌خان فردوس مکان کے جسنے سریر نکپٹن مین حکومت اسلامیه کي بنیاد قایم کي اور انتہاے دکھن تک علم فتح و فیروزي بلند کیا٬ اور صفت مین بادشاہ سلیمان جاہ ٹیپو سلطان جنت آشیان کے جسنے تاج وتخت کو اس حکومت کے آرایش دي٬ اور توصیف مین جلائل مکارم و شرائف مناقب ارکان دولت برطنیه کے جواب تمام ممالک پر هندوستان کے سواحل شرقي سے لے سواحل غربي تک اور نہایت دکھن سے کوهستان همالہ تلک تسلط رکھتے هین٬

## وصف

(۳۱)

### مثنوي

همایون کشوری خرّم زمینی | طرب افزا ز بومی دلنشینی
وطنگاهی نشاط و خرمی را | طرب گاهی پرے و آدمی را
صفای آب شیرینش روان بخش | ریاح باد مشکینش توان بخش
مزاجش ز اعتدال استوائی. | بعنبر بیزی و گوهر فزائی
هوایش را نشاط زعفران زار | نسیمش را شمیم زلف دلدار
جبالش معدن یاقوت و گوهر | بحارش مخزن لولو و عنبر
گیاهش زعفران و عود و سنبل | نباتش فلفل و جوز و قرنفل
کهستان در کهستان لاله زارش | گلستان در گلستان نوبهارش
مغاص در و مرجان ساحل او | خراج جمله گیهان حاصل او
آبازیرش بیابان در بیابان | ریاحینش خیابان در خیابان
برند از وی آبازیر و توابل | بکشورها قوافل در قوافل
ز ساج و آبنوس و عود و صندل | ز بان و مشک بید و رند و مندل
بهشتی گشته اش یابی بیابان | بداغ رشک ازو فردوس رضوان
ندیده کس چنین آب و هوائے | بدین خوبی همانا نیست جائے
زبان در وصف آن فرخنده کشور | بود لال و کند خامه نگون سر
بس است این فضل کش بر هر تخوم است | که آدم بوالبشر را زادبوم است
دکهن زین رو شده دار الخلافت | مصون باد از هر آسیب و آفت
خنک باش ای زمین مهر پرور | نوا از شکر سعادت بار آور
حمادات تو هار گردن حور | نباتاتت توان جان رنجور

نه تنها ناتوانان را توان بخش — که جان را نیرو افزای روان بخش
بدین خوبی گیاه است و جمادت — چه باشد گلشن و جان بخش بادت
کاست گر باشد این بستان چه باشد — ستانت این بود ایوان چه باشد
چو دهلی را چراغ سلطنت مرد — گل و بستان او افسرد و پژمرد
دکهن مانده تهی از تاجدارے — دلیری نامجوی بردبارے
بهر بوم و بر آن از تباهی — مهی برکرده سر از جیب شاهی
نخستین حاکمانش راجه بودند — که بر هر خطه دارائی نمودند
از ایشان زان سپس بازو ردستان — سند پور علی حیدر علی خان
سپهدار مهین شیر سلحشور — که بنهاده اساس ملک میسور
چو سام اندر توانائی و چستی — چو رستم در کمانداری و رستی
قوی رای و قوی بازو قوی بخت — سرش زیب کله پاش افسر تخت
نمود از تف تیغ گند ناگون — دل رایان ملک هند را خون
اسیران دکهن از سطوت او — رمان از وی چنان کز شیر آهو
دکهن بد بیشهٔ آن شیر شرزه — چو روبه دشمنانش زو بلرزه
سمات مهتری پیدا ز کارش — نشان حیدری از کار و بارش
بهر بارو که عزمش کرد آهنگ — کلیدش را نهاد اقبال در چنگ
ظفر از چاؤشان موکب او — دوان در پیش موکب طرقوگو
چو آن دارای دین رخت از جهان بست — به تختش خسرو آفاق بنشست
شهی سلطان نشان زیبای شاهی — همای سلطنت ظل الٰهی
مهی بهرام کین و مشتری خو — طرفدار دکهن سلطان ٹیپو
خدیوی نامجوی و رنجبر دار — دلیری گرم کین و برق پیکار

# وقف

( ۳۳ )

به کین و مهر زهر و انگبین ریز — به رزم اسکندر و در بزم پرویز

جهان گیری به تیغ هندوی زاد — جهانداری به کلک پهلوی زاد

به آب تیغ برق کشت بیداد — ز بد دینان جهان را شست و شو داد

رواج دین احمد بود کارش — چو عهد مهدی آمد روزگارش

صناعت خانه‌ها بنیاد کرد او — جهان از داد و دین آباد کرد او

بسی آئین شاهی کرد ایجاد — بسی دولت سرا بنهاد بنیاد

ز گوناگون عمارات نو آئین — ز رنگارنگ باغات و بساتین

ز بس آرایش و سامان و سازش — که بست این مملکت را زان طرازش

شده یکسر دکهن چو خلد رضوان — پر از ناز و نعیم و حور و غلمان

از ان غیرت که او را بد در اسلام — چو پروانه بر آتش زد سرانجام

بمرد و نیکنامی از جهان برد — چو ماند نام نیکو خوش توان مرد

چو دولت نوبت است و خم گردون — بهر نوبت زند رنگی دگرگون

زمانه آن ورق را در نوشته — بشسته نقش دیگر بر نشسته

کنون آن تخت و تاج از داد ذوالمن — در آمد زیر فرمان بریطن

بیا ای خامهٔ اعجاز پرداز — برافگن پرده از روی سخن ساز

فراتر هان منه از حد خود پای — سخن سنجیده گوی و سخته بسرای

نگویم راه مدح و شاعری پوی — هر آنچت فرض شد گفتن همان گوی

ز مهر و داد این دولت سخن ران — حدیث شرم و آزرمش فرو خوان

ز ارکان و ز اعیانش نشانی — بده با نغز و زیبا تر بیانی

که نبود زو بیانی در دری به — خرد احسنت گوید دانشت زه

چه دولت مظهر الطاف یزدان — چه دولت مطلع اوصاف یزدان

همه آئین و دستورش همایون　　گزین هنجارش و فرخنده قانون

اساسش بر سداد و مهر و داد ست　　ازان پاینده چون سبع شداد ست

بنام ایزد خرد پرور گروهی　　صفا پرور نوازشگر گروهی

دلیر و چابک و چست و سبک خیز　　شگرف و کاردان نغز و دلاویز

براه نیکنامی گرم پویان　　بکیش دلنوازی نرم خویان

همه خوش‌خوی و آزاد و هنرمند　　همه دلجوی و راد و پاک پیوند

همه لطف و همه مهر و همه شرم　　تهی از کینه و لبریز از آزرم

به مهر آمیختن فرخنده دین شان　　ز کین بگسیختن آئین گزین شان

ز حکمت هر همه سرمایه دارند　　همه شان یکدل ار صد گر هزارند

چو آئینه مصفا سینه ها شان　　عیان زان مهرها و کینه ها شان

جهان پیما چو سیاحان افلاک　　چو صحن خانه شان این خطهٔ خاک

چو مرغان هوا آزاده و خوش　　به سیر این جهان دلداده و خوش

بهر گلشن زمانی خوش بپایند　　در آیند و سرایند و برآیند

بدان سامان و ساز و رخت و کالا　　گز ایشان هر یکی دارد ز دنیا

همه آزاده بزیند و سبکروح　　گران و تیزرو چون کشتی نوح

سلیمان وار اندر مرکب باد　　ازین کشور بدان گردند دلشاد

گزین دستورها را تازه کردند　　ز دانش دهر پرآوازه کردند

هنر را عهد شان شد روز بازار　　چه دانش را که نگرفتند در کار

شده از فرشان این ظلمتستان　　فروغ آگین چو یونان حکمتستان

عجب نبود ازین پس گر ازین بوم　　صنایع را برند در چین و در روم

بتدبیر و بدانش کارسازند　　بتاب فکر خارا را گدازند

# وصف

( ۳۹ )

شکیب و آگہی و دور بینی — ہمہ آلات کار شان بہ بینی
قلم در کار یابی تیغ پیکار — سپر حزم و زبان شان تیغ پیکار
فگندہ اسلحہ در تاب آتش — وزان زنجیرہا پرداختہ خوش
کزین بندند دست و پاے اشرار — نہ زان برند بیخ و شاخ ابرار
سخن کوتہ بسے ہشیار کارند — دو روزہ زندگانی خوش گذارند

---

مملکت میسور اور اُسکے تختگاہ شہر سریرنگپٹن کا بیان جسمین نواب حیدرعلیخان بہادر مغفور نے حکومت اسلامی قایم کی اورٹیپو سلطان مبرور نے اسکی آرایش اور زینت دی' ترجمہ کیا ہوا کتاب آتھنٹک ممائرس اف ٹیپو سلطان سے جسکو ایک منصبدار انگریزی نے تالیف کیا تھا

میسور ایک صوبہ جنوبی حصّہ ہندوستان کا ہی زمین اُسکی بلند ہموار تین ہزار فٹ سمندر سے مرتفع آب و ہوا وہان کی شیرین و خوشگوار جابجا اُس مین چھوٹے چھوٹے پہار' چونکہ سرزمین اِس خطے کی بلند ہی آب و ہوا اُسکی صحت آگین اور نہایت اعتدال سے قرین' درسنہ ایک ہزار و سات سو پچاس ع حیدر شاہ عرف نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس مملکت کو راجہ میسور کے تصرف سے جو وہان کا حاکم تھا نکال کر اپنے قبضہ مین لا خود حاکم مستقل ہوا' سریر نگپٹن میسور کا دار الملک ایک شہر ہی مضبوط اور استوار غربی سواحل ملیبار کے متصل' کیبی اور کوتہ کے درمیان' گرد و پیش اُسکے زمین سنگستان ہی اور چشمے و ندیان اُسمین جاری و روان اِنھین جہات کے سبب اکثر آفات و اخطار سے ایمن و محفوظ ہی' نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس جگہ کی خوبی و رونق بڑھانی شروع کی اور ٹیپو سلطان نے اُسکی زینت و آرایش

کمال کو پہنچائی ؛ عرض شمالی اِس دار الملک کا بارہ درجہ پینتیس دقیقہ ہی
اور طول شرقی گرینوچ سے چھہتر درجہ اکتالیس دقیقہ ؛ یہہ دار الملک ایک
جزیرے مین واقع ہی جسکو دو شاخ نے کاویری ندی کے احاطہ کیا ہی طول اِس
جزیرہ کا چار میل اور عرض ڈیڑھ میل انگریزی ہی اور سریرنگپٹن کا قلعہ جزیرے کی غربی
حد کے پاس واقع ہی جہان دونو شاخین کاویری کی جدا ہوتی ہین ؛ اور شرقی حد پر
جہان دونو شاخین پھر ملجاتی ہین لعل باغ نامے ایک بادشاہی باغ ہی
اگلے زمانے مین ایک شہر گنجام اُس جزیرے مین نہایت آباد تھا جو تمام جزیرے
کی زمین پر ایک چھوٹا باغ چھوڑا جسکو دولو باغ یا راجہ کا باغ کہتے تھے محتوی
تھا ولیکن جب سرداران ہم عہد کی فوجون نے سریرنگپٹن پر چڑھائی کی تھی بڑا
حصہ قدیم شہر کا منہدم کیا گیا تا وہان دمدمے اور مورچے توپونکے بنائے جاوین
اور چھوٹا حصہ شہر قدیم کا قریب آدھے میل انگریزی مربع کے سوداگرون کی
بود و باش اور افواج سلطانی کی اقامت کے لئے باقی رکھا گیا تھا اور یہہ قطعہ
باقی جسکو (پیٹہ یعنے آثار باقی شہر گنجام) کہتے ہین اور لعل باغ کے پاس واقع
ہی مضبوط چار دیواری سے احاطہ کیا گیا ہی ؛

یہہ بات اِس مقام مین قابل ذکر کے ہی کہ جزیرے کے باہر ایک میدان وسیع
ہی احاطہ کیا گیا بنسواری اور کانٹون کی باڑ سے بمنزلۂ سرحد بیرونی دار الملک
کے کہ وقت ہجوم اور تاخت کرنے دشمنونکی فوج کے اُس شہر اور گرد نواح کے
رہنے والے اِس جگہہ مین کہ بہت قلب اور مثل ایک قلعہ مضبوط کے ہی آکر
پناہ لیتے ہین ؛ وہ احاطہ جو دکھن کی شاخ کاویری کے باہر ہی سب آباد ہی ولیکن
احاطہ اُنکا تصرف مین میسوریہ افواج کے رہتا ہی ؛ اِس احاطہ کے درمیان
جسکے ٹکڑون کو ایک چوڑی نہر لکونی ندی کے پیچون نے گھیر لیا ہی چھہ ڈیا

ووف



گرھی مضبوط بلند زمین پر بنائی گئی ہین تا کہ سپاہ حراست پیشہ غنیم کے ہاتھ سے جزیرے کی حمایت و حفاظت کرتی رہے

شہر سرینگپٹن کی عمارتین خشتی اور سنگین بہت خوشنما اور قرینے کے ساتھ ہین مرد وہان کے اکثر موتے تازے صحیح و سالم عورتین کامل اندام و شیرین شمائل اور اپنی آرایش و زینت کی دلدادہ لباس اُنکے سپید اور فراخ کمر کے گرد بندھے اگلے زمانے مین جسکے دو لڑکے ہمزاد پیدا ہوتے تو وہ پہلے لڑکے کو وہان کی رسم کے موافق دریا مین ڈال دیتا تھا مگر عہد مین نواب بہادر کے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی اور موافق عقیدہ ہندوون کے اکثر عورتین جو عفیفہ اور پالدامن ہین بعد مرنے اپنے شوہر کے ستی ہوتی ہین ؛

سرزمین اِس خطے کی بہت فرح بخش سیرحاصل اور میوہ خیز اقسام طرح کے پھل پھلیری اور غلجات پیدا ہوتے ہین تمام لوگون کی خوراک اغلب مچھلی اور چاول نہی گوشت وہان کا لاغر و ناخوشگوار ہوتا ہی اکثر لوگ وہان کے مالدار اور تونگر چنانچہ گلے بیاون کے اور حلقے ہاتھیون کے رکھتے ہین ممالک میسور اس تفصیل سے تاریخوار تصرف مین نواب حیدر علی خان بہادر کے آئے مملکت میسور در سنہ ۱۷۶۳ و ۱۷۶۵ سوندہ و کنول و کرپہ و شانور در سنہ ۱۷۶۶ بارامحال درمیان سنہ ۱۷۶۴ و ۱۷۶۵ خطے چھوٹے زمینداروں اور پرسرام بھاو کے درمیان سنہ ۱۷۷۴ و ۱۷۷۷ کرناٹک بالا گھات بیجاپوری در سنہ ۱۷۷۶ بالاگھات حیدرآبادی اور کرناٹک درمیان سنہ ۱۷۷۶ و ۱۷۷۹ ٹیپو سلطان نے بعد جلوس کے تخت سلطانی پر آدھونی بلاری کو ترک گتی اناکندی وغیرہ کو تسخیر کر کے اپنے والد ماجد کے ممالک میراثی پر اضافہ کیا تھا یہ امیر صاحب مکنت اور جاہ جسکا نام جبارون مین شرقی ممالک کے بجا مشہور ہوا تھا اپنے پدر

نامدار سے وراثۃً مالک ملک کا ہوا اور بہت نعمت او ر مکنت جمع کی چنانچہ سال ۱۷۸۹ ء مین سلطان موصوف نے ضلع ادھونی کو جو جاگیر تھی مہابت جنگ برادر زادۂ نواب نظام الملک کی بزور تصرف مین اپنے لایا اور نواب کارنول اورنواب کرپہ کے بقیہ ممالک کو بھی اپنے قبضے مین کیا جن کے بڑے حصے کو اُسکے پدر بزرگوار نواب بہادر نے سال ۱۷۷۸ و سال ۱۷۷۹ مین لے لیا تھا اگرچہ وسعت اِن ممالک کی بہت بڑی نہ تھی پر یہہ بڑی فتوح ہوئی کہ اُن کے ضمن مین ایک بڑا نامور قلعہ جو بنام امتیاز گڑھ مشہور اور ہندوستان کے نہایت مضبوط قلعون مین گناجاتا ہی اور مدتون سے مرہٹھون اورنواب بہادر کا بھی دانت اسپر تھا اُسکے ہاتھ لگا سال ۱۷۸۶ کو ٹیپو سلطان نے اپنے خانگی امور (جیسے ترمیم و تنظیم قلعجات و باز جست احوال سپاہ و دواب و ذخائر و خزائن وغیرہ) کے بند و بست مین بسر کیا فوراً بعد مراجعت سریرنگپٹن کے فرمان سلطانی صادر ہوا کہ تمام اساس و اسباب و نقود و جواہر کو جدا جدا شمار کرکے اُسکا ایک دفتر منقح تیار کرین ؏ چنانچہ تمام نقود و جواہراور اوراجناس بیش بہا قیمت اور حساب کئی گئین ؏

| | | |
|---|---|---|
| نقود و جواہر ... ... ... | ۸۰۰۰۰۰۰۰ | اسّی کروڑ روپیی |
| فیل ... ... ... ... .. | ۹۰۰ | نو سو زنجیر |
| شتر ... ... ... ... | ۶۰۰۰ | چھہ ہزار قطار |
| اسپ ... ... ... ... | ۶۰۰۰۰ | ساتھہ ہزار راس |
| گاو و نرگاو ... ... ... ... | ۴۰۰۰۰۰ | چار لاکھہ راسن |
| غنم یا بھیڑی بکری ... .. ... | ۶۰۰۰۰۰ | چھہ لاکھہ راس |
| گاو میش ... ... ... ... | ۱۰۰۰۰۰ | یک لاکھہ راس |

تفنگ چقماقی ... ... ... ... ۳۰۰۰۰۰ تین لاکھ فرد

تفنگ توڑہ دار ... ... ... ۳۰۰۰۰۰ تین لاکھ فرد

شمشیر ... ... ... ... ... ۲۰۰۰۰۰ دو لاکھ قبضہ

توپین مختلف خورد و بزرگ ... ... ۲۲۰۰۰ بائیس ہزار ضرب

ذخیرہ باروت و گولہ اور جنگی اسباب و آلات ان گنت یا حساب سے زیادہ بلکہ بیشمار وے ممالک جو سلطان کے تصرف و اختیار مین تھے عرض و طول اُنکا مربع اسّی ہزار میل انگریزی سے کم نہ تھا جسمین بارہ ہزار جزیرے تھے کہ سالانہ حاصل خراج و باج کا اُنکے بعد وضع اخراجات ملکداری وغیرہ کے تین کرور روپے خزانہ عامرہ سلطانی مین ہرسال داخل ہوتے تھے اور شمار باشندون کا اُنکے ساٹھ لاکھ سے زیادہ تھا اُنمین سے ایک لاکھ پینتیس ہزار سوار و پیادے مثل فوج انگریزی کے چابک و چالاک و آداب ورزش سپاہ گری مین نہایت مشاق و بیباک واسطے نگاہبانی و پاسداری اُن ممالک محروسہ کے حصارون قلعون پر پاشیدہ و متعین رہتے تھے کہ حمایت رعایا و حراست سرحدون کی کیا کرین علاوہ اُن فوجون کے اور بھی فوجین تھین جو دار الملک اور اطراف و حدود مین اُسکے واسطے پاسداری ناموس و حریم اور نگہبانی خزاین و اقلیم سلطان مرحوم کے حاضر رہتی تھین شمار سپاہیون کا اُن فوجون کے از روی حساب ایک لاکھ اسّی ہزار تھا تکمریان و تولمان اُنکی رنگارنگ و مختلف ہر قوم کی یعنے دکھنی کرناٹکی ہندی ایرانی ترکی حبشی انگریزی فرانسیسی وغیرہ اور معادن زر و سیم اور کان الماس و یاقوت اور انواع و اقسام کے کنکر و پتھر بیش قیمتی کے متعدد اور اشیاے بّری یعنے صندل و دندان فیل و فلفل سیاہ و دار چینی و لونگ الایچی وغیرہ و بحری یعنے مرجان و مروارید ممالک مین سلطان مغفور کے بیشمار

پیدا ہوتی تھین اسیواسطے اُسکے سرکار دولت مدار مین زروجواہر منون وپسیرپون تولا جاتا تھا سکہ سلطان مرحوم کا ایک جانب ہوالسلطان الوحید العادل ؑ ودوسرے طرف یہہ مصرع دین احمد درجہان روشن زفتح حیدر است ؑ اور سجع وسکۂ حید رعلی خان بہادر کا یہہ تھا ٭ **بیت**

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار

لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

اللّٰہم مالک الملک توتي الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انکٗ علي کل شيي قدیر

سلطان اُسکے تھوڑے دنون بعد نیا نظم ونسق اپنے افواج کا عمل مین لایا اور دفتر سپاہ کا نیا تیار کروایا اِس نئے توڑجوڑ مین سوارونکی جمعیت کو کم کیا اور پیادون کی عدّت کو بڑھایا اور سپاہیونکو حکم دینے کے لیئے پارسی و ترکی الفاظ مین ایک کتاب تصنیف کرکے اُسکا نام فتح المجاہدین رکھاتھا جو پہلے انگریزی یا فرانسیسی زبان مین دیئے جاتے تھے ؑ اور قشون و فوجون کی ٹکریون کے لیئے نئے نام مقرر کیئے ؑ اور کارگزارون کو یہہ فرمایا کہ اِس قدر آزوقہ کہ ایک لاکھ سپاہی کے لیئے تمام سال کفایت کرے ذخیرے خانے مین سریرنگپٹن کے جمع کرین ؑ اور اِسیطرح اور قلعجات سلطانی مین بھی موافق اُنکے حاجتون اور فراخور اُنکے مرتبون کے ذخیرے سالانہ مُہیّا کیئے جائین سال ۱۷۸۷ مین ہمت سلطان کی خاص کر مصروف اِس مین رہی کہ کورگ کا راجہ اور قوم نائر و ملیبار کے حکام اُسکے مطیع اور خراج گزار ہون کورگ کا راجہ بعد چار برس اسیری کے اُسکی قید سے نکل بھاگا مگر ملیبار کے حاکمون سے بعضے بیخ و بن سے مستاصل کیئے اور بزور دین اسلام مین لائے گیئے اور بعضے مجبور و مضطر ہو انگریزون یا اُنھون کے

ہوا خواہون کے ملک مین پناہ جو ہوئے ؑ راوی روایت کرتے ہین کہ ٹیپو سلطان ستّر ہزار نصرانی گرفتار کرکے ملیبار سے اپنے ملک مین لیگیا اور ایک لاکھ ہندوکو مسلمان کیا اگرچہ دین اِسلام مین آنا اُن غریبون کا اور چھوڑنا اپنے مذہب و آئین کا اُن پر بہت دشوار اور ناگوار تھا کیونکہ چھوٹتی ہی وے سکین بجبر ختنہ کروائے اور گائے کا گوشت کھلائے گئے ولیکن سلطان کی غرض نکلی اور مراد اُسکی پوری ہوئی اِس لیئے کہ جب وے اپنے کیش و کنش سے جدا کئے گئے اور خیال ننگ و ناموس کا اُن کے دل سے محو ہونے لگا اُنھین ضرور پڑا کہ آئین و روش مسلمانون کی اختیار کرین اور اپنے بچون کو اِسلامی تلقین اور تعلیم دین ؑ بعضے اُن نو مسلمانون سے بہ سبب دل پانے اور داخل کئے جانیکے جرگون مین سپاہ کے ایسے سخت اور متعصّب مسلمان ہو گئے کہ اُنکی جہت سے جماعت اِسلامیہ کو بہت سی ترقی اور افزایش ہوئی سلطان کی سختگیری اِس بابت مین تنہا ملیباریون پر مخصوص نہ تھی بلکہ کوئنباتور کے باشندون تک پہنچی تھی ؑ جس کسی ہندو سے ناخوش ہوتا اور اُسکی اسیری مین وہ پڑتا اُن سب پر تکلیف اِسلام کی کرتا تھا سریرنگپٹن کے رہنے والے دین اور مذہب مین بہت متعصب ہین اور اپنے خلاف عقیدون سے بہت کم ملتے اِسی جہت سے اگلے زمانے مین وہان عوام کے اختلاف عقیدون کے سبب اکثر کشت و خون واقع ہوا ہی اگرچہ باشندہ اُس ملک کے کثرت مال و نعمت مین مشہور ہین لیکن سبھون کے درمیان صرف اہل خدمات عالیہ بہت مالدار و تونگر ہین غلجات اور بڑی بڑی اجناس کی تجارت خاص اپنے سرکار مین کرنا حیدر علی خان بہادر کا شیوہ تھا اور سلطان نے بھی اُسیکو اختیار کیا ؑ

---

بیان مین اختلال و بے انتظامی دولت تیموریہ کے جو دکھن
اور ممالک شرقی و غربی کے ریاستون کی بنا کا موجب ہوا

جب سنگدلی اور قساوت سے اورنگ زیب عالمگیر کے جو پچھلا بادشاہ
نامدار دولت تیموریہ کا تھا جسنے اُسکو ندھرک قتل کرنے پر اپنے حقیقی
بھائیون کے اور مار ڈالنے پر اپنے بزرگوار شاہ جہان کے قید خانے مین اور
خون ریزی پر بندگان خدا کے دلیر کیا اور اُسکی ازبس جرأت وجسارت اور
حرص ازدیاد جاہ وثروت سے جو اسکو تغلّب و تصرّف کرنے ہر ملک قرب جوار
کے جنکے رئیس و حاکم اور لوگ تھے لائین اور اُسکی گریزی اور مکّاری سے جسنے
ہزار طرح کے رنج وعلّت پیدا کرکے سب مرزبان اور راجون کو ہندوستان کے
اُسکا دشمن بنایا یہانتک سلطنت تیموریہ کا سست بنیان اور متزلزل الارکان
اور اُمرا و اکابر جو اعیان اُس دولت کے تھے بد دل و بد گمان ہو گئے اور بعد اُسکے
اُس جنگ و پیکار سے جو بعد انتقال اُسکے اُسکی آل اولاد مین باہم واقع ہوئی
اور اُنھون کی ازبس آرام طلبی و آسایش دوستی و شب و روز کی عیش
وعشرت و سلطنت کے کار بار مین تکلیف ومشقت سے بیزار ہونے اور زنان نابکار
ہندوستان اور کمینون کی صحبت وشب و روز کی مستی اور تمامتر غفلت و بے خبری
نے مُہمات ملکی سے روز بروز اِس سلطنت کی جمعیت مین پریشانی اور تفرقہ
ڈالا تب تمام ہندوستان کے صوبہ دار جو نیابت کی راہ سے حکومت کرتے
تھے مستقل ہو بیٹھے و نافرمانی اختیار کی چنانچہ بسبب بے انتظامی اور خالی رہنے
تخت سلطنت کے ایسے بادشاہ کے وجود سے جو حدود و اطراف مملکت کو بخوبی
بند و بست کر ظالمون و زبردستون کے ہاتھ کو ظلم و تعدّی سے کوتاہ کرے ،

وقف



ہرنا حیے مین ایک سردار اور ہر خطے مین ایک دعویدار نے ریاست کا علم بلند کیا، احمد شاہ درّانی نے افغانستان مین، اور فرقہ مرہٹہ نے ملک دکھن مین اور انگریزون کی جماعت نے صوبہ بنگالہ اور سواحل کرومنڈل یا شرقی سر زمین جزیرہ نما ہندوستان مین اور نواب حیدر علی خان مغفور نے ممالک میسور کنرہ و ملیبار وغیرہ مین اپنی اپنی حکومت کی بنیاد قایم کی وے حوادث اور تقالیب اوضاع روزگار جنھون نے دکھن مین نواب حیدر علی خان کو سپہداری کے مرتبہ سے تحت فرمان روائی اور کشور خدیوی اور حکومت پر بٹھایا تقریباً معاصر اُن سوانح اور تقالیب کے تھے جنھون کا انجام ممالک بنگالے مین یہ ہوا کہ شرقی انڈیہ کنپنی یعنے سوداگران انگریزی نے حالت تجارت مختصر سے منصب بزرگ دیوانی پر ان تین صوبے بنگالہ اور بہار اور اُوڑیسہ کے متمکن ہوے اور اُسکے بعد تھوڑے ہی دنون مین آفتاب جہان تاب سلطانی نے مطلع دیوانی سے طلوع ہوکر تمام ممالک ہندوستان کو جو فراوان ناز و نعمت سے بھرا اور بیکران خیر و برکت سے معمور تھا نورانی و روشن کیا،

علّت مشترک داعیہ نواب حیدر علی خان بہادر کے صعود کی اُوپر سریر سلطنت دکھن کے اور باعثہ کنپنی انگریز بہادر کے عروج کی اُوپر شرقی حکومت کے وہ ہرج مرج تھا جو بسبب غارتگری و تاراج افواج غربیہ نادرشاہ ایرانی اور احمد شاہ درّانی کے ہندوستان مین ظاہر ہوا، اور بعد اُسکے کہ عالمگیر کے خصال ناستودہ سے (جیسا کہ سابق لکھا گیا) دولت تیموریہ مین پہلے تزلزل و اختلال آچکا تھا اور کشت و خون و جنگ و جدال خانگی سے جو باہم اُسکی اولاد و احفاد مین واقع ہوئین وہ سلطنت فتور اور زوال پر مشرف ہو ہی چکی تھی پہلے نادر شاہ کی غارتگری سے اور پھر احمد شاہ ابدالی کی چند بارہ تاخت و تاراج کے باعث آثار سلطنت

کے کچھ بھی باقی نرہے اور زمانے نے طرح بطرح کی مذلت اور خواری باقی ماندگان دودمان شہریاری کو دکھائی تب تمام حکّام اور صوبہ دارون نے ہندوستان کے جن کا ایک ایک صوبہ فراخی اور وسعت مین مثل ایک سلطنت کے تھا اطاعت اور نیابت دولت تیموریہ سے نافرمانی و بغاوت اختیار کر کے علم استقلال و خودسری کا بلند کیا اور رشک و ہم چشمی کے باعث ایک دوسرے کی بیخ کنی اور استیصال مین مصروف و مستعد ہوے۔

اِن حالات کا مشاہدہ نہ صرف کنپنی کو طبقۂ انگریزی کے اور نواب حیدر علیخان بہادر کو اِس بات پر لایا کہ حکومت کی بنا قایم کرین اور ایسی فرصت کو ہاتھ سے ندین بلکہ مرہٹون کی جماعت کو بھی جنکی ریاست کی بنیاد اِس سے آگے مضبوط اور قایم ہو چکی تھی ایسا انگیز دیا کہ اُنھون نے سرکار شمالی ممالک حیدر آباد سے دہلی اور آگرے تک اور خلیج کنبی سے جو زمین جزیرہ نما ہند کے غربی سواحل پر واقع ہی خلیج بنگالہ یا شرقی سواحل بنگالہ تک فتح کر لیا اور اُنھون نے اپنی سطوت و ہیبت اُن سب حدود و نواح مین ڈالی اور اِس جہت سے کہ مرھٹون کا دارالملک مرکزی حصہ ہندوستان مین واقع ہی اور اُس سرزمین کے گھوڑے بالتخصیص گھوڑیان بہت جلد اور بڑے دھاوے کی ہوتی ہین اُنھون نے سب گرد و نواح کے ممالک کی مصیبتین اپنے لُٹیرے اور ظالم سوارون کی فوج سے دوبالا کین۔

---

## وحدت

۴۰

بیان مین فطرت ارجمند اور ہمّت بلند اور قصد دورد راز نواب
حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکے سلیقے درست خداداد
کفایت کرنے مین مہمات سپہسالاری وملکداری کے اور کمالات
نفسانی اُس امیر پرتدبیر کے جنھون نے دولت جدید کی بنا ڈالی ؛

اگرچہ بے انتظامی و برہمی دولت دہلی کی کتنے طرفدار فرصت وقت غنیمت
شمار کے ظہور کا باعث ہوئی و لیکن اُن سب مین نواب حیدر علی خان بہادر
ممتاز اور قابلیت کشورکشائی اور صلاحیت دارائی مین مستثنا تھا اِسواسطے
کہ اُس سپہسالار بختیار نے نہ تو اور نوّابون اور صوبہداروں کی طرح نیابت
اور باج گزاری کے بعد دعوا استقلال کا حکومت و فرمان روائی مین کیا؛ اور
نہ ہندوستان کے قدیم راجون کی طرح سرکشی کر کے اپنی حکومت خاندانی کے
ھیر اپنے کو قدم ہمت استوار کیا ؛ اور نہ مانند رئیسان قبائل و ایالات کے جو
براعیۂ تحصیل ناموری و اعتبار اور افزایش حشمت و اقتدار؛ اپنے خاندانی
تھے اور قبیلون کی مدد سے (جیسے توران اور ایران مین اکثر اتفاق ہوتا ہی)
بصدر امور جاہلیہ کے ہوتے ہین رئیس ہوگیا اور نہ علم امامت یا ولایت کا
بلند کر خلایق کو دعوت و ارشاد کے بہانے سے فراہم لاکے (جیسے اگلے لوگ
کثر اِس وسیلے سے مرتبۂ ولایت اور پیری سے درجۂ حکومت و امیری کو پہنچے
ہین) مدارج امارت پر ترقی کی بلکہ بسبب محض سعادت طالع اور بلندی
فطرت و علوہمت و خواہش جاہ و مکنت اور فرط آرزوے بلند نامی و رفعت
کے کہ زور آوری اور تنومندی اعضاو تیزی حواس ظاہر اور نیرومندی
اصابت قواے باطن اور کمال فراست و فطانت اور کثرت ہوشیاری

و بیداری مہمّات ملکداری مین اور اطّلاع و آگاہی آثار و اخبار پردور و نزدیک بلاد و عباد کے اور تفحّص اسرار اعدا اور برداشت و احتمال زحمتونکا روز جنگ کے اور بخشش و کرم بجا اور تدبیر و مشورت مہمّات عظیمہ مین اِن سب صفتون نے اُسکو نہایت شایستہ و لایق اِس خواہش و آرزو کے بنایا تھا ' رتبہ سپہداری سے اوپر بلند مرتبہ کشورخدیوی اور شہریاری کے ترقی اور صعود کیا ' ہمت والا نہمت اُسکی خواہش ملک گیری مین صرف اِسی پر مقصور نہ تھی کہ دولت خاندان تیموریہ کو جسکی آب و تاب جاتی رہی تھی اگلی رونق و فروغ پر پھر لاوے اور شان و شکوہ باغیون کو اسکے توڑے اور پھر اس دولت بحال آمدہ کا رخ اپنے خاندان کی طرف پھیرے بلکہ وہ امیر دولت یار اپنی عقل و کفایت پر در باب کشورکشائی اور تمہید بنیاد حکومت اِس قدر اعتماد رکھتا تھا کہ اُسکی نظر بلند و فطرت ارجمند کو یہہ منظور تھا کہ از سرنو اس دولت کی بنا ایسی استوار کرے اور احاطے کو اُسکے ایسی وسعت دے اور مدت کو اُس دولت کے ایسی ممتد اور پایندہ کرے کہ بنا اُسکی بہ نسبت سابق مضبوط و فراخ و پایدار تر ہو '

اور امیران باغی سست بنیاد و صوبہ داران طاغی خدیعت نہاد کو خوار و مبتذل سمجھتا تھا اور سرمایہ سے مردی و مردانگی کے جو رزم آرائی اور دشمن شکنی کے لیئے روز میدان مین کام آئے اور پیرایہ سے کفایت و درایت کے جو مصالح ملکی و رعیت پروری کے لیئے امور دیوان مین چاہئے اُنھین ایسا بے بہرہ جانتا تھا کہ وے اصلا اُس منزلت اور مقام کے لایق نہین جسے برسبیل اتّفاق اُنھون نے پایا تھا اور اُن امیران پست فطرت کو اپنے بزرگ ارادون اور عزیمتون کا خلل انداز نہ جانکر اپنی تدبیر شایستہ کے آگے اُن کی دولت و جمعیّت کو باعث اُن کی نکبت او روبال کا ایک نہ ایک دن سمجھتا تھا صرف جماعہ مرہٹہ کو

تحل اپنے مقصد و ارادے کا خیال کرتا تھا، اور چونکہ مدت تک اُن غافلان ناعاقبت
اندیشوں کے ساتھ ایسے حریفانہ حیلے و فسون عمل مین لایا کرتا تھا جن سے اُنکی
حکومت کی وضع بآسانی برہم ہو جاتی اور خود فیروز اور منصور ہوتا اور مطلب کو
پہنچتا، اُسکو اِس بات سے مایوسی نتھی کہ بوسیلۂ زر اُن کو قابو مین
لاوے یا کچھ فتنہ و فساد اُن مین ڈال کر اُن کے اتفاق و اختیار کو بیکار کرے
جب تلک کہ اُس کا اقتدار اُنکے ظلم کے ہاتھ کو تمام تر بستہ اور اُنکی سعی
و کوشش کے پانو کو جو اسکی کسر شان کے لیئے تگ و دو کرتے تھے یکسر
شکستہ کرے، لیکن سب اُسکے اندیشے دور دراز درباب افزونی دولت و جاہ
اور تمام منصوبے اُسکے ناتمام رہگئے اُس جنگ وجدال متمادی ملالت انگیز کے
سبب سے جو بہت دنون تک ملک کرناٹک مین ہوا کی،

مگر اُسنے پیش بینی سے یہ معلوم کیا تھا کہ اگر انگریز اور مرھٹون مین بالفعل صلح
و آشتی نہوئی احتمال قوی ہی کہ تھوڑے دنون کے بعد ہو جایگی اور دلایل عقلی
کی راہ سے وقوع کے پہلے یہ بات اُسکے نزدیک ثابت ہوگئی تھی کہ مطمح نظر اُس
اتفاق سے اُن دو فریق دشمن کا جو ترقی سے اُسکی جاہ و جلال کی تپ رشک
مین جلتے ہین اور جنھون نے بارہا اُسکے ہاتھون سے زکین پائین اور شکستین
اُٹھائین تھین تقسیم کرنا اسکے ممالک محروسہ کا ہی، اور اُسنے اپنی نظر
دور بین سے یہ بھی معلوم کیا تھا کہ انگریز تمام فوج اُسکی طرف متوجہ کرینگے اور فوج
بنبئی اور بنگالے کی بالکل برر غم اُسکے حدود ملیبار مین جہان تک ہو سکے سعی
و کوشش کریگی اور چونکہ سپاہ حمایت پیشہ اسکی اُس نواح مین بہت کم ہی
البتہ اس نواح بے پناہ مین اُنکی فوج سے تباہی آئیگی،

القصہ اُس صلح و صلاح کا عقد جسکا نواب نامدار بہادر اندیشہ رکھتا تھا

درمیان دونون فریق اعدا کے بوساطت مادھوجی سیندھیہ اور بسبب کاردانی اور
سلیقہ شعاری سترانڈرسن کے محکم بندھا نوین شرط شرایط سے اس
عہد و میثاق کے یہہ تھی کہ نواب بہادر تمام ملک اور بوم و برکو جو دولت انگریزیہ
سے تصرف مین لایا ہی پھیر دے اور سب اُنکے اسیرون کو چھوڑ دے
اور آیندہ تاخت و یورش نکرے اور موافق پیش گوئی نواب بہادر کے
جسکا ذکر سابق لکھا گیا بنبئی سے ایک جمعیت سپاہ کی سرکردگی مین جنرل ماتھوس
کے سواحل ماییبار مین واسطے مدد کرنیل ھنبرسطون کے جو عین اضطرار مین
غائب اور خاسر پلاچری سے جاتا تھا روانہ ہوئی اور ٹیپو سلطان یہہ خبر سن
ایلغار کے طور پر کرناٹک سے جلد گیا تاراہ تلافی کی اُنکی بند کرے چنانچہ بڑی
جمعیّت کے ساتھ معہ موشیر لالی سپہدار قشون فرانسیسیہ بہیئت مجموعی انگریزی
فوج پر حملہ کیا ولیکن بسبب دلیرانہ مدافعہ کرنیل مالیوڑ کے ناکام پھرا دیا گیا
تب وہان سے پلاچری کے رستے جلد مراجعت کی اور موجب اُسکے جلد پھر جانیکا یہہ تھا کہ
سلطان نے خبر وحشت اثر بیماری یا وفات پدر نامدار کی سنی تھی خبر وفات نواب
بہادر اگرچہ چند روز چھپائی گئی و لیکن گمان غالب یہہ ہی کہ اخیر سنہ ۱۸۸۲ع مین یہہ
واقعہ ناگزیر ظہور مین آیا حق تو یہہ ہی کہ نواب حیدر علی خان بہادر ہندوستان کے
حاکمون مین ایک حاکم عظیم الشان اور سپہسالار بدیع العنوان تھا اسکی عقل کو ایسی رسائی
اور وسعت تھی کہ ایک نظر اُسکی تمام خصوصیات سپہسالاری اور شہریاری پر پہنچتی
اور میدان کے واقعات اور دیوان کے مہمات کو احاطہ کر لیتی تھی کاروبار سے اُسکے ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام ہنر و کمال جو سلطنت کے قایم رکھنے کو چاھئے مانند عطایا سے وہبی
یا قضایای طبیعی کے اُسکی جبلّت ہی سے پیدا ہوے تھے کمال موشگافی اور
تیز نگاہی کا اُسکے یہہ عالم تھا کہ اندک نمودار یا آغاز سے کسی کام کے اُسکے انجام تک

سمجھا جاتا اور کوئی دقیقہ اُسکی نظر شامل سے غایب اور پوشیدہ نرہ سکتا تھا۔ ہندوستانی سپاہیون سے ایسی لشکر جرّار چالاک وچست کہ ویسی ہندوستان مین نہ کبھو بنی تھی اور نہ بنیگی طیار کرنا۔ اور تسخیر کرنا بعضے ملکون کو تلوار کے زور سے اور قبضے مین لانا بعضون کا راے وتدبیر سے اور اپنے ممالک محروسہ کو اُس مرتبے آبادی اور رفاہیت اور ایمنی اور شگفتگی مین رکھنا جسکا سابق اُسمین نام ونشان نہ تھا عقل وکفایت اور فطنت وفراست سے نواب بہادر کے ایک شمّہ تھا۔ علاوہ تاسیس سلطنت اور حکومت جلیلہ کے ہمیشہ اُسکو یہہ منظور نظر تھا کہ طبقات اہل فرنگ کو جنھون نے اُس عہد مین سوداگری وتجارت سے امارت وحکومت مین سر اُٹھایا تھا انکی پہلی حالت تجارت اور کارخانہ داری پر پھیر لاوے تاوے اور رعایا کی طرح ہندوستانی سلطنت کے فرمان بردار اور مطیع ہوکر رہین۔

ایسا عالی ہمت اور بلند نظر تھا کہ بدل خواہان اِس امر کا رہتا کہ مرتبہ عظیمہ ملک التجاری کو جسّے بزرگتر درجہ عالم تجارت مین نہین دولت ہندیہ کی طرف سے بلاد شمران مین قایم کرے بلکہ ہمت اُسکی اِس مرتبے سے بھی بلند پروازی کرکے اُس اوج پر پہنچی تھی کہ ممالک شرقیہ مین ابتک کسی سلطان عظیم الشان نے کمندِ عزیمت اُسکے کنگرون پر کبھو نہ ڈالا تھا یعنے اُسے یہہ منظور تھا کہ حلقہ جہازات جنگی کا طیّار کرواے جسکے وسیلے سے ہندوستان کے سواحل غربی وشرقی کے ممالک تاخت وتاراج اور تغلّب وتصرّف سے غیرونکے ہمیشہ مامون ومحفوظ رہین۔

اگرچہ نواب بہادر نے قانون بنانے کا طریقہ نہین اختیار کیا تھا لیکن اپنے ملک مین کمال ہنر ذاتی وسلیقہ فطری سے ایسے دستور حکمرانی اور قانون سلطنت

سے مقرّر کئے تھے کہ نہ فقط رعایا و برایا ممالک محروسہ کے بدل ہوا خواہ
اُسکے وجود کرامت آمود کے تھے بلکہ رہنے والے اُس جوار دیار کے جو اُسکے
ممالک محروسہ کے ہمسائے مین واقع تھے کمال آرزو رکھتے تھے کہ اُسکی
حمایت اور پناہ دولت مین آکر بود و باش اختیار کرین اور اُسکی عطوفت
عام کے سایہ تلے خوش و خرم زندگی کرین سارے رعایا مین اُسکے صرف نائرونکا
فرقہ جو قدیم سے سرکشی و تمرّد مین شہرہ آفاق ہین متمرد و سرکش تھا کیونکہ یہ لوگ
اگرچہ بآسانی مطیع و منقاد ہو گئے تھے مگر اُنکی طبیعت بغاوت پیشہ اطاعت
و فرمان برداری سے ہمیشہ اباہی کرتی رہی،

حریفان جنگ جو کہ نواب بہادر کے ساتھ ہمیشہ بازار کارزار کو گرم رکھتے تھے نہ فقط
جنگ و جدال ہی کے امور مین اُس سے خوف و ہراس رکھتے و ترسان و لرزان
جیتے تھے بلکہ ملکداری کے فنون و تدبیرون مین بھی اسکو یکتا گنتے اور اُس سے
بھرم و سہم رکھتے تھے،

الحق کچھ شک و شبہہ اِس مین نہین کہ وہ اپنے عہد کا ملکداری اور سپہسالاری
کے امور مین فرنگستان اور ہندستان کے امیرون مین ستثناو بے نظیر تھا،
اُسکے شرایف ملکات سے ایک یہ ملکہ تھا کہ ظلم و بیرحمی و مردم آزاری سے
اسقدر بیزار و متنفّر تھا کہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اس مقدمے مین تمام حاکمان قدیم
سے ہندوستان کے جنکی خبر ہم تک پہنچی ہی ممتاز تھا و بے انباز، ولیکن
چون خود راست باز و امانت دار تھا اور خیانت و ناہنجاری سے سخت متنفر
اور جنگ و پیکار کی شرطون کو بحد رعایت کرتا تھا اس واسطے مجرمون
اور خائنون کی سزا مین سخت گیری کیا کرتا اور زنہار مسامحہ جائز نرکھتا یہان تک
کہ بعضے صورتون مین ظاہر بینون کے نزدیک جو حقیقت حال سے واقف

نہ تھے اور دریافت کرنے مین حقیقت کے انکو کچھ کاوش اور تدقیق نہ تھی وہ عدالت پیشہ زمانہ، جبّارون یا سنگدلون کے طبقے سے گنا جاتا، نواب موصوف نمایش بیہودہ اور حشمت ونخوت آمیز شان و شوکت سے تمامتر نفرت رکھتا تھا اور اپنے دوستون اور درباریون اور منصبدارون کے ساتھ کمال ہمدمی و اختلاط رکھتا،

اگرچہ انگریزونکے طبقہ کا بسبب اُنکے خلل انداز ہونے اُسکے منصوبون مین دشمن جانی تھا اور انکی عداوت نہایت کو پہنچائی تھی اُسکے ہنر و کمال گوہری کو اِس جہت سے چھپانا یا قلم انداز کرنا اِس مورّخ یا سیر نگار کی دونی و کمظرفی پر محمول و منسوب ہوگا اگرچہ یہہ مورخ قوم انگریز سے ہی ہان ایک برا عیب جو سب ہنرون کو نواب بہادر کے داغدار کرتا ہی اُس مین یہی تھا کہ واسطے افزونی سرمایہ ثروت و غنا کے دہات و شہرون کے لوتنے اور بندگان خدا کے قتل و خونریزی مین کسیطرح کا تامل و توقف نکرتا تھا اور اِس جہت سے نام جبّاری اور لقب قہاری کو اپنا نقش نگین کیا تھا و لیکن اس نشائت ظلمانی اور پیکر انسانی مین آکر بمضمون اِس بیت فارسی کے،

**بیت**

سیر کردیم درین دیر ز مہ تا ماہی
ہیچ کس نیست کہ بےداغ بود در عالم

کون کہہ سکتا ہی کہ وہ عیوب بشری سے تمامتر پاک و بری ای

اجمالی بیان اسلاف کرام اور آبای والا مقام نواب معامد انتساب • حیدرعلیخان بہادر مغفور کا جسنے دولت اسلامیہ کی بنا میسور مین قایم کی

نواب فرخندہ القاب کے اجداد قریشی نسب تھے لیکن یہ نہین معلوم ہوتا ہی کس زمانے مین کون شخص اِس خاندان عالیشان کا عربستان سے پہلے ہندوستان مین وارد ہوا ' آبای عظام ہمایون فرجام اُسکے قصبہ کولار مین رہتے اور عزت و احترام سے زندگی کرتے تھے اور بعضے اُنسے قضا کے منصب پر سرفراز اور اپنے اقران و امثال مین ممتاز تھے '

نشان حیدری مین یون لکھا ہی کہ شیخ ولی محمد نواب سعادت یار کا پردادا زیارت بقاع متبرکہ کی نیّت سے صوفیہ کے لباس مین اپنے وطن شریف سے نکل کر محمود بن ابراہیم عادل شاہ کی حکومت مین جو حاکم بیجاپور دکھن کا تھا شہر کلبرگہ مین وارد ہوا اور قریب مزار سید محمد گیسو دراز کے جو ایک مریدون سے شیخ نصیر الدین چراغ دھلی کے ہی اور اس ملک کے لوگ کمال اعزاز و اکرام سے اس بزرگ کو بلقب شاہ بندہ نواز یاد کرتے ہین سکونت اختیار کی خود تو سجادہ قناعت و توکّل پر بیٹھکے عبادات اور تلقین و ارشاد مین مشغول ہوا اور اپنے فرزند سعادتمند کو جسکا نام محمد علی اور شیخ موصوف کے ساتھ آیا تھا تحصیل مین علوم دین و معارف یقین کے مشغول کیا جب اُس نونہال سعادت و اقبال نے سرمایۂ فضائل و کمالات کے جمع کرنے سے فراغت پائی اور سن شباب کو پہنچا پدر عالی مقدار نے اس درگاہ عرش پایگاہ کے متولّی کی لڑکی کو جو شرافت نسب و بزرگی حسب مین ممتاز تھا فرزند ارجمند کے سلک ازدواج مین لایا ' اِس صدف بحر عفّت و شرف سے چار گوہر شاہوار

اس ترتیب سے پیدا ہوئے ۱ شیخ محمد الیاس ۲ شیخ محمد علی ۳ شیخ
محمد امام ۴ شیخ فتح علی عرف فتح محمد ۔ شیخ ولی محمد بہت دنون آخر حکومت
علی عادل شاہ تک عبادت اور طاعت مین جناب احدیت کے مصروف رہا تب
اس تیرہ خاک سے طرف جوار ایزد پاک انتقال فرمایا ۔ شیخ محمد علی جو بنام
علی صاحب مشہور تھا بعد انتقال پدر بزرگوار کے شہر کلبرگہ شریف سے مع
عیال و اطفال بیجاپور کو تشریف لے گیا ۔ اور وہان محلہ مشایخ پورہ مین
اپنے سالون کے گھر مین جو ہفت تن شیخ منہاج الدین سپہ سالار والی بیجاپور
کی رفاقت مین رسالہ دار تھے رہنے لگا ۔ وے سب اس جہت سے کہ اپنی
بہن کے ساتھ نہایت محبت رکھتے تھے شیخ محمد علی کے آنے اور وہان سکونت
اختیار کرنے کو نعمت غیر مترقب جانکر لوازم خدمت گزاری مین جان و دل سے
کوشش و سعی کرتے اور کوئی دقیقہ ملاطفت و دلجوئی کا دریغ نہ رکھتے تھے شیخ
نیکنام ہنوز کئی دن اس مقام مین اُنکے ساتھ آرام و آسایش سے نگذرے
تھے کہ زمانے کی گردش بوقلمون نے تفرقہ اُنکی جمعیت مین ڈالا وے ساتون
بھائی ایک لڑائی مین جو درمیان فوج بادشاہ دلی کے جو استخلاص کے لئے
بیجاپور کے آئی تھی اور فوج والی اِس ملک کے جو سرگردگی مین منہاج الدین
کے اُسکے مدافعہ و مقابلہ کے لئے تعین کی گئی تھی ۔ سواد شہر کلبرگہ مین واقع
ہوئی بہادرانہ لڑ بھڑ کے ساتون کے ساتون شہید ہوئے ۔ اور نام نیک مردی و
مردانگی کا یادگار چھوڑ گئے شیخ علی صاحب اس واقعہ جانگسل سے نہایت
خستہ خاطر اور تنگ دل ہو وہان کی بود و باش بے مزہ جانی کیونکہ خاتون
غمزدی سوگ مین ناگہانی موت سات جلیل القدر سورمان بھائی کے ہردم بلکی
اور کڑھتی اور آثار باقی ماندہ کو اُنھون کے جو عنقریب نظر سے غائب

ہو گئے تھے ہر وقت دیکھ گریہ و زاری کرتی تھی ' اس سبب سے آخر کو شیخ علی صاحب نے اپنی دکھیاری بی بی اور تمام لواحق و وابستون کے ساتھ وہان سے طرف کرناٹک بالاگھات کے روانہ ہو کر قصبہ کولار مین آیا شاہ محمد دکھنی نے جو ایک مرد ستودہ صفات اور حاکم اُس سرزمین کا تھا بہ سبب اگلی شناسائی کے جو شیخ موصوف سے رکھتا تھا قدوم کو شیخ کے غنیمت سمجھکر نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ پیش آیا اور ایک مکان شایستہ اُسکی سکونت کے لیئے مقرر کیا بعد چند روز کے جب وہ دیانت و امانت پر شیخ عالیمقدار کے بخوبی واقف ہوا تب زمام نظم و نسق تمام اپنے کاروبار کی کف کفایت مین اُسکے سونپی چنانچہ اُس نیک نہاد نے مدّت مدید تک اُس مقام مین عزت و حرمت سے زندگی کی اور جب وہ ۱۱۰۹ سنہ ہجری مین اِس جہان فانی سے سراے جاودانی کو سدھارا بڑا بیٹا اُسکا شیخ محمد الیاس قایم مقام ہوا ' اور مانند اپنے والد مرحوم کے سربراہ کاری کے امور کو کفایت شعاری و ہوشیاری سے انتظام دیتا اور خویشون و برادرون اور تمام منتسبون کو اپنے بخوبی پرورش کرتا تھا '

---

عروج کرنا شیخ فتح علی عرف فتح محمد کا اوج سرداری پر اور طلوع کرنا اختر ولادت نواب حیدر علی خان بہادر کا مطلع توفیق باری عزّ اسمہ سے

جب شاہ محمد حاکم کولار نے اس جہان فانی سے رحلت کی شیخ فتح علی نے بموجب حکم جوانمردی اور عالی ہمتی کے جو اُسکی ذات مین مرکوز تھی گھر مین بیکار بیٹھنے کو ناموری و مردانگی کا ننگ جانکر لیے اجازت اپنے بڑے بھائی

کے جو مرد درویش قناعت پیشہ تھا کرناٹک پائین گھاٹ کی طرف چلا گیا
اور وہان اپنی خوش سلیقگی سے جو تحصیل معاش مین رکھتا تھا بہت جلد
نواب سعادہ اللہ خان صوبہ دار آرکاٹ کی سرکار مین دخل پیدا کر پہلے عہد سے
پر سرداری پان سو پیادہ اور پچاس سوار کے ممتاز ہوا اور بلقب سپہدار سرفراز
اور پھر تھوڑے دنون مین سعی و کوشش شایستہ ظہور مین لا اِس مرتبے
سے ترقی کر سر گردگی پر دو ہزار پیادہ اور پان سو سوار کے سر بلند ہوا جس معرکہ
مین وہ رستم زمان جاتا مظفر و منصور ہی ہوتا یہان تک کہ آخر عہد مین حکومت
نواب موصوف کے ایک جنگ مین جو در مقام چنجی مضافات سے کرناٹک
کے راجہ سیکہ کو نواب کے ساتھ واقع ہوئی تھی اور راجہ مذکور چودہ سوار
نیزہ گذار کے ساتھ سکر تیرت ندی سے عین طغیان مین اُتر کر اپنے تئین
بے محابا ہاتھی تک نواب کی سواری کے جو در میان جمعیت پانچ ہزار سوار اور
تیرہ ہزار پیادون کے دوسرے کنارے پر ندی کے پرا باندھے ہوے مستعد
جنگ کا تھا پہنچکر چاہتا تھا کہ سنان نیزہ کو نواب کے سینہ سے پار کرے کہ
اِس مین شیخ فتح علی سپہدار نامدار تمام سپاہ کے در میان سے جلد آگے
گھوڑا بڑھا کر اُس طعن جان ستان سے نواب کی سپر حمایت ہوا اور ایک
ہی ضرب شمشیر مین راجہ بے باک کو ہلاک کیا صلہ مین اِس جان فشانی اور
بہادری نمایان کے علم و نقارہ پاکر سر بلندی حاصل کی بعد چندے جب نواب
سعادة اللہ خان نے وفات پائی اور بسبب جنگ و پرخاش کے جو در میان
اُسکے خویشون اور عزیزون کے وقوع مین آئی اُس ریاست مین تمامتر فتور و
اختلال پیدا ہوا تب شیخ فتح محمد نے آرکاٹ کی بود باش سے دل برداشتہ
ہوکر ساتھ تمام اپنے حشم و خدم کے بالاگھات کو پھر آیا اور اہل و عیال کو

کولار مین چھوڑا اپنے بھتیجے حیدر صاحب شیخ محمد الیاس کے بیتے کی ملاقات کو جو ملک میسور مین بعزت و احترام خرم و شادمان زندگی کرتا تھا گیا اور سرکار مین راجہ میسور کے ایک عمدہ خدمت حاصل کر بلقب نائک (جسکے معنی زبان سنسکرت مین سپہدار ہی) معزز و ممتاز ہوا اور بعد اُسکے کہ کاروبار سرکار میسور کا درہم برہم ہو گیا فتح محمد نائک نے اُس خدمت سے استیفا دے کولار کو مراجعت فرمائی اور چندروز وہان آرام سے رہا ہنگام سکونت کولار حضرت آفریدگار نے اُسکو دو لڑکے عطا کیئے بڑے بیٹے کا نام شہباز صاحب رکھا گیا اور دوسرا ہوتی ہی مہد فنا مین سو گیا چونکہ ہمت والا نہمت فتح محمد نائک کی ہنوز جویاے نام بلند و مرتبہ ارجمند کی تھی اِس جہت سے وہ سپہدار بختیار ساتھ تمام اپنی فوج کے نئے منصب کی تحصیل کے لیئے صوبہ دار سرا کے پاس جو ایک بڑا خطہ موسیل انگریزی بر سر یرنگپتن کے اُتر واقع ہی گیا صوبہ دار قدردان مردم شناس نے اُس سپہدار نامدار کو او بر قلعہ اری قلعہ بالاپور کے منصوب فرمایا اور وہ ساتھ اپنی جمعیت کے وہان جابند و بست و انتظام مین مشغول ہوا اور چون آب و ہوا وہان کی موافق اُسکے مزاج کے آئی اپنے متعلقون اور دوابستون کو قصبہ کولار سے اپنے پاس بُلا نہایت خوشی و خرمی کے ساتھ رہنے لگا ایزد جہان آفرین نے اُسکو اِس مقام مین ایک فرزند بخت بلند عطا کیا جسکے فروغ طلعت و نورانی جبہت سے تمام خاندان درخشان و منوّر ہو گیا اور اُسکے طالع ہمایون کے شاہدون اور زایچہ میمون کی دلیلون سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ لعل شب چراغ شہریاری کے تاج کا زیب دینے والا ہوگا چونکہ آثار سرداری و ریاست اور نشان جوانمردی و شجاعت کے اُسکی پیشانی سے ہویدا اور روشن تھے اِس لئے اُسکا نام حیدر شاہ عرف حیدر علی رکھا گیا یہہ روایت عوام کی ہی جو لکھی گئی ولیکن

راویان ثقات یہہ کہتے ہین کہ شیخ محمد علی جد بزرگوار نواب حیدر علی خان بہادر جب سید پارسا کی لڑکی کو جو اشراف و رئیسون سے کولار کے تھا اپنے حبالۂ نکاح مین لایا تب اپنے متعلقون کو بالا کے کولار مین سکونت اختیار کی اِس بی بی سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام فتح علی رکھا گیا اور ایک لڑکی جو ہنوز پیدا نہوئی تھی کہ شیخ محمد علی نے اِس جہان فانی سے انتقال کیا چونکہ فتح علی نے اپنے نانا کے گھر مین تربیت و تعلیم پائی تھی بسبب ننھالی سیادت کے اُسکو میر فتح علی کہا کرتے تھے میر فتح علی بہت اوصاف نامی اور خصال گرامی سے موصوف تھا جب سن جوانی کو پہنچا فوج اپنے والد مغفور کی ہمراہ لے نواب دلاور خان حاکم سرا کے پاس گیا اور چندے اُسکی رفاقت مین عزت و احترام کے ساتھ رہا اور وہان اکثر کام شایستہ و نمایان اُس سے ظہور مین آئے آخر کو وہ سپہدار نامدار سرکردگی مین دو ہزار سپاہی اور پانسو سوار کے ممتاز ہو کر ساتھ لفظ نائک کے ملقب کیا گیا،

اتفاقاً ایک مرتبہ حاکم سرا نے میر فتح علی نائک کی تنخواہ کے مبلغ خطیر زر کی برات میر علی اکبر خان زمیندار نامدار خطۂ سرا پر لکھی، جب میر فتح علی نائک زر تنخواہ کے وصول کرنیکو وہان گیا، میر علی اکبر خان اُس قدر زر ایک مشت ادا نہ کرسکا، اِس واسطے اُس نے قطعۂ تمسّک بقیہ زر اِس قرار پر کہ چھ مہینے مین سب کا سب ادا کرونگا، میر فتح علی نائک کو لکھ دیا، ہنوز برات کی مدّت تمام نہوئی تھی کہ میر علی اکبر خان کی برات حیات پوری ہوئی، جو کچھ نقد اور جنس اُسنے چھوڑا تھا، سو سب بقیہ خراج کے بہانے سے سرا کے حاکم نے ضبط کرلیا، نائک موصوف نے میعاد معیّن پر تمسّک مذکور لیجا کر میر مرحوم کی بی بی سے بہت التماس کیا کہ اگر زر تمسّک آپ دے سکتین ہین تو بہتر ورنہ بندے کو اپنی

دامادی مین قبول کیجیے، بی بی بیچاری مصیبت کی ماری اِس بات کو فوز عظیم جان کے اپنی دختر معصومہ مجیدہ بیگم کو برسم کدبانوی نائک موصوف کے ساتھ عقد کر دیا،

مشہور ہی کہ ایّام حمل مین اِس خاتون زمانہ کو حیدر شاہ نامے درویش مستجاب الدعوات کی خدمت بابرکت مین واسطے طلب دعا کے لیگیئے تھے، اُس ولی خدا پرست غیب دان نے مژدہ پیدا ہونے فرزند ارجمند بلند اقبال، صاحب جاہ و حشمت، سکندر بخت، ارسطو فطرت، حاتم زمان، رستم دوران کا دیا اور زبان صداقت بیان سے ارشاد کیا کہ اُس بخت بلند کا نام حیدر شاہ رکھنا، چنانچہ مطابق فرمانے اُس بزرگ کے وہ طفل سکندر طالع در سنہ مقدسہ گیارہ سوانتیس ہجری موضع دیونہلّی مین جو متصل کولار کے ہی پیدا ہوا اور دروازہ فتح و اقبال کا خاندان پر اُس برخوردار سعادت آثار کے کھلا،

فتح علی سپہدار رفاقت مین حاکم سرا کے مدت تک باجمعیت تمام خورسند و کامگار رہا اور اِس عرصے مین کبھو ترقی مرتبہ اور جاہ کی حرص اُسکے دل کے گرد نہ پھری، جب نواب دلاور خان کی حکومت کے کاروبار مین فتور پڑا، تب باقتضاے ضرورت سپہدار موصوف اور خدمت کی تلاش مین سریرنگپٹن کو گیا، بخت و اقبال تو اُسکے ہمرکاب ہی تھا، راجہ میسور نے سپہدار مذکور کی رفاقت کو فخر اور جمعیت کو اُسکی فوج کے اپنا نفع کثیر سمجھکر بعہدۂ سپہداری دوہزار پیادے اور پانسو سوار جو ہمراہ رکھتا تھا، اُسے اپنی رفاقت مین رکھا، یہ روداد جو سرمایہ اُسکی تمام جاہ و مکنت اور شان و شوکت آیندہ کی تھی، سن گیارہ سو چالیس ہجری مین مطابق سترہ سو ستائیس عیسوی کے، ظہور مین آئی،

# ووف

( ۸۹ )

راجہ میسور کے خاندان مین قدیم سے یہہ دستور تھا کہ جب کوئی راجا لاولد مرتا خویش و اقربا تمام چھوتے بڑے لڑکون کو اُس راجہ کے خاندان سے دیوان خاص مین جمع کر اُن سبھون سے ایک لڑکے سہ سالہ یا پنج سالہ کو چن کر راجہ بناتے اور جبتک وہ لڑکا جوان اور ہوشیار ہوتا' وے آپ اُس راجہ صغیر سن کے نام سے سب مہمات کے کفیل اور سربراہ کار رہتے اور سب محاصل مملکت کو درمیان اپنے خاندان کے سرداروں مین تقسیم کر لیتے اور ایک شخص کو اپنے درمیان سے وزیر اور وکیل مطلق کرتے'

جب فتح علی نایک سرکار میسور مین آیا تھوڑے دنون کے بعد وہان کے راجہ نے جامۂ عنصری کو چھوڑا اور کوئی اُسکا جانشین نہ تھا' دستور سطور کے موافق ایک لڑکے کو راجہ متوفا کے خاندان سے چن کے چک کشنہ راجا اُسکا نام رکھا اور بندوبست راج کا گوراپری نند راج کو سونپا یہہ وزیر خیانت پیشہ فن و فریب کی راہ سے تھوڑے ہی دنون مین راجگی کے اقتدار کا خود متصرف ہو بیٹھا' فتح علی نایک نے اپنے حسن سلیقہ سے بخوبی سربراہ کرنے مین اُن امور کے جو سرکار سے اُس کے حوالے ہوتے تھے ایسی جگہہ وزیر کے دل مین پیدا کی کہ اُس نے انجام دینے مین تمام مہمون کے فتح علی نایک کو سپہسالار اور سب منصبدارون کا مختار کیا'

جب فتح علی نایک سنہ سترہ سو سینتیس عیسوی مین اس سرای فانی سے سرای جاودانی کو سدھارا' اُسکی فوج کی سپہداری اور حشم و خدم کی سرگروہگی میراث کے طور پر علی نایک شہباز خان اور حیدر علی خان کے ہاتھ مین جو اُسکے فرزند تھے آئی' اور یہی دونون جوان چالاک نے تھوڑے دنون مین اپنی بہادری و شجاعت کے سبب بلند نامی حاصل کی'

شروع جوانی مین حیدر علی خان نواب میر معین الدین حاکم قلعہ کرپہ کی بیٹی کو جو میر علی رضا خان کی بہن تھی سلک ازدواج مین لایا تھا اور اُسی بانوے نیک خو کے بطن سے سنہ ۱۷۴۹ سترہ سو اُنچاس عیسوی مین ایک بیٹا گرامی منش صاحب اقبال وجود مین آیا جسکا نام ٹیپو سلطان رکھا گیا ؛

حیدر علی خان کی دوسری زوجہ میر مخدوم علی خان کی بہن عزیز نگپٹن کے قاضی القضات کی بیٹی تھی جب بعد انتقال اپنے بھائی شہباز خان کے سارے مال واسباب پر اپنے باپ کے قابض و متصرف اور تمام فوج و حشم کے اُوپر بالاستقلال فرمان فرما ہوا پھر تو سب لوگ اُسکو تمام سردارون اور سپہدارون مین ممتاز سمجھنے اور حیدر علی نائک ملقّب کرنے لگے ؛

جب حیدر علی خان باپ کی جگہ سپہسالاری کے مرتبے پر پہنچا وزیر کارفرما میسور کا اُسکی عقل و کفایت پر بہت اعتماد رکھتا تھا اور وہ دلاور نامجو بھی بھاری کامون مین خوب سعی و کوشش کرکے ہر روز اپنا استحقاق زیادہ ثابت کرتا آخر حق گزاری اور شگرف کاری اُسکی وزیر میسور کے دل پر یہان تک منقش و راسخ ہوگئی کہ جو مہم پیش آتی اُس مین اسکی راے سے استصواب کرتا اور ہر لڑائی مین اُس رستم زمان کے دست و بازوے مردانہ سے مدد و اعانت لیتا ؛

اب کار گزاری حیدر علی خان کی زبان زد خاص و عام اور شہرۂ آفاق ہوگئی اور اُسکی خوش خلقی و ملاطفت کے سبب جیسے وہ عموماً خلایق کی دلجوئی مین اور خصوصاً مسلمانون کی خاطر داری مین مصروف کرتا تھا سب لوگ اُسکے دام محبّت مین اسیر ہوگئے ؛ اِس جزو زمانے مین صورت حال اس نواح کی اس طور پر تھی کہ بسبب سستی اور تزلزل کے جو درمیان سولہ سو عیسوی کے دولت بیجانگر کی بنا مین واقع ہوا تھا ؛ سب راجا اور باجگزار اس دولت کے اپنی اپنی گردن

## ووصف



بندِ بندگی اور اطاعت سے خلاص کر ہر ایک نے اپنا نام راجا رکھا اور اطاعت کے ننگ سے اپنے تئین آزاد کیا، اُن راجاؤن مین لچھمن راج نام راجا بنگلور کا بہت تونگر و مال دار اور اوپر مرز و بوم وسیع و فراخ اُتر پچھم کی طرف ملک میسور کے حکومت کرتا تھا اور علاوہ اپنے دارالملک کے جو ایک شہر محکم بنیاد اور مضبوط تھا سیون درگ کے قلعہ پر بھی جو بہت قائب اور نہایت مستحکم تھا متصرّف اور قابض تھا اُس راجہ سادہ دل نے اِس جہت سے کہ اپنے اقتدار و حشمت پر مغرور تھا اور کارپردازان میسور پر جو قدیم سے اسکے ساتھ موافقت رکھتے تھے بدگمان نہ تھا اس قدر فوج کے نگاہ رکھنے مین جو اُسکے سارے ملک کی حفاظت اور حمایت کر سکے، سستی اور غفلت کی اور انجام بد سے کچھ اندیشہ نہ کیا، جب راجہ بنگلور کی یہ غفلت سپہسالار میسور کو معلوم ہوئی وہ تو ایسی خبر ڈھونڈھتا ہی تھا اور وقت فرصت کا متلاشی رہتا تھا، کارفرمائے میسور کو ملک و مال کی طمع پر دلگرم کر سترہ سو چھیالیس عیسوی مین ساتھ جمعیت بیس ہزار مرد جنگی کے سریرنگپٹن سے واسطے تسخیر کرنے بنگلور کے کوچ کیا، بنگلور کے راجا نے جب یہ خبر پائی اپنے تئین درعین بے سروسامانی، بلائے ناگہانی مین گرفتار دیکھا کچھ تدبیر نہ سوجھی، سوا اِسکے کہ اُس قلعۂ استوار کے درمیان جا کر پناہ لے، چنانچہ ایک مہینے تک اُس مین محصور اور فوج مخالف کے آسیب سے محفوظ رہا، بعد اِس مدت کے سپہسالار میسور نے اِس شرط پر کہ راجہ بنگلور کا چار لاکھ روپیہ نقد ابھی دے اور آٹھ لاکھ روپیہ ہر سال خراج کے طور پر راجۂ میسور کو دیا کرے، قلعے کے محاصرے سے ہاتھ اُٹھا سنبھوناتھ کو اپنا نایب بنگلور مین چھوڑ مظفّر و منصور طرف میسور کے کوچ کیا، میسور کا راجا اُس روداد نصرت بنیاد سے ایسا مسرور اور خوش ہوا کہ سپہسار نامدار کا برتی تکریم و تعظیم

سے استقبال کیا اور انواع اقسام کے الطاف و اشفاق بہ نسبت اُسکے مبذول فرما ساتھ لقب بلند فرزندار جمند کے اُسے ممتاز و ملقّب کیا؛ بنگلور کے راجہ نے جب اُس بلاسے نجات پائی اور میدان کو دلیرون سے خالی دیکھا انتقام کے لیئے مستعد ہوکر نئی فوج کی نگاہداشت پر ہمّت باندھی اور ساز و سامان جنگ طیّار کرنے لگا بعد آمادہ کرے آلات طعن اور ضرب کے نقارہ بغاوت و عصیان کا علانیہ بجایا؛ اور حیدر علی خان کے نایب کو زندان مین قید کیا؛ جب یہہ خبر میسور مین پہنچی؛ فی الفور حیدر علی خان ساتھ جمعیت بیس ہزار پیادے اور سوار نیزہ گذار کے بنگلور کو متوجّہ ہوا؛ چھٹی صفر سنہ گیارہ سو ساتھ ہجری مین مطابق سترہ سو سینتالیس عیسوی کے ایک مقام پر جہان سے دار الملک بنگلور بیس میل رہتاہی راجا کی فوج سے مقابلہ ہوا؛ راجہ ناآزمودہ کار اپنی پر دلی اور نئی فوج کے بھروسے پر سپاہ پختہ کار آزمودہ کارزار میسور کے ساتھ لڑنے لگا اور اِس طرف سے بہادران شیر جنگ نے داد بہادری کی دی؛

## نظم

بہم جنگ جو دونون لشکر ہوئے ہزارون جدا تن سے وان سر ہوئے
ہوا گرم بازار رزم و ستیز ہوئی ایک برپا وہان رستخیز
ہزارون ہوئے کشتہ و خستہ بس رہی جنگ کی پھر نہ جی مین ہوس

آخرکار راجہ بنگلور کی فوج نے گھو نگھٹ کھایا اور خود راجہ اسیر ہوا؛ سپہسالار نامدار نے فرصت پاکر دار الملک بنگلور کو محاصرہ کیا؛ وہان کے لوگ محاصرے کی تاب نلا شہر کو فی الفور تسلیم کیا؛ اِسی طرح ہر اور قلعے اور پر گنے اُس

مملکت کے تصرّف مین میسوریون کے آئے سپہسار نامدار نے فتح نامہ معہ غنایم اور قیدیونکے میسور کو روانہ کیا اور کچھ فوج خاص اپنی واسطے حراست اور حمایت اُس دارالملک کے اپنے نائب سنبھو ناتھ کی سرگردگی مین متعین کی جب اِس امر سے جمعیت خاطر حاصل ہوئی تب وہ سپہسار دولت یاروہانکے دستورات مالی اور ملکی کے دریافت کرنے پر متوجہ ہوا کئی دن مین سب حال کلی اور جزوی معلوم کر ایک دستورالعمل واسطے تحصیل خراج اور باج کے مقرّر کیا اور نقل اُسکی میسور کو بھیجی وزیر میسور سعی اور کوشش سے اُس سپہسالار بختیار کے. نہایت خوش ہوا پر اِس خوف سے کہ مبادا خویش واقارب اُس اسیر راجا کے شورش اور بلوا کر کے اِس بلاد مفتوحہ کے پھیر لینے کے قصد پر لشکرکشی کرین مملکت بنگلور کو اُس سپہسالار نامجو کی وجہ تنخواہ سپاہ خاصہ مین جایداد کے طور پر لکھ دیا اُس بہادر نامدار نے اِس روداد کو غنیمت جان کر اُس ملک کی حفاظت کے لیئے جتنی فوج ضرور تھی اُس سے دوچند نوکر رکھی اور آہستہ آہستہ سرحدون کو اُس ملک کے بڑھانا شروع کیا اور قرب جوار کے راجون اور زمینداروں کو اپنا مطیع کرنے لگا اگرچہ بہ سبب ایک نئے سانحے کے جو اُن دنون ظہور مین آیا تمام قصد جو مطمح نظر اُس سپہسالار جاہ طلب کے اپنی مکنت اور شوکت کے بڑھانے مین تھے تھوڑے روزون موقوف رہے ولیکن چونکہ اقبال اُسکا یار اور بخت بیدار تھا آخر کو وے سب موانع رفع دفع ہو گئے

توضیح اِس مقال اور تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ سن سترہ سو اِکاون عیسوی مین محمد علی خان کرناٹک کا نواب جب کئی طرح کی مصیبت مین مبتلا ہوا اور چند اصاحب کی فوج نے جو اُسکا حریف غالب تھا اور جماعت فرانسیسون نے

اُسکو ترچنا پلی کے قلعے مین محصور کیا، تب اُس نے ایک سفیر اپنا میسور کے راجا کی خدمت مین بھیج کر اُس سے سپاہ و زر کی مدد مانگی سفیر کو بتاکید یہہ تعلیم کی تھی تا وہ راجۂ میسور کو امداد اور اعانت پر جس طرح ہوسکے سعی اور کوشش سے انگیز دے اور اُس دشمنی اور عداوت کو جو چندا صاحب نے اُس راجا کے ساتھ سابق مین ظاہر کی تھی اور ترچنا پلی کی حکومت کے وقت کئی محال آباد کو میسور کے مضافات سے لوٹا اور تاراج کیا تھا اور کئی مہینے تک قلعۂ کارور متعلقۂ میسور کو محاصرے مین رکھا تھا اُسے یاد دلاوے اور آخر کو یہہ کہے، اِس صورت مین مصلحت ملکداری یہی اقتضا کرتی ہی کہ جس طرح ہوسکے بیخ اور بنیاد سے اِس دونون سرکار کے دشمن کو اُکھاڑین نہین تو اگر اُس نے کرناٹک لے لیا تو بیشک تمہارے ملک پر بھی وہ ظلم جو پہلے نہین کیا کریگا، اور اُس نے سفیر کو یہہ بھی اختیار دیا تھا کہ اگر میسور کا راجا اِن انگیزون سے امداد و اعانت کی حامی بھرے تو مبلغ خطیر زر کا وعدہ او جو شرط کہ وہ چاہے قبول کرکے اُسکو بہرطور اعانت و امداد پر لاوے،

راجۂ میسور کا وزیر کہ مرد ذوفنون و عیّار اور حیلہ گری مین یکتاے روزگار تھا مدّت سے مرکوز خاطر رکھتا تھا کہ میسور کی ریاست کو بڑھاوے اور تمام پرگنون کو متعلقہ ترچنا پلی کے اُسکے مضاف کرے اس سبب سے کسی شرط کو منظور نہ کیا اور سفیر سے کہا کہ اگر نواب محمد علی خان قلعہ ترچنا پلی مع اُسکے پرگنون کے دینے کا وعدہ کرین تو البتہ اِس سرکار سے اعانت ہوگی، اگرچہ قبول کرنا اس شرط کا نواب پر شاق تھا لیکن سفیر مذکور نے باقتضاے ضرورت قبول کیا کہ بعد اسکے کہ چندا صاحب کو شکست دی جاوے اور دشمن نواب ممدوح کے ممالک محروسہ سے اُسکے نکال دیئے جاوین تب قلعہ ترچنا پلی مع پرگنجات متعلقہ اہلکاران میسور کو

تسلیم کیا جائیگا اور اس اقرار کو سوگند و حلف سے مضبوطی بخشی ؛ القصہ موافق اس عہد و پیمان کے میسور کی فوج مقام کاروری مین جمع ہوئی اور وزیر میسور نے چھہ ہزار سپاہی مرھٹون کی جماعت سے نوکر رکھ تمام حشم اور سپاہ لے شروع سال سترہ سو ترپن عیسوی مین کرناٹک کو کوچ کیا اور چھٹی فبروری کو ساتھ جمعیت بارہ ہزار سوار اور آٹھہ ہزار سپاہی کے ترچناپلی مین جا پہنچا اور اُس فوج سے جو محاصرے مین سرگرم تھی مقابلہ کیا لڑائی شروع ہوئی کوئی تو اپنے مخالف کو تیر کا ہدف بناتا اور کوئی گولی کا نشانہ کرتا کوئی کسی کی پیاس آب خنجر سے بجھاتا اور کوئی کسی کو زخم پیکان کھلاتا نوک نیزہ نے بہتون کو خاک سے اُٹھایا اور تلوار نے کتنون کو خاک پر گرایا ؛

## مثنوی

| | |
|---|---|
| سواران جنگی و مردان کار | ہوئے قائم آ کر یمین و یسار |
| ہوا گرم بازار کین و ستیز | ہوئی ایک برپا وہان رستخیز |
| جوانون کا سر تھا اور گرز گران | دلیرون کا پہلو و نوک سنان |
| تن و جان کا کچھ نہین تھا دریغ | وہان کام تھا سبکو با گرز و تیغ |
| ہوئے کشتہ جنگ آوران بیشمار | زمین خون سے اُنکے ہوئی لالہ زار |

لیکن تائید الٰہی سے میسوریون کو فتح نصیب ہوئی اور چند اصاحب نے معہ اُسکے ہواخواہ فرانسیس ہزیمت پائی اکثر تو کھیت رہے باقی بھاگ نکلے ؛ صحیح روایتون سے ثابت ہی کہ اس لڑائی مین جو ترچناپلی کے محاصرہ میں ہوئی حیدر علی خان بہادر ساتھ اپنے رسالۂ خاص کے چالاکی اور دستبرد مین تمام سپہدار اور سردارون پر فایق رہا کبھی تنہا اور کبھی تھوڑے ہمراہیون کے ساتھ مخالف

کی صف مین گھس جاتا اور نامی سردار اور مردان کارزار کو فوج دشمن کے اپنے ہاتھ سے مار کر اُنکے سرکات اپنے لشکر مین بطور نشان اپنی فیروزی کے لے آتا ایسی ایسی بہادری اور مردانگی سے زمانے مین آوازہ ناموری کا اُسکے بلند ہوا بعد مارے جانے چندا صاحب اور شکست پانے جماعت فرانسیس کے وزیر میسور نے نواب محمد علی خان سے ایفاے وعدہ کی درخواست کی لیکن نواب موصوف نے بلحاظ بے انتظامی اپنی سرکار کے اور بپاس حزم کے بھی اُس استوار قلعے کو ویسے حریف زبردست کو دینا مناسب نجانا اور عذر نادل پذیر درمیان لاکر عوض مین اُس قلعے کے چاہا کہ قلعہ مدرا کو مع اُسکے پرگنون اور پیشکش قیمتی کے دیوے لیکن میسور کے کارگزارون نے اُسکا لینا قبول نکیا آخر اُن دونون فرقون مین کہ باہم دوستی اور رفاقت کا دم بھرتے تھے دشمنی کا قدم درمیان آیا سچ ہی

**بیت**

دوستی جس مین ہی غرض کا قدم
نام مین شہد ہی او رکام مین سم

---

پہلی لڑائی حیدر علی خان بہادر کی انگریزون کے ساتھ اور سیکھلینا اُسکا اہل فرنگ کی جنگ کے اطوار اور ممتاز ہونا اُس امر مین امیران ہم عہد سے

اگرچہ تناوری و شجاعت و ہوشمندی و والاہمتی وغیرہ مین راویان حالات حیدر علی خان بہادر کے سب کے سب اِس بات پر متفق وہم داستان ہین

کہ وہ بہت قوی جثّہ و زور مند اور جوانمردی و ہمّت بلندی و ہوشیاری و چالاکی وجفاکشی مین اور دلجوئی کرنے مین سپاہ کے اور اطلاع حاصل کرنے مین دشمنان کینہ خواہ کے اخبار و اسرار پر اور اور گزیدہ صفتون مین جو ملک داری و سپہسالاری کے لیئے ناگزیر و پر ضرور ہین وہ بے مثل و یکتا تھا اور یے فضائل اُسمین بہ تمام و کمال جمع تھے ولیکن اِس خصوص مین کہ قواعد جنگ اور دشمن شکنی کے اور طریقی فتح کرنے قلعون کے اُن آلات سے جو اہال فرنگ نے ایجاد کیئے اور اسلوب حراست و طلایہ داری اور ہوشیاری روزمیدان کے جس مین فرنگستان کے لوگ خوب ماہر ہین اور اِسی سبب سے تھوڑی فوج اُنکی بڑی لشکر پر غالب ہو جاتی ہی اور یے فنون نامدار بدون ممارست اور مشاقی کے حاصل نہین ہو سکتے ہین کیونکر نواب حیدر علی خان بہادر کی ذات مین جمع ہو گیئے اور کب اور کس طرح اُسنے سیکھے اختلاف رکھتے ہین فارسی وقایع نگار تو اِس بات مین کچھ بھی بیان شافی نہین رکھتے لیکن ملّا فیروز صاحب فتوحات برطنیہ در ممالک ہندیہ جسکی روایتون کا سلسلہ حقایق نگاران انگریزی کو پہنچتا ہی اِس طور پر لکھتا ہی،

## مثنوی

| | |
|---|---|
| زگاہ مسیحا شمارہ ز سال | چو شد ہشت با بیست برغین و ذال |
| زمادر جدا گشت آن نامور | شدہ شاد زان پور فرخ پدر |
| چو مہ تاقت ز و فرہٗ پہلوی | درا نام بنہاد حیدر علی |
| بہ پرورد تا شد ز خوردی بزرگ | بہ رزم و بہ پیکار کردن سترگ |
| دہ و بیست سال چو شد نامور | سوی فلچری شد بہ گفت پدر |

بہمراہ او بود پنجہ سوار    دو صد ہم پیادہ ورا بود یار
کہ بودہ فرانسیس را یار جنگ    پدید آورد رسم وراہ پلنگ
رسیدہ بدانجا یگہ سرفراز    بیاسودہ از رنج راہ دراز
بہ دیدار آن شہر بنہادہ روے    بدیدہ دژ و بارۂ و شہر و کوے
زبس گونہ گون ساز و سامان جنگ    ہمان راہ و آئین جنگ فرنگ
سپہ دیدہ ہر روز در مشق کین    فراوان شگفتید و کرد آفرین
درخشان چو آئینہ آلات حرب    ہمان راہ و آئین پیکار و ضرب
چو بیدار بد بخت ہشیار مرد    پسندید آن رسم وراہ نبرد
خود و لشکر خویشتن نامور    دل و جان بپرداختہ از خواب و خور
ہنرہا کہ آید گہ کارزار    دلیران پیکار جو را بکار
یکایک بیاموختہ آن ہنر    بہ پیش فرانسیس پرخاش خر
چنان شد کہ در ہند از ہندیان    نہ بد کس کہ با او بہ بند میان
مر آن را کہ یاور بود کردگار    گزیند ہمہ نغز و شایستہ کار
ندارد ز آموختن ہیچ ننگ    اگر رفت باید بہ چین و فرنگ
فرومایہ مردم شود از ہنر    گرامی تر از کان گنج و گہر
خداوند سازد ہنر بندہ را    سر افراز مرد سر افگندہ را
ہنر بے نیازی دہد از نژاد    کسے از نژادش نیارد بیاد
اگر شاہزادہ بود بے ہنر    بہ ننگ آورد دودمان پدر

---

اور مسٹر چارلس اسطوارٹ تذکرے مین نواب حیدر علی خان اور ٹیپو سلطان کے جس سے تلے اوراق ترجمہ کیئے گئے اس طرح لکھتا ہی کہ حیدر علی خان بہادا

# ووصف



نے پہلی لڑائیون مین جو وہ بہادر مسٹر لارنس اور کالیو سے لڑا سب ہنر اور دیدہ وری کو امور جنگ آوری مین سیکھے تھے جنکے سبب اُن سردارون اور رئیسون پر ملک دکھن کے جو اِسکے بعد اُس سے لڑے مظفّر و منصور ہوا اور قتل عام کرنے پر دو پلٹن انگریزی کے ایکبار جنگ مین قادر ہوا اور مقابلہ کرنے پر ساتھ تمام افواج ہندیہ برطنیہ کے میدانِ جنگ مین دلیر اور توانا سترھوین تاریخ ماہ آگسط سنہ سترہ سو چوّن عیسوی مین ترچناپلی کے پاس ایک بڑی لڑائی انگریزون اور فرانسیسون مین واقع ہوئی جس مین دونون فریقون نے اپنے اپنے خیرخواہون کی فوج بھی مدد کو بلائی تھی اِس لڑائی مین حیدر علی خان سپہسالار نے (جسکو مسٹر ادم سب دکھن کے سردارون مین بہتر لکھتا ہی) جب یہ دیکھا کہ بھیڑ و بنگاہ لشکر انگریزی محض بے پناہ اور بدرقہ سے خالی ہی ایک ٹولی کو اپنے سوارون سے یہ حکم دیا کہ سوارون پر مخالف کے جو ہراول فوج انگریزی کے ہین حملہ کرے اور اُنکو لڑائی مین مشغول اور غافل رکھے اور خود ساتھ ایک رسالہ سواران چابک و چست کے گھوڑے اُٹھا رستے اور مقابلے سے کترا پھیرکھا غنیم کو بھلاوے مین ڈال جند اول پر فوج انگریزی کے پیچھے سے آکر مار دھاڑ شروع کی اور آشوب قیامت اُس فوج مین برپا کیا پینتیس چھکڑے ہتھیار اور ساز و سامان جنگی اور آذوقے سے بھرے ہوے لوٹ لایا جب دونون فریق جنگ جوے فرنگستان (یعنے فرانسیسون و انگریزون) مین تھوڑے دنون کے بعد صلح و آشتی درمیان آئی اور لڑائی بھڑائی کا دروازہ بند ہوا کچھ روزون تک آثار بہادری و دلاوری میسوریون کے جو ہوا خواہ فرانسیسون کے تھے اور بناچار نتایج پردلی نواب حیدر علی خان بہادر کے جو اُن کا سپہسالار تھا ظہور مین نہ آئے آخرکار وزیر میسور بہ سبب عہدشکنی نواب

محمد علی خان کے جیسا کہ اوپر لکھا گیا اُسکی دوست داری و ہوا خواہی سے کنارہ اور انتقام کشی مین مستعد ہو کر تسخیر کرنے پر قلعہ ترچناپلی کے ہمّت باندھی اور بہت دنون تک اُسکو محاصرے مین رکھا لیکن بہ سبب ذوفنونی نواب ممدوح اور مددجماعت فرانسیس کے جو بعد برہم ہو جانے کاروبار چندا صاحب کے ہوا خواہ نواب محمد علی خان کے ہو گئے تھے محاصرے کی مدّت بڑھ گئی اور ہنوز کچھ فائدہ اُسپر مترتّب نہ ہوا اِسی درمیان مین ناگاہ وزیر میسور کو یہ خبر وحشت اثر پہنچی کہ مرھٹّون نے بڑی فوج لیکر میسور کی سرحدون پر تاخت کر فتنہ و فساد اُس ملک مین برپا کیا ہی اور روپے چاہتے ہین کہ میسور کی مملکت پر ایک خراج سالانہ مقرّر کرین بہ حکم ضرورت اُسنے اِس مہم سے ہاتھ اُٹھا معہ لشکر میسور ترچناپلی سے میسور کو کوچ کیا اور سرداری چند اول فوج کی نواب حیدر علی خان بہادر کو دی اور کہا کہ حدود میسور مین لشکر کے پہنچتے ہی اپنی فوج کے ساتھ جلد ڈنڈیگل کو جو ایک محال ہی دکھن کی طرف سریرنگپٹن کے روانہ ہووے اور اعادی کی غنیمت اور ناراج سے اس نواح کو بچاوے جب وہ وزیر باتدبیر دار الملک سریرنگپٹن مین پہنچا راجہ میسور کو جو کتنے روز دنون سے ایّام غیر حاضری وزیر مین خود تمام کاروبار ریاست کا متکفّل ہوا اور تھوڑی سپاہ سے جو میسور مین تھی دار الملک کو محفوظ رکھا تھا دشمنون کے حملون سے بہت پریشان و سراسیمہ پایا اسواسطے آراے کارگزاران دولت میسوریہ کی اس پر متّفق ہوئی کہ سپاہ کینہ خواہ واسطے دفع کرنے مرھٹّون کے تعین کی جاے لیکن چون سپاہ نے کئی مہینے کی تنخواہ نہین پائی تھی اِسلیئے سرکشی اور بغاوت پر مستعد ہوی اور بے تنخواہ پاے اُس مہم پر جانے سے اِبا کیا آخر بہت بحث و تکرار کے بعد جب باقی تنخواہ کے روپیے کا سرانجام کیا گیا اور سپاہ راضی ہوگئی وزیر میسور نے اپنی فوج کے سب سردارون

کی طرف خطاب کرکے کہا کہ کون ایسا صاحب ہمّت و دلاور تم مین سے ہی
جو بیڑا مرہٹون سے لڑنے اور کینہ کشی کا اُن سے اُٹھاوے چونکہ مرہٹے
کی بھاری تھی اور جس قدر فوج مقابلے اور مدافعے کو متعین ہوئی تھی قابلیاں کسی
شخص نے اُس مہم کے سر کرنے کا بیڑا نہ اُٹھایا آخرکار حیدر علی خان بہادر
جو واسطے محافظت سرحد جنوبی مملکت کے بھیجا گیا تھا اور اُسکی جرأت اور جلادت
پر اُس عہد مین بہت اعتماد تھا اِس مہم کی کفایت کرنیکو بلایا گیا، وہ شیر دل
تو ایسے کام کا جس مین جوہر مردی و شجاعت کا اُسکے نمایان ہو خود خواہان
اور رستاشی رہتا تھا اِس پیام نصرت انجام کو سنکر جلد دار الملک سرینگاپٹن
کو روانہ ہوا اور پہنچتے ہی سپہسالاری پر اُس فوج کے جو مرہٹون کے دفع کرنے کو
متعیّن ہوئی تھی ممتاز اور سربلند ہوا ولیکن اِسی عرصے مین اپریل کے
مہینے سنہ سترہ سو چھپن عیسوی مین مرہٹے پُر متّصل دار الملک میسور کے آکر
ارکان دولت میسوریہ کو ایسا تنگ کیا تھا کہ اُنھون نے اِس شرط پر
کروے ایذا و اضرار سے وہان کی رعیت کے دست بردار ہو اپنے ملک کو
پھر جاوین بیس لاکھ روپیے نقد دیکر اُس بلا کو دفع کیا اگرچہ نواب حیدر علی خان
بہادر بعد سرفراز ہونے منصب پر سپہسالاری کے مصدر کسی امر نمایان کا نہوا
کیونکہ کام کا وقت جا چکا تھا تب بھی اُن جھتونسے کہ اُسنے اِس منصب
سپہسالاری کو بطیب خاطر اختیار کیا اور اُسکے سرانجام دینے و اہتمام کرنے
مین جلد آمادہ ہوا تھا او رقبل اس واقعہ کے اُسنے آداب و قواعد میدان جنگ
ایجاد کروۂ اہل فرنگ کو فرانسیسون سے سیکھے اور سب سپاہ میسوریہ کو تعلیم کر
برتی مہمون اور بھاری کامون کے لایق بنایا تھا سبھون کے نزدیک معزّز و محترم تھا،
اُسی سال کے آخر مین محفوظ خان بڑے بھائی نواب محمد علی خان صوبہ دار

کرناٹک سے سرکشی اور تمرّد کی راہ سے خطّہ تینوالی پر جو ایک پرگنہ جنوبی بہرہ زمین جزیرہ نماے ہندوستان سے ہی قابض و متصرّف ہوا اور اُسنے دولت میسوریہ کے کارگزارون سے مدد چاہی اگرچہ اِس مقام مین روایت مساعدت نہین کرتی کہ دولت میسوریہ کی طرف سے نواب محفوظ خان کی اعانت و امداد عمل مین آئی یا نہین لیکن اکطوبر مہینے سنہ سترہ سو ستاون عیسوی مین نواب حیدر علی خان اپنی فوج لیکر محال ڈنڈیگال مین گیا اور بعد ایک مہینے کے وہان سے طرف دکھن کے تاخت کی اور شولاونڈن کے قلعہ کو تسخیر کر محال مدرا مین جو قریب محال تینوالی کے اُتر طرف ہی گیا، لیکن اِس مقام مین بعد تھوڑے روز کے محمد یوسف نے جو کمیدان تھا انگریز کے لشکر کا حملہ کر حیدر علی خان کو ڈنڈیگال کی طرف پھرایا اِس محل مین سپہسالار فوج میسور نے ایک جماعت فرانسیسونکے ملنے کا سال آیندہ تک انتظار کھینچا جب وہ جماعت اُسکے ساتھ آملی شہر مدرا اور مضافات پر اُسکے دوڑ ماری اگرچہ آخر ماہ جنوری سال سترہ سو اٹھاون عیسوی مین ایک فوج جماعہ فرانسیسونکی معہ منصبدار موشیر اشترک شہر ڈنڈیگال مین پہنچی لیکن اس سبب سے کہ مرہٹے پھر میسور پر تاخت کر تمام ملک کے خراج کی چوتھ طلب کرنے لگے اور دولت میسوریہ سے حیدر علی خان بہادر کو یہ خط پہنچا کہ وہ تسخیر کرنا بلاد دور دست کا بالفعل ملتوی رکھ جلد دار الملک سرینگپٹن کو جس مین مرہٹے قسم قسم کے ظلم و بیداد کر رہے ہین متوجّہ ہو اُسکی محافظت اور حمایت کرے، حیدر علی خان اپنے قصد سے باز رہکر ساتھ جماعت فرانسیس اُن حدود کے جو جلد قصد اپنے لشکر سے ملنے کا جسنے اُن دنون مین قلعہ ترچناپلی کو سخت محاصرے مین گھیر رکھا تھا رکھتے تھے کوچ کیا،

پرنواب حیدر علی خان بہادر کے سریرنگپٹن مین پہنچنے کے پہلے ہی معاملہ مرھٹون کا یون طی ہو چکا تھا کہ کارگزاران دولت میسوریہ نے کچھ روپی نقد اور کچھ اشیاے قیمتی اُن کو دیکر اُن سے جنس امان اور رایسی کی خرید کرلی تھی اور جب نواب حیدر علی خان دارالملک مین داخل ہوا سب طرح مرھٹون کے فسادسے اطمینان حاصل ہو چکا تھا تب اُس سپہسالار نام جو نے واسطے نظم ونسق امور خطّہ بنگلور کے جو اُسکی خاص جاید اد تھی اور بہ سبب اُسکی غیر حاضری کے وہان بہت سی بے انتظامی پیدا ہو گئی تھی بنگلور کو روانہ ہوا ؁

### تحریض کرنا حیدر علی خان بہادر کا دستور میسور کو تسخیر پر چک بالاپور کے اور لشکر کشی کرنا اُسپر اور فتح پانا اور نئی فوج کو نوکر رکھ اپنی جمعیّت کو بڑھانا ؁

بعد چند روز کی اقامت کے بنگلور مین اُس سپہسالار پردل نے جو عزم و رزم کا دوست و آرام و راحت کا دشمن تھا ایک فتح تازہ کی راہ وزیر میسور کو دیکھائی ؁ اور اسطرح اُسکو تحریض کر فوج کشی پر مستعد کیا کہ اس فتح سے جو میرے خاطر مین مرکوز ہی خزانہ دولت میسوریہ کا وسیع اور خزانہ اُسکا جو بہ سبب خرچ ہونے مبالغ خطیر کے آرکات کی لڑائی مین اور اِس صرف بیجا سے جو مرھٹون کو لقمہ دو بارہ دینے مین خالی ہو گیا ہی معمور ہو جائیگا ؁ وزیر میسور کو نواب حیدر علی خان بہادر کی ان باتون نے بھلاوے مین ڈالا اور اُسنے اِس بات کی تہ کو نہ سمجھ طمع زور سے اُسے بے تامّل قبول کرلیا ؁

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ ستّر میل کی مسافت پر بنگلور کے پچھم اُتر

ایک خطّہ چک بالاپور ( یا کوچک بالاپور ) نام واقع ہی اور یہہ خطّہ ایک سر زمین دل چسپ سبز حاصل زرخیز ہی جاسوسون نے سپہسالار نامدار کو یہہ خبر پہنچائی کہ نراین شوامی نام وہان کا راجہ بہت مالدار اور خداوند نعمت بسیار ہی اور باوجود اِس قدر نعمت و ثروت کے ہمّت اور جرأت سے جس سے وہ اپنی حراست و حفاظت کرسکے بالکل بے نصیب اور محروم سپہسالار جاہ طلب نے بہ مجرّد سننے اِس اخبار مسرّت بار کے قصد تسخیر اِس خطّے کا اپنے دل مین مصمّم کیا اور وزیر میسور کی راے سے ایک جمعیّت شایستہ سپاہ میسوریہ سے چنکر سنہ سترہ سو آٹھاون عیسوی مین بنگلور سے کوچک بالاپور کی طرف کوچ کیا اور قبل اِسکے کہ اُس خطّے کے راجہ کو اُسکی عزیمت پر اطّلاع حاصل ہو دفعتاً اُس خطّے مین جاپہنچا راجہ بیچارہ پہلے تو نندی درگ کے قلعہ مین جا گھسا پھر دو روز کے بعد افواج میسوریہ کے محاصرے کی تاب نہ لا قلعہ سے بھاگ گیا اور سارا مال اور اسباب وہین چھوڑ دیا سپہسالار نامدار وہ سب اپنے قبضے مین لا اُس مین سے کتنی نادر چیزیں ساتھ فتح نامہ کے دار الملک میسور کو بھیجین اور بقیّہ اموال سے ایک حصّہ تو سپاہ پر بطریق اِنعام تقسیم کیا اور باقی اپنی سرکار خاص مین رکھا اور اپنی طرف سے عامل کارگزار واسطے بندوبست کے اُس تمام علاقون مین متعیّن اور مامور کر اُس نواح کو اپنی جاید اد قدیم مین منضاف کیا نواب حیدر علی خان بہادر نے جب وضع زمانے کی اس طور اپنے موافق پائی اور فلک کو یار دیکھا اور اپنی سعی اور کوشش کے پودھون کو ناموری کے باغ مین میوے خوش گوار کے ساتھ پھلتے پایا تب اپنی ریاست کے احاطے کو بڑھانا چاہا اور ممالک مفتوحہ کی حفاظت کے بہانہ سے سپاہ قدیم کی جمعیّت کو فوج نونگہداشت سے زیادہ کی اور

## وصف

( ۷۰ )

ایک رسالہ نیا ایسے اشراف سواروں سے جنگی وفاداری اور بہادری قابل اعتماد کے ہو بھرتی کر اپنی خدمت خاص مین رکھا ؑ

حسد کرنا وزیر میسور کا اُس سپہسالار دولتیار کی عزّت و
شان دیکھکر اور کُوا کھودنا اُسکی راہ مین اور آپ ھی
کرنا اُس مین اور پہنچنا سپہسالار کامگار کا مرتبہ جلیلہ
وزارت پرراے میسور کے اور تصرّف کرنا امور معظّمہ پرراج کے

جب خبر فتح اِس مہم کی جو سپہسالار بختیار سے ظہور مین آئی وزیر کو پہنچی خواب غفلت سے چونکا اور راجہ میسور کو اِس طور پر اغوا کیا کہ یہہ سپہسالار حریف پرکار ہی لطایف الحیل اور فریب سے اُسکو دارالملک سریرنگپٹن مین بلاکر قید کیا جاھئے چنانچہ بموجب اِس تجویز کے پیشگاہ دولت میسوریہ سے ایک اشتیاق نامہ بھرا ہوا انواع اقسام تعریف اور تملّق سے اُس سپہسالار یگانہ کی خدمت مین اُسکے تشریف لانے کے واسطے بھیجا گیا نواب حیدر علی خان بہادر تو اُمرا اور وُزراے روزگار سے عموماً اور مکر و فریب سے وزیر و راجہ میسور کے خصوصاً سابق سے آگاہ و واقف تھا اور اِسی واسطے بحکم احتیاط اور حزم کے ایک اخبارنویس تیز ہوش کو اوپر بیش قرار مشاہرہ کے اپنی طرف سے خفیہ میسور مین متعیّن کر رکھا تھا تا ہمیشہ وہان کی خبر لکھتا رہے چنانچہ اُس نامہ خریعت ختامہ پہنچنے کے آگے ہی اُس خفیہ اخبار نویس نے وزیر کی مکّاری کو اور حضور طلبی کے باعث کو نواب حیدر علی خان پر ظاہر کر دی تھی اس سبب سے اس بہادر نے نامہ پاتے ہی

بعد غور اور تدبیر کے بالا پور سے بنگلور کو کوچ کیا اور وہان پہنچ کر تمام اپنی فوج
کو جمع کر متوجہ دار الملک سریرنگپٹن کا ہوا اور جب منزل مقصود کو پہنچا حوالے
شہر مین مقام کر شام کے وقت ساتھ چند بہادر سپاہیون کے جن پر اعتماد کامل
رکھتا تھا وزیر کی ملاقات کو گیا اگرچہ وزیر پختہ کار نے سپہسالار نامدار کے پہنچنے سے
پہلے اُسکے پکڑنے اور قید کرنے یا مار ڈالنے کی بہت سی تدبیرین کر رکھی
نہین لیکن جب وہ نامدار وہان پہنچا کچھ اُس سے بن نہ آئی سب اُسکا اندیشۂ خام
اور سودا ناتمام رہگیا سچ ہی جس کو خداوند علی الاطلاق شوکت و شکوہ مین
یگانۂ آفاق بناتا ہی ہر ایک روباہ منش اور خدا بعت پیشے کا خدع اور مکر اُسکے
آگے پیش نہین جاتا بلکہ وہی مکر وفریب اُسکی ترقّی کا باعث ہوجاتا ہی الغرض
نواب حیدر علی خان بہادر اُس سے رخصت ہو اپنے خیمے مین داخل ہوا
اور فرصت وقت جاتی رہی جب اُس وزیر پر تزویر نے دیکھا کہ اول ملاقات مین اُسکی
بدسگالی کا منصوبہ عمل مین نہ آسکا اور مرکوز خاطر نے اُسکے کچھ ظہور نہ پایا
بار دیگر یہہ چاہا کہ دوسری ملاقات مین پھر اِسی طرح کا بساط مکر اُس سکندر
طالع کی راہ مین بچھاوے اور اپنے حریف غالب کو مات کرے لیکن دوست
ہواخواہ اِس سپہسالار نامدار کے جو اُسکے دربار مین تھے اُس
راز سربستہ سے واقف ہوگئے اور فوراً پیش از وقوع اُس مکر وفریب
کی اطّلاع اُس رستم وقت کو پہنچائی اگرچہ وہ دلاور نامدار بد اندیشی سے وزیر
مکّار کے اِس واقعہ کے پہلے ہی خبردار ہو چکا تھا تو بھی پختہ کاری کی راہ
سے تجاہل عارفانہ کر اُس حال کو سنکر بہت متعجّب ہو حیرت کی راہ سے
کہا کہ ایسے عاقل و نیک خواہ سے ایسے اندیشے تباہ کد سزاوار تھے
تب اپنے رفیقون اور مشیرون سے مشورہ لے یہہ عزم جزم کیا کہ

( ۷۷ )

وزیر خیانت پیشہ کو اوج وزارت اور کامگاری سے حضیض معزولی اور خواری مین ڈالے ؛

بعد چند روز کے وہ سپہسالار واسطے ظہور مین لانے اپنی عزیمت کے ملاقات کے بہانے وزیر کے گھر گیا ایک ٹکری کو اپنی سپاہ سے تو اُسکے دروازے پر بٹھا دیا اور تھوڑے سے بہادر سپاہی جو تمام فوج مین دلاوری اور جالاکی مین منتخب تھے ساتھ لیکر وزیر کے مکان مین جا بے لڑے بھڑے اُسکو قید کرلیا اور ایک جماعت کو اپنی سپاہ سے واسطے گھیر لینے راجہ میسور کی دولتسرا کو بھیجا راجہ میسور نے اِس واقعہ سے کچھ تنگدلی اور پریشانی کو اپنی خاطر مین راہ نہ دیا بلکہ نواب حیدر علی خان بہادر کو بُلا کر بہت اِعزاز و اکرام سے ملاقات کی اور سرِ دربار یہہ فرمایا کہ چلن نندوراج کی تھوڑے روزون سے ایسی راہ راست و اعتدال سے منحرف ہوگئی تھی اور کئی کام خلاف مرضی اُسنے ایسے کیئے تھے کہ پیش نہاد میری خاطر حق گزین کے یہی تھا کہ وہ معزول ہو اور ایسے سپہسالار کفایت پیشے کو عہدۂ وزارت سونپا جاوے الحمد للہ کہ اِس مُہم نے بے مداخلت اِس نیازمند درگاہ احدیت کے نیک سرانجام پایا اب کمال خوشی اور رضامندی سے مین چاہتا ہون کہ حکومت کا اختیار اس سپہسالار کارگزار سلیقہ شعار کو سونپون جب نواب حیدر علی خان بہادر نے میسور کے راجہ کو اِس واقعہ مین یون ترسان لرزان پایا زبان ملاطفت پرور کو واسطے دلجوئی راجہ کے کھولا اور مراتب محبّت و ہواخواہی کو اپنے اچھی طرح اُسکے ذہن نشین کیا اور کہا کہ اگر وزیر پرتزویر میری جان کا قصد نہ کرتا تو مین ہرگز مصدر اِس شورش اور اُسکی ایذا رسانی کا زنہار نہ ہوتا آخر نواب حیدر علی خان بہادر نے وزیر کو معہ اُسکے دونون لڑکون کے قلعہ میسور مین مقیّد

کر وظیفہ شایستہ اُن کے واسطے مقرّر کر دیا چنانچہ وہ بیچارہ تیرہ برس تک بعد مبتلا ہونے اِس نکبت اور وبال کے قید حیات مین تھا آخر کو انتقال کیا؛

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب حریف کو اپنے جہل خانہ مین بھیجا تمام مناصب جلیلہ پر دولت میسوریہ کے خود متصرّف ہوا سب ملکی اور مالی کام کو اپنی تجویز اور راے سے انجام دینے لگا بعضے زمیندار اور راجاؤن نے جو دارالملک سے مسافت بعید پر تھے اُسکی اطاعت سے سرکشی کی اور اُسکی حکومت اور اقتدار پر معترف نہ ہوئے لیکن اِن سب کی ناخوشی کو وہ کچھ حساب مین نہ لاتا تھا اور اِس نافرمانی کی کچھ وقعت اُسکے نزدیک نہ تھی کیونکہ سنہ کے مہینے سال سترہ سو ساٹھ مین جب موشیر لالی حاکم پانڈیچیری نے اُس نواب صاحب اقتدار سے اِس طور پر درخواست کمک کی کی تھی کہ وہ فوج وظیفہ پرور اپنی معہ توپ خانے کے جو تحت حکم اُسکے بھائی میر محمد وم علی خان کے تھا واسطے مدد فرانسیسون کے بھیج دے اُس نواب عالیقدر نے اپنے دست و بازو سے مردانہ پر اعتماد کر کے بہت فوج مدد کو اُسطرف روانہ کر صرف تین سو سوار سے جو ہمیشہ واسطے حفاظت اور حمایت اُس عالی جاہ کے ہمرکاب رہتے تھے بہت دنون تک مقام دریا دولت باغ مین جو تین میل کے فاصلہ پر قلعہ سریرنگپٹن سے واقع ہی اقامت کی؛

روانہ کرنا نواب حیدرعلی خان بہادر کا میرمخدوم علی خان
کو توپ خانے سمیت واسطے اعانت فرانسیسون کے قلعہ پانڈی
چیری کی طرف اور تصرّف کرلینا انگریزون کا اُس قلعہ کو
اور ناکام مراجعت کرنا مخدوم علی خان کا وہان سے اور اِس
جہت سے اُسکا پہلے موردِ عتاب نواب بہادر کا ہوجانا اور پھر
فرانسیسون اور منصبدارون کی شفاعت سے سرفرازی پانا ؏

سترہ سو ساٹھ عیسوی مین جب نواب حیدر علی خان بہادر سطوت و یغماگری
سے مرہٹون کی اپنی مکنت و اقتدار کی حمایت وحفاظت مین مشغول تھا پانڈے
چیری اقامت گاہ جماعت فرانسیسون کی انگریزون کی صولت سے بڑے
خطرے مین تھی جب موشیر لالی وہان کے حاکم نے اُس سے کمک طلب کی
نواب حیدر علی خان بہادر نے سات ہزار مرد جنگی سوار اور پیادے توپخانے
سمیت بسرکردگی میرمخدوم علی خان اُسطرف کو روانہ کیا میرموصوف نے اثنائے
راہ مین ایک جمعیّت کو فوج انگریزی کے جو اُسکی فوج کو ندّی کے اُترنے
سے مانع ہوئی تھی پیچھے ہٹا دیا اور حوالی پانڈیچیری مین پہنچکر دو مہینے تک
وہان اقامت کی اور اسی عرصے مین کئی مرتبہ اپنی سپاہ قلعے کے درمیان واسطے
حمایت قلعے کے بھیجی اور بارہا موشیر لالی کو تحریض کی کہ قلعے سے نکل میدان
مین صف باندھ کر انگریزون سے لڑے لیکن اسکے دل پر ایسا انگریزی فوج کا
رعب غالب ہو گیا تھا کہ میرمخدوم علی خان کی تحریض اور اُسکی اپنی سپاہ
کی دل دہی اور انگیز نے مطلق فایدہ نہ بخشا آخرکار نامردی و جبن کے باعث
ویسے مضبوط قلعے کو انگریزی فوج کے سردارون کو تسلیم کر وہان سے چلا گیا؏

جب میر مخدوم علی خان نے یہ حال دیکھا لاچار وہان سے پھر کر بنگاور کو گیا اور سب فرانسیسی سواروں کو جو سیوس آلن هیوکل کے رسالے مین تھے اور تمام اہل حرفہ اور پیشہ ورون کو جو وہان رہتے تھے ساتھ لے گیا آنا اُس جماعت فرانسیسیہ کا واسطے نواب بہادر کے نوع عظیم تھا جنکے سبب اُسکی فیروزی اور نیک سرانجامی زیادہ ہوئی اِسواسطے کہ اکثر اُن پیشہ ورون سے زرد و جوشن بنانے والے اور لوہار اور صیقال گرو بڑھی تھے جن کو فرانسیس واسطے توپخانے اور سلاح خانے پانڈیچیری کے بڑی تلاش سے بہت زر خطیر خرچ کرکے لے آئے تھے چونکہ نواب موصوف قوم فرانسیس سے بہت خوش گمان اور اُنکی چالاکی و دلیری کی بہت تعریف کیا کرتا تھا اِسواسطے اُنکے آنے اور داخل ہونے سے اُسکی سپاہ مین بہت شاد ہوا اور زیادہ اِس جہت سے کہ اُن فرانسیسون کے ساتھ ایک جماعت پیشہ ورون کی تھی جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا اگرچہ نواب بہادر آنے سے اس جماعت فرانسیسون کے بہت خوش ہوا تھا لیکن اس جہت سے کہ میر مخدوم علی خان پانڈیچیری سے ناکام پھر آیا اور کچھ کام نکیا بہت ناخوش ہوا اور خان موصوف کے ساتھ نہایت سرد مہری سے ملاقات کی اور مورد عتاب کرکے یہ کہا کہ کیون کام کو ناتمام چھوڑا اور پانڈیچیری کی کمک سے ہاتھ اُٹھایا اور غایت طیش سے قبل اِسکے کہ اُس سے کچھ جواب سنے اُسکو سپہسالاری کے منصب سے معزول کر سواران سرسری کے جرگے مین داخل کیا اور فرمایا کہ اصلا یہ شخص لیاقت حکومت اور سپہسالاری کی نہین رکھتا ہی جب نواب نامدار نے اپنے برادر نسبتی کے ساتھ یہ سلوک کیا سب لوگ حیران ہو گئے اور جتنے منصبدار اور سپاہی جو پانڈیچیری کی مہم مین میر مخدوم علی خان کے ساتھ

روف



تھے بہت غمگین و دلگرفتہ ہوے اُن مین سے بہتون نے اور اُن فرانسیسون
نے جو تازہ وارد تھے میر مخدوم علی خان کی شجاعت کی چونکہ اس رستم
نامدار کا یہہ دستور تھا کہ اگرچہ کسی امر ناشایستہ پر کسی سے ناخوش ہو جاتا
لیکن انصاف سے ہرگز عدول نکرتا تھا اِسی سبب سے جب اُن رفیقون کو
تبریہ و اظہارِ بے قصوری مین خان مذکور کے متفق پایا میر مخدوم علی خان کی
فوج کے سب منصبدارون کو بُلا کر راہ و روش خان موصوف کی اور تمام
کیفیت مُہم پانڈیچیری کی اچھی طرح اُنسے پوچھی سب نے ایکدل و ایک زبان
میر مخدوم علی خان کی پردلی اور عقل کی تعریف کی اور کسی طرح کا قصور اُسکا
اُس مُہم مین بیان نہ کیا بعد تحقیق ہونے اِس امر کے نواب بہادر نے حکم کیا کہ
سواری خاص معہ تمام ساز و سامان شوکت اور توزک کے جلد طیّار ہو حکم پاتے ہی
جھٹ پٹ فیلخانے سے ہاتھی تھنسان زردوزی جھولین پڑی ہوئین جڑاؤ
عماریان طلائی ہودے گدیان باناتی مخملی کھنچی ہوئین آکر در دولت خانے پر جھومنے
لگین اور اصطبل سے ترکی تازی گھوڑے پوزی پٹے دمچی ہیکل جھبے نقرۂ طلائی
مرصّع کار سے آراستہ جڑاؤ کاٹھی کار چوبی چارجامے کھنچے ہوئے آنے لگے
سوارون کے غٹ کے غٹ رستون پر آکر کھڑے ہوگئے اور پیادے برقنداز
اپنی اپنی وردی رنگ برنگ کی پہنے ساز سنگر لگائے بند و قین لئے تلوارین
پرتلون مین ڈالے ہوے در دولت سرا پر جمع ہوے اور نقیب چوبدار عاصے بردار
طلائی و گنگاجمنی عاصے سونٹے ہاتھ مین لئے حاضر الغرض نواب حیدر علی خان بہادر
اِس شوکت و توزک سے ساتھ کوکبہ پر شکوہ و شان کے اپنے
رفقا و ارکان دولت سمیت میر مخدوم علی خان کے گھر اُسکی ملاقات کو سوار
ہوا تھوڑی ہی دور سواری گئی تھی کہ بازار کے درمیان خان موصوف

کو پیادہ جاتا دیکھا نظر پڑتے ہی فی الفور نواب قدر شناس ہاتھی سے اُتر خان موصوف کو آغوش شفقت مین لے کئی مرتبہ بدل معانقہ کیا اور یہہ کہکر اُسکی دلجوئی اور اپنی طرف سے معذرت کی کہ تمہارے ہوا خواہونکی تقریر سے اب مجھپر ثابت ہوا کہ عتاب میرا آپ پر بیجا تھا اِس لیئے مین تمہارے یہان معذرت کے لئے چلا تھا اب جو مین نے تم کو رستے پر بازار مین پایا بہت خوش ہوا اِس لئے کہ یہہ اعتذار بر سر بازار تمہاری بے قصوری سب لوگون کے نزدیک ظاہر کردیگا تب نواب قدردان مہرپرور نے خان موصوف کو اپنے خاص سواری کے ہاتھی پر سوار کیا اور خود اپنے خاصے گھوڑے پر سوار ہو سب کو کبہ اور توزک سواری معیت اُسکے ہاتھی کے آگے آگے جاتا تھا اور سب لوگ اور سپاہ پیچھے چلی آتی تھی نواب بہادر کے اِس رفع ملال اور صفائی سے ساتھ میر مخدوم علی خان کے سب لوگ نہایت خوش ہوئے ؛

اگرچہ اِس غضب اور رضامندی سے بہ نسبت میر مخدوم علی خان کے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ عادل زمان راہ انصاف و عدل پر چلتا اور ظلم و جور سے اعراض کرتا تھا لیکن حقیقت حال یہہ ہی کہ اِسطرح کا خطاب اور عتاب اُسکا مصلحت پر ملک داری اور سپہ سالاری کے متضمّن تھا اِسواسطے کہ چون دل اُسکا جاہ طلب و اقتدار دوست تھا اور سر کو اُسکے تاج داری اور کشورخدیوی کی آرزو تھی پس یہہ عتاب اُسکا بموجب مضمون اِس مصرع کے ؛

ای در بتو می گویم دیوار تو ہم بشنو ؛

سب منصبداروں کے لیئے ایک تعلیم تھی تاکہ وے سب اِس بات کو خوب یاد رکھین کہ جب اُس نواب ذی اقتدار نے توہّم سے قصور کے مہم شکر

کشی مین اپنے بھائی کو جو اُسکے نزدیک جان کے مانند عزیز تھا عہدے سے معزول اور مورد عتاب کیا اور ایک لمحہ مین کچھ سے کچھ کردیا اور کسیکو ایسے کامون مین کب سزا دینے سے درگذر کریگا ؞

---

لشکر کشی کرنا بسواجی پنڈت سردار مرہٹے کا میسور پر اور راجہ میسور کا اُر غلانا پوشیدہ اُسکو واسطے گرفتار کرنے نواب حیدر علی خان کے اور آگاہ ہوجانا نواب موصوف کا اُس راز مخفی سے اور بچ کے چلا جانا نواب کا میسور سے بنگلور کو ؞

جب سترہ سو آٹھ عیسوی مین فوج مرہٹون کی بسر کردگی بسواجی پنڈت بحیلہ طلب چہارم حصّہ خراج ملک میسور کے جسکا حال اوپر لکھا گیا سرینگپٹن کی سرحدون مین پہنچی میسور کے راجہ نے ایک سفیر رازدان کو مخفی بسواجی پنڈت کے پاس بھیج کر حال اپنی نکبت اور ذلّت کا اظہار کیا اور بکمال عاجزی سے اُسّے درخواست کی کہ وہ اُسے موذی مسلمان زبردست کے پنجے یعنے حیدر علی خان کی قید سے چھوڑانے میں سعی اور کوشش کرے سپہدار مرہٹے نے بہ سبب تعصّبِ دین وطمعِ زر اُس امر کو قبول کرلیا اور سب اپنی سپاہ ساتھ لیکر دارالملک سرینگاپٹن کی طرف یورش کے قصد پرچلا چونکہ نواب نامدار اُس راز سے آگاہ نہ تھا پہلے مرہٹے کی فوج کے آنے کو واسطے مطالبے چوتھ کے سال گذشتہ کی طرح خیال کیا تھا لیکن کئی ساعت قبل روانگی فوج کے تمام منصوبون پر راجہ اور سپہدار مرہٹے کے واقف ہوگیا اور یقین جانا کہ اُن دونون کو میری تباہی منظور ہی وقت کو ضایع نکیا اور فی الفور وہان سے سوار ہو ساتھ کئی رفیق بہادر

چالاک جان نثار کے مخفی بنگلور کی طرف جہان اپنی سپاہ خاص واسطے ضبط وحراست قلعہ کے متعین کر رکھی تھی روانہ ہوا ؛ جب نواب قلعہ سرینگپتن سے نکل کر بنگلور کو چلا تب راجہ کے لوگون نے مطّلع ہو گوے اُسکی طرف جالئے سب خالی گئے اور بہت سے مرھٹون کے سواروں نے بھی اُسکے پیچھے گھوڑے ڈالے لیکن کوئی اُسکی گرد کو بھی نہ پہنچا اور وہ سپہدار نامدار صحیح وسالم قلعہ بنگلور مین داخل ہوا ؛

---

سپاہ بھیجنا راجہ میسور کا بہ سپہسالاری کنا ری راو واسطے محاصرہ بنگلور کے اور ھزیمت پانا اُسکا نواب حیدر علی خان بہادر کی فوج سے اور آنا نواب بہادر کا سرینگپٹن کو اور قید کرنا راجہ کو اور آپ خود بالاستقلال مسند حکومت پرجلوس کرنا ؛

جب نواب حیدر علی خان بہادر بنگلور مین پہنچا چھوٹتے ہی ایک قاصد باد رفتار میر مخدوم علی خان کی طرف روانہ کیا اور یہہ فرما بھیجا کہ بہت جلد تمام اُس جمعیّت سوار و پیادہ کے ساتھہ کہ سابق فرانسیسون کی کمک کے لیئے پانڈی چیری کو بھیجی گئی تھی آرکاٹ سے بنگلور مین آکر حاضر ہو اور سب گڑھونکے قلعہ دارون کو جو اُسکے حکم مین تھے لکھہ بھیجا تا سب اپنے اپنے محالات اور پرگنون کی حراست او رحفاظت مین بخوبی مشغول و مصروف رہین اور جس قدر سپاہی اور کام کے آدمی وہان کی حاجت سے زیادہ ہون بنگلور کو جلد بھیج دین ؛ راجہ میسور نے چڑھائی کی فرصت کو نواب بہادر پر جو ایک حریف زبردست لڑائی کی گھاتون سے خوب ماہر تھا قبل اِسکے کہ اُسکی فوج آرکاٹ سے پہنچے غنیمت جانکر جلد جس قدر فوج جمع ہو سکی سپہسالاری مین کناری راو کے

بنگلور کو روانہ کی تاوہ شتابی سے پہنچکر قلعہ بنگلور کو سخت محاصرہ کرے نواب بہادر نے اسی عرصے مین پہلے پہنچنے فوج دشمن کے ایک اچھی جمعیت سوار و پیادون کی جمع کر لی تھی اور جب فوج مخالف کی قریب پہنچی اُسکو نپٹ ہی محقر اور ناچیز سمجھ بمقتضاے تہوّر ذاتی اتنے انتظار کرنے کو کہ فوج مخالف کی آوے اور قلعہ کو محاصرہ کرے نامردی جان معہ سپاہ قلعہ سے باہر نکل آگے بڑھکر اُنکا مقابلہ کیا دونون مہابھارت دلین جیسے ساونن بھادون کے بادل گھن گھور چارون طرف سے اُٹھتے ہین ایک دوسرے کی مقابل ہوبن پہلے تو دور سے گولیان اور گولے تگرگ اوزاوے کی طرح دونون طرف سے برسنے لگے گولون کی گڑگڑاہٹ اور گولیون کی کڑکڑاہٹ بادل کی گرج اور رعد کی کڑک تھی اور رنجک کا اُڑنا و مہتابی کا پھکنا برق کی جھلک اور بجلی کی چمک دھان دھان سے توپونکی ہنگامہ محشر کا پیدا رتھا اور دھمک سے اُسکی زلزلۃ الارض آشکار جب دونون فوجین لڑتے لڑتے نزدیک آئین اور نوبت کوتہ یراق کی پہنچی تب تو تیغ تبر خنجر جمدھر پستول طپنچے چھوری کتاری بھالے برچھی کی بوچھاڑ بن چلتی تھین اور لہو کی پھوہارین اُڑتی ایک لمحہ مین خون کی ندیان اور نالے بہنے لگے اور ہاتھی گھوڑے اُونٹ ناو بجرونکے مانند اُسمین نظر آنے فیلون کے سر حباب کے مانند تیرتے پھرتے تھے اور کشتیونکے مانند لاشین موجونکے مارے بہہ کنارے لگتی تھین آخرکار نواب رستم شوکت اسفندیار صولت نے راجہ میسور کے لشکر کو ہزیمت فاحش دی اور کناری راو سپہسالار کو پکڑ لیا اِس لڑائی مین معلوم نہین ہوتا ہی کہ مرہٹے شریک تھے یا نہین کسی راوی نے کچھ اِس باب مین نہین لکھا نواب حیدر علی خان بہادر نے مظفّر و منصور معہ سپہسالار اسیر بنگلور کو مراجعت فرمائی تھوڑے دنونکے بعد جب

میر مخدوم علی خان معہ فوج وہان پہنچا تب نواب بہادر تمام سپاہ کینہ خواہ کو ساتھ لے وہان سے کوچ کر سرینگپٹن کو روانہ ہوا اور بے مقابلہ اور مزاحمت قلعہ مین جا راجہ میسور کو حرم سرا مین قید کر لیا اور سپہسالار میسور کو لوھے کے پنجرے مین مقیّد کیا اور کارگزارون کو اُسکے قلعہ سے باہر نکال تمام مملکت اور راقتدار پر راجگی کے قابض و متصرّف ہوا یہہ واقعہ جلیلہ در سنہ سترہ سو ساٹھ عیسوی ظہور مین آیا پیشتر انتزاع کرنے انگریزونکے پانڈیچیری کو فرانسیسون کے ہاتھ سے جو سنہ سترہ سو ساٹھ عیسوی مین واقع ہوا موشیر لالی نے اُستف مالیکار ناسیرس کو بسواجی پنڈت سپہسالار مرھٹّون کے پاس جو اُن دنون صوبہ کرناٹک مین تھا بھیج کمک اور مدد مانگی تھی اور واسطے زیادتی شان و شکوہ اُس سفارت کے تین ہزار سپاہی فرنگی بسرکردگی موشیر آلین ؑ سفیر مذکور کے ہمراہ کئیے تھے ؑ لیکن چون فرانسیسون کا کام تھوڑے ہی دنون مین بالکل ابتر اور دفتر اُنکی حکومت کا گاوخورد ہوا گویائی و زبان آوری نے اُستف کے کچھ فائدہ نہ بخشا اور قبل اِسکے کہ موشیر آلین مرھٹّون کی لشکر سے مراجعت کرے اُسکو خبر پہنچی کہ پانڈیچیری کو انگریزون نے لے لیا اِس جہت سے موشیر آلین اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ سرینگپٹن کو گیا اُسکے پہنچتے ہی نواب بہادر نے اُن سب کو نوکر رکھ لیا اور یہی لوگ اُس سرکار مین اچھے اچھے کار و خدمت کے بانی ہوئے اور پیادون کو آداب اور قواعد لڑائی کے فوج فرنگ کے طور پر سکھایا اور توپخانہ کو اپنے دستور پر خوب ہی صاف ستھرا بنایا ؑ

---

# وصف

( ۸۰۷ )

متوسّل ہونا نواب بسالت جنگ برادر نواب نظام علی خان
صوبہ دار ملک دکھن کا نواب حیدر علی خان بہادر سے
واسطے تسخیر کرنے صوبۂ سِرا اور اُسکے قلعہ کے مشروط بچند شرط

جب حکومت میسور کی نواب حیدر علی خان بہادر پر بالاستقلال مسلّم و مقرّر ہوئی اُس عالی حوصلہ نے تمام محالات اور پرگنے میسور کے جو بہ سبب گوشہ گیری راجہ اور بد دلی و بد تدبیری وزیر بے تدبیر کے تصرّف مین اور حاکمان غالب کے آگئے تھے ہر ایک کے قبضے سے نکال ممالکت میسور کے منضاف کئے اور کانو ترو کرپہ و شانور وغیرہ کو بھی جو افغانان زبردست کے قبضے مین تھے بزور لیکر اپنے ممالک محروسہ مین داخل کیا؛ اِس لڑائی کی جہت سے کہ نواب بہادر انتزاع کرنے مین اُن تینون ریاستون کے افغانونکے ہاتھ سے جو دربارۂ پردلی و تہوّر تمام ہندوستان مین ضرب المثل ہین اُن پر غالب ہوا اور غاصبون و متمرّدون کو جیسا چاہئے مقہور اور مخذول کر مظفّر و فیروز ہوا اُسکے شیر دلی کا شہرہ اور جرأت و بہادری کا آوازہ تمام ہندوستان مین پھیلا سب امیر و رئیس و سرداروں نے دور و نزدیک کے اُسکا لوہا مانا اور اُس سے بیم و امید رکھنے لگے چنانچہ نواب بسالت جنگ برادر نظام علی خان صوبہ دار دکھن نے جو حاکم خطّہ ادھونی کا تھا اور اُن دنون قلعہ صوبہ سرا کے محاصرے مین جو بہت دنون سے قبضے مین مرہٹون کے آگیا تھا مشغول تھا اِس لڑائی کی فتح کو جو پٹھانون سے ہوئی سنکر نواب بہادر سے مدد طلب کی تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہی کہ جب گیارہ سو چھاسٹھ ہجری مین نواب نظام علی خان نے بعد مار ڈالنے اپنے بھائی نواب صلابت جنگ کے جنکے بعد مارے جانے

نواب ناصر جنگ ابن نظام الملک مرحوم حاکم دکھن کے افغانون کے ہاتھون سے چند روز حکومت کی تھی مسند پر جلوس کر ثروت و نعمت کے اسباب بڑھانے کی لالچ اور دین و مذہب کی غیرت سے یہ ارادہ کیا کہ شہر پونان پر جو دار الملک پیشوایان قوم مرہٹے کا ہی چڑھائی کر اُسے تاراج کرے اسی واسطے جسوقت اُسکو یہ معلوم ہوا کہ بالاجی راو پونان کا حاکم اپنی سب لشکر جمعیت واسطے بندوبست ملک خاندیس کے گیا ہی فرصت کو غنیمت جان ایک بھاری لشکر لیکر جلد پونان کو جا پہنچا اور بہت مال و اسباب لوٹ شہر مین آگ لگا دی اور بتخانے ہندوون کے جلا کر خاک سیاہ کیئے اور کوئی امر خواری و بیحرمتی کا باقی نہ رکھا لیکن جب یہ خبر وحشت اثر بالاجی راو پیشوا نے سنی ایلغار کے طور پر ساتھ بڑی جمعیّت سپاہ کینہ خواہ کے مرگ ناگہانی کے مانند عین غفلت مین لشکر پر نظام علی خان کے ہمنا باد کے متّصل آکر اُسکی فوج کو فرصت ہتھیار اُٹھانے کی نہ دی اکثر سرداروں کو نواب نظام علی خان کی فوج کے مار ڈالا اور کتنون کو پکڑ لیا نواب نظام علی خان جان کے خوف سے تمام ساز و سامان حشمت وجاہ اور خیمہ وخرگاہ چھوڑ پہلے تو ایک قلعہ مین جو وہان سے قریب تھا جا کر پناہ لی اور آخر کو اسّی لاکھ روپیہ نقد بیرہا بھیج کر اپنے تئین بچایا اور اُس زر نقد کے سوا صوبۂ برہان پور و دولت آباد و احمد نگر اور صوبۂ بیدر کو کار گزاران دولت پیشوا کے تصرّف مین چھوڑا اُسی عہد سے یہ صوبے قبضے تصرّف مین پیشوا کے تھے اُن دنون بالاجی راو پیشوا کا اقتدار اُس مرتبہ کو پہنچا تھا کہ کسیکو امیران ہندوستان سے کچھ چیز نہ سمجھتا بلکہ کسی کو عالم مین موجود نہ جانتا تھا چنانچہ بعد تھوڑے روز کے اپنے بیٹے بسواس راو کو سداشیو پنڈت (عرف بھاؤ) کے ساتھ تین لاکھ سوار کی

جمعیّت اور بہت خزانے اور بھاری توپ خانے سے واسطے تسخیر کرنے دار الخلافت شاہ جہان آباد اور اُسکے قرب جوار کے ملکون کو مامور کیا چنانچہ بسواس راو اور سداشیو نے نواح دار الخلافت مین پہنچ کر لوٹ مار شروع کی اور تمام سر زمین دلّی اور لاہور کو گھوڑیون کی ٹاپ سے کھود ڈالا اُنھونکا تسلّط اُس نواح مین اِسی طرح رہا یہانتک کہ احمد شاہ دُرّانی افغانستان کا حاکم ایک لشکر خونخوار لیکر کابل سے ہندوستان کو متوجّہ ہوا اور پانی پت مین افغانون کی سپاہ اور مرھٹون کے سوارون کا مقابلہ ہوا جب ساٹھ ہزار نفر مرھٹون کی فوج سے معہ بسواس راو مارے گئے باقی فوج مرھٹونکی پٹھانون کی لڑائی کی تاب نہ لا گھونگھٹ کھا تمام ساز سامان و مال اسباب مخالف مظفّر کے ہاتھ مین چھوڑ بھاگ گئی جب یہ خبر نکبت اثر بالاجی راو پیشوا کو پہنچی سراسیمگی اور وحشت کے سبب مجنون ہو گیا اور اُسی تاریخ سے پونان کی دولت مین اختلال اور بالاجی راو کی مکنت و اقتدار مین زوال آیا زمانے کی ہوا اور دنیا کا رنگ دیکھ نواب بسالت جنگ برادرِ نظام علی خان حاکم گتی افغانان کرپہ کو ہمراہ لے بھاری لشکر معیت ھسکوتہ کی تسخیر کو متوجّہ ہوا اور اُسکے قلعہ کو محاصرہ کیا ولیکن چونکہ بسالت جنگ خود لڑائی کے طریقے اور قلعہ کشائی کی ڈھب سے محض ناآشنا تھا اور سپاہ اُسکی سایہ پرور اور مکند سربت نام جو قلعہ دار تھا سپاہیگری کے فنون مین خوب ماہر تھا اِس واسطے باہر کی فوج کے مدافعہ مین ایسی سعی و کوشش کی کہ نزدیک تھا کہ نواب بسالت جنگ کمال بدنامی و رسوائی کے ساتھ محاصرے سے دست بردار ہو اِسی مابین مین بسالت جنگ نے اپنے بعضے مشیرون اور صلاح کارون کے مشورے سے ایک نامہ محبّت ختامہ نواب حیدر علی خان بہادر کو کہ اُن دنون

آوازہ اُسکی سپاہی گری اور شیر زوری ودشمن شکنی و قلعہ گیری کا جہان مین مشہور ہو گیا تھا لکھا اور اُسّے مدد چاہی نواب بہادر نے جو ملک گیری و ملک داری مین یگانۂ روزگار و بڑا پختہ کار تھا قبول اعانت و امداد نواب کے مع شرطین اُسکے ساتھہ استوار کرلین کہ یورش کے وقت وہ رستم زمان اپنی لشکر اور توپخانہ معیت ہمراہ لشکر نواب موصوف قلعہ محصور کی تسخیر و فتح مین مشغول ہوگا اور جب قلعہ فتح ہو چکے تب جو فریق فریقین سے جس جانب پر قلعہ سے حملہ کیا ہو وہی اُس جانب کا مالک و متصرّف ہوگا اور تمام توپخانہ اور ذخیرہ و ساز و سامان جنگی اور ہر طرح کا مال و متاع جو فوج حیدری کے ہاتھہ مین آئیگا سب کا سب ملک نواب بسالت جنگ کا ہوگا اور وہ رستم زمان اِس عہد و جہد کی عوض قلعہ ھسکوتہ اور پرگنون کو اُسکے تصرّف مین اپنے لائیگا آخر کو نواب بہادر کہ قواعد لڑائی اور اصول سے قلعہ کشائی کے خوب واقف تھا اور جنگ کی صعوبات و سختیونکا بڑا متحمّل ساتھہ اپنی لشکر ظفر پیکر اور توپخانہ آتشبار کے جسکے گولنداز سب فرانسیس تھے باتّفاق فوج نواب بسالت جنگ مہم مین قلعہ کشائی کے مشغول ہوا اور تھوڑے ہی عرصے مین سُرنگین کھود باروت سے بھر دو برج اور تھوڑی سی دیوار قلعہ کی اوڑادی قلعہ والون نے جب یہہ حال دیکھا مضطر ہو فوراً قلعہ کو خالی کر دیا اور اپنی جان سلامت بچا وہانسے بھاگ نکلے نواب بسالت جنگ کو نواب حیدر علی خان بہادر بعد اُس فتح کے بلقب ناجر یاد کرتا تھا کیونکہ اُسنے اسباب و آلات جنگی سب جو اُس قلعہ سے اُسکے ہاتھہ لگے تھے نواب بہادر کے ہاتھہ زر نقد پر بیچ ڈالے تھے خیر اب نواب بسالت جنگ نے حیدر علی خان کے ساتھہ یہہ عہد کیا کہ تمام عمر اُسکی دوستی کی راہ سے سر مو تجاوز

یہ کریگا اور وہ اپنی عرضداشت کے وسیلے سے بناے دوستی و اتفاق اور یک جہتی اور وفاق کی درمیان اُس رستم ثانی اور پادشاہ دہلی کے قایم کریگا، چنانچہ بعد گذرنے چند روز کے محمد شاہ بادشاہ دہلی کا سفیر معہ اتحاد نامہ آیا اور سپر اور شمشیر مرصع کار اور پالکی جھالر دار و چتر جواہر نگار اور ماہی مراتب اور نقارہ و نشان و انواع و اقسام کے ہدیے اور نادر چیزین اُس سکندر بخت کے واسطے لایا، آوازہ اُن فتوحات تازہ اور بلند نامی بے اندازہ کا تمام ہندوستان اور عرب و عجم مین پہنچا، اور اُس رستم شوکت نے بعد تسخیر کرنے قلعہ ہسکوتہ کے مرہٹون سے لڑ بھڑ کر قلعہ مرگسرا اور گھیری کو جو صوبہ سرا کے بڑے پرگنون سے اُنکے قبضے مین تھے بزور چھین لیا اور آب نگر کے خطے کو جسے پاسا بھی کہتے ہیں اپنے تصرف مین کر لیا،

استغاثہ کرنا مہابُدھی کا جو بیٹ رسنبھور راجہ بدنور دارالملک کنڑہ کا متبنا تھا نواب حیدر علی خان بہادر سے تا اُس بہادر کی مدد سے مسند راجگی پر جو اُسکا حق تھا اور رانی بیوہ غصب کی راہ سے متصرف ہوگئی تھی متمکن ہو،

سترہ سو باستھ عیسوی مین بید رسنبھو راجہ بدنور لاولد مرگیا اُسنے مرنے کے پہلے موافق کیش ہندوون کے مہابُدھی نام ایک برہمن بچے کو اپنی فرزندی مین لیا اور متبنا کیا تھا لیکن راجہ متوفا کی بیوہ خود تمام امور ریاست پر متصرف ہو راج کی گدی پر بیٹھی اور مہابُدھی کو مطلق دخل نہ دیا،
چونکہ کنڑہ مضافات صوبہ بیرا سے تھا اِسواسطے مہابُدھی نے استغاثہ حق تلفی کا

نواب بہادر کے پاس جو حاکم اُس صوبے کا تھا گیا اور اُسسے مدد چاہی تا وہ رانی کو مسند پر سے اُٹھا اُسکو بٹھاوے' اور صورت حال معاًبدھی کے آنے کی حضور مین نواب بہادر کے یون ہی کہ جب نواب حیدر علی خان بہادر بالاپور کے سفر سے فراغت پا کر شہر سرا کو آیا مرھٹے کے سردار نے جو وہان کا قلعدار تھا نواب سے کچھ جنگ نکی اور قلعہ کو تسلیم کیا نواب موصوف نے اپنا تھانہ اُس قلعہ مین بٹھایا اور آپ بعد چند روزہ اقامت کے وہان سے کوچ کر کے مس درگ کو آیا اور اُس قلعہ کو بھی فتح کر کے شہر بدنور کو روانہ ہونے کا قصد رکھتا تھا کہ اتنے مین ایک ہرکارے نے نواب کے حضور مین آکر عرض کیا کہ بدنور کا احوال مجھے خوب معلوم ہی نواب نے فرمایا بیان کر ہرکارے نے کہا مین بدنور کے راجہ کا رشتہ دار ہون راجہ تو مر گیا اب اُسکی رانی راج کرتی ہی کیونکہ اس راجہ کا کوئی فرزند نہین اور رانی جوان ہی راجہ کے دیوان سے مختلط ہی اور عیش و عشرت مین ملک کا بندوبست چھوڑ دیا ہی ملک سے خراج و باج آنا موقوف ہو گیا فوج کے طلب چڑھ گئی غرض حال ریاست کا تمام برہم و ابتر ہو گیا ہی مین نے اُس بے حیا رانی کو بہت نصیحت کی باتین کہین کہ ایسی غفلت اہل دولت کو مطلق مناسب نہین اگر یہہ کیفیّت دوسرے ملک کے حاکم سُنین تو ہمارے ملک پر چڑھ آوینگے ہمارا ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا ملک کا بندوبست کرنا ضرور ہی غرض مین نے ایسی ایسی نصیحت کی بہت باتین رانی کو کہین پر اُسنے اپنے بیوقوفی سے یہہ سمجھا کہ میرا بھید اِسپر کھُلا اب اِسکو کسی طرح سے مار ڈالنا چاھیٔے نہین تو وہ مجھے مار ڈالیگا الغرض ایک رات دو چار آدمی کو فرمایا کہ اِس چھوکرے کی گردن مروڑ کر قلعہ کے باہر جوگی کے مٹھ مین دفن کر دو اُن آدمیون نے نیند مین میری گردن مروڑی لیکن خوب نہین مروڑی

مین تو اُس درد سے بے تاب ہو گیا تھا پر اپنی چترائی سے کچھ دم نہ مار ا اُنھون نے سمجھا کہ مین مر گیا تب ایک کمل مین مجھے گٹھڑی باندھ کر اُس جوگی کے ہاتھ کو لیجا جلدی جلدی میرے تئین مدفون کر کے چلے گئے جب مجھپر اُس متی کا بوجھ بہت معلوم ہوا اس قبر مین مین آہستہ آہستہ کراہنے لگا چونکہ جوگی نے یہہ میری حالت تمام اپنے آنکھون سے خوب دیکھی تھی میرے کراہنے کی آواز سنکر نزدیک آیا اور اپنے ہاتھ سے پھاوڑا الے مجھے اس قبر سے نکال کر اپنے گھر لیگیا چراغ کی روشنی مین میرا منھہ دیکھہ پہچانا اور اُسی وقت گرم پانی کروا کر میری گردن خوب سینکا اور ایک کوٹھری مین سُلایا جب صبح ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا کہ کہو بھائی تم پر کیا حالت گذری مین نے اُس بے تابی مین اُس سے کہا ابھی میری خوب حفاظت کرو جب مجھے بات کرنے کی طاقت ہوگی تو تمام کیفیّت تم سے ظاہر کرونگا جب جوگی نے یہہ بات سنی اپنی چیلے سے فرمایا کہ اسکی گردن تیل سے خوب مالش کر چند روز مین میری گردن درست ہوئی اور بدن مین طاقت آئی تب مین نے اپنا احوال تمام اُس جوگی کو کہہ سنایا جوگی یہہ تمام ماجرا سن کہنے لگا کہ اب تیرا یہان رہنا مصلحت نہین چنانچہ اُسنے میرا بھیس بدل کر چور راستے سے مجھے روانہ کیا اور آپ بھی تھوڑی دور میرے ساتھہ آیا اور کچھ خرچ راہ مجھے دیکر آپ وہان سے پھر گیا مین اُس سے رخصت ہو تمام روز جنگل مین بہو رہا جب رات ہوئی خدا کو یاد کر جوگی کے اِحسان کا شکر کرتا ہوا چلا اِسی طرح سے کئی روز و شب کے بعد آپ کے حضور مین آپہنچا ہون *

نواب حیدر علی خان بہادر نے جو ایسے امور کو غنیمت و فتوحات غیبی سمجھتا تھا رانی کو طلب کیا چون رانی زنانے برقع مین دل مردانہ و ہمت بہادرانہ رکھتی تھی اور از جہت آب رسیدہ ہونے دولت دہلی کے مدّت سے کسی کے حکم احکام

کو نہین مانتی تھی نواب عالیجاہ کے ایلچی کو یہہ کہا کہ مین اپنے ملک کی خود مالک و حاکم ہون کسی کو میرے اوپر حکم رانی نہین پہنچتی ، جب خبر عدول حکمی اور سرکشی رانی کی نواب بہادر نے سُنی ارادہ تسخیر کا اُس ملک کے مصمّم کیا و لیکن چونکہ راہ دشوار گذار اور زمین وہان کی کوہستانی و ناہموار ہی سدّ راہ لشکر کی ہوئی ، اب جانا چاہئے کہ بدنور دارالحکومت ملک کنرہ کا ہندوستان کے ایک مشہور شہرون سے ہی اور اُس زمانے مین پچاس ہزار آدمی اُس شہر مین رہتے تھے ، اگرچہ سکونت اِس قدر قلیل لوگونکی اُس شہر کی وسعت اور فراخی کے لحاظ سے جسکا دورہ تین فرسنگ سے زیادہ ہی کچھ مناسبت نہین رکھتی و لیکن اگر اُس شہر کی آبادی کے خصوصیات کو دیکھئے تو بیان مین شہر کی فراخی و وسعت کے مبالغہ نہین معلوم ہوتا کیونکہ اِس شہر کے کوچے اکثر دو فرسنگ تک سیدھے چلے جاتے ہین اور اکثر محلّون مین اشراف و ارکان دولت کنرہ کے رہتے ہین جنکے گھرون کے درمیان ایسے ایسے وسیع باغ ہین جس مین تالاب وحوض واقع ہین اور انواع اقسام کے درخت بلند جنکا سایہ شاہراہ پر پڑتا ہی لگے ہوئے ہین اور شہر مین کوچونکے دونون طرف نہرین میٹھے اور صاف پانی کی ایسی روان جنکے دیکھنے سے آنکھونکو نور اور دلکو سرور حاصل ہو اور سارے کوچون مین فرش سنگین یا صرف سنگریزونکا ہی ،

یہہ سہاونا شہر ایک ایسے پہاڑ کے متصل واقع ہی جسکی چوٹی پر ایک قلعہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنا ہوا ہی اور بعد اُسکے کہ وہ قلعہ تصرّف مین اولیاے دولت حیدریہ کے آیا اُسکی مضبوطی و اُستواری مین زیادہ تر اہتمام کیا گیا عرصہ قلعہ کا پانچ یا چھہ فرسنگ ہی اور گرد اُسکے پہاڑ اور جنگل گھنا ،

جو ہر طرف بیس فرسنگ سے زیادہ طول و عرض مین ہی اس طرح پر کہ گذرنا
اُسمین بیگانی فوج کو سوا ایک راہ تنگ کے جسمین تھوڑے تھوڑے فاصلے
پر چھوٹے چھوٹے قلعہ راہ کی محافظت کو غنیم کی فوج سے واقع اور اِس طرح
کی بہاڑیان ٹیلے ہر قدم پر بیگانی لشکر کو سدّ راہ اور مانع ہیں کہ تھوڑی سی
فوج اِس راہ تنگ مین مخالف کی فوج کثیر کو روک سکتی ہی سوا اِس راہ
تنگ کے اور کوئی جگہ قابل ٹھہرنے اور مقام کرنے کے نہین اور اُسکے
ساتھ اُس ملک کے رہنے والون کے حملون سے ایمنی میسّر نہین کیونکہ وے وہان کے
تنگ رستون اور پگ ڈنڈیون سے خوب واقف ہین ہر دم دشمن پر اپنے
کمین کرسکتے ہین اور جنگل مین ایسی گھنی بنسواڑیان ہین کہ کاٹنا اُنکا دشوار
ہی اور جلا دینا مشکل شیر چیتے ریچھ ہاتھی گینڈے بندر سانپ اژدہے اور
سب طرح کے حشرات الارض زہردار وغیرہ اِس جنگل مین رہتے ہین،
نواب حیدر علی خان بہادر نے جب اُس ملک کی تسخیر کا ارادہ کیا ہزار سوار
جرّار اور ایک جمعیّت پیادون کے ساتھ جو جنگل پہاڑون کو بخوبی طی کرسکین
مہابدّھی کو ہمراہ لے آبسنگر سے بدنور کی طرف جلد کوچ کیا چونکہ مہابدّھی جو راجہ
متوفّا کا متبنّا تھا اور سب لوگ وہان کے اسکو اپنا امیر سمجھتے اور اُس سے محبّت
رکھتے تھے ہم رکاب وراہ بر تھا کوئی اُس سکندر جاہ کو روک نہ سکا اور
کسی نے رانی کی طرف سے تعرّض نہ کیا، قبل اُسکے کہ رانی کو خبر اِس کوچ کی
پہنچی لشکر ظفر پیکر سواد بدنور مین جا پہنچا اِس لشکر کشی مین سپاہ کے اذوقہ
کے لئے صرف بہت سے بیل چاول سے بھرے ہوئے لشکر کے ساتھ تھے
حیدری سوارون نے جو ہر طرح کی لڑائی دیکھے ہوئے تھے گھوڑے پھیر پھار کر
اپنی ہیبت بدنوریون کے دل مین جنھون نے اِس طرح کی سپاہ کدھو

نہ دیکھی تھی قایم کی ' مشاہدے سے ورزش و قواعد فوج حیدری کے اور
ساتھ ہونے سے مہابدھی کے نواب بہادر ہر جگہہ مقبول خلایق ہوا بلکہ اُس
ملک کے سب لوگ اُسکو قطب محافظ اُس ملک کا سمجھکر نہایت احترام
و تعظیم کے ساتھ پیش آنے '
جب فوج حیدری بدنور کے سواد مین پہنچی ایک جمعیّت شایستہ سوار پیادون کی
لے کر رانی واسطے مدافعہ و مقابلہ کے پیش آئی حیدری سوارون نے گھوڑونکو
اُٹھا آگے بڑھکر مقابلہ کیا دونون لشکر مین بازار مقاتلہ کا گرم ہوا اور ہنگامہ
محشر برپا آخرکار رانی کی فوج مقابلے مین حیدری سوارونکے نہ ٹھہرسکی ایک مرتبہ
سب کے پانو اُٹھ گئے جب فوج رانی کی منتشر ہوگئی رانی نے اِتنی فرصت
نپائی کہ بھاگ کرکسی مامن مین جاچھپے عین حالت اضطرار و فرار مین سپاہ مظفّر
کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر حضور مین لائی گئی ' اور دوسری روایت یہہ ہی کہ رانی
پہلے ہی فوج حیدری کے مقابلے کی تاب نلا کر قلعہ مین چھپی تھی چنانچہ فوج حیدری نے
اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور رانی ستائیس روزتک محاصرے کی سختیان اُٹھا
آخرکار مضطر ہوسر جھکارا جگی کی سند سے ہاتھ اُٹھایا تب مہابدّھی فارغ البال
مسند حکومت پر بیٹھا لیکن چون اُسنے بعد جلوس مسند کے رانی کی بدمشورت
بسمع رضاسُنی آخرکار مسند امیری سے محبس اسیری مین گرفتار ہوا تفصیل
اِس اجمال کی یہہ ہی کہ رانی کے لڑنے سے پہلے مہابدّھی نے نواب بہادر سے
یہہ عہد و پیمان کیا تھا کہ وہ اِس امداد و اعانت کے عوض مین بندر منگلور کو اُس
خطے سمیت راج کے جو مملکت میسور کے متّصل ہی کارگزاران دولت
حیدری کے قبضے مین چھوڑدیگا ' جب نواب نے مہابدّھی کو گدّی پر راج کی بیٹھایا اور
کچھ فوج اپنی بدنور کے سواد مین چھوڑ باقی کو ساتھ لے بدولت و اقبال منگلور

کے تصرف اور نظم و نسق کے لیئے روانہ ہوا، رانی تو اس واقعہ سے
خستہ خاطر ہو رہی تھی اور اسی فکر مین غلطان پیچان رہتی تھی کہ اپنے حریف
غالب کے ساتھ جسنے اُس سے حکومت چھین کر دوسرے کو دی کیا کرے اور
کیونکر اُس سے اپنا بدلا لے جب کچھ بات اور نہ بنی تب آخر لاچار ہو مہابدھی
کے ساتھ آشتی کی اور استحقاق راجگی کو اُسکے قبول کیا اور اپنے تئین اُسکا
خیر خواہ ظاہر کر میتھی میتھی باتین خوشامد آمیز اُسسے کہتے کہتے ایکدن دل سوزی کے
رنگ مین اُسے یون ملامت کرنے لگی کہ تو نے بسبب ناتجربہ کاری و صغرسن کے
کچھ عاقبت اندیشی نکر صرف راجگی کے خشک نام پر قناعت کی اور اپنا
اختیار و اقتدار بالکل ایک ایسے مسلمان سفاک و بے رحم کے حوالہ کیا جو یقین
قوی ہی کہ تھوڑے ہی دنون مین تجھسے سب راج چھین کر اپنے تصرف مین لائیگا
جب رانی نے فریب کی راہ سے اُسکے یون خاطرنشین کیا وہ سادہ دل اُسکی
مکر آمیز باتون کو دریافت نکرسکا اور یکبارگی سب عہد و پیمان کو جو نواب بہادر
کے ساتھ کیا تھا توڑ رانی کے منصوبے کو جیسے اُسنے اُس سکندر طالع کی
بد اندیشی مین ٹھہرایا تھا پسند کیا،

چونکہ نواب بہادر نے شہر بدنور مین راجہ کنرہ کی دولت سرا مین اقامت کی تھی
اِس لیئے رانی کو یہہ یقین ہوا کہ جب وہ رستم وقت منگلور سے پھریگا، غالب ہی کہ
اُسی دولت سرا مین پھر مقیم ہوگا اور رانی کو یہہ معلوم تھا کہ دولت سرا سے
بڑے بت خانہ تک ایک راہ مخفی ہی جس سے اور کوئی واقف نہین لہذا
یہہ منصوبہ باندھا کہ بنیاد اور زمین سے اس دولت سرا کے خشت اور مٹی نکال
باروت بھروا دے اور جب وہ نامدار منگلور سے پھرے اور رات کو اپنے
رفقا اور منصبداروں کے ساتھ خاصہ کھانے مین مشغول ہو اُس مکان کو

او رآزادے اور اُسی وقت ریاست کنر٘ہ کی فوج کو مہابدّھی لے کر موقع پر پہنچے فوج حیدری کو قتل کرے اِس منصوبے کے ظہور مین آنے کا سارا سامان مُہیّا اور تدبیر سب ہو چکی تھی کیونکہ اُس برہمن نے جورانی کا آشنا تھا اُس بت خانے کے سب برہمنون کو موافق کرلیا تھا اور وے اُسکے ہوا خواہ ہو گئے تھے لیکن جب نواب نامدار نے منگلور سے معاودت کی اور وہ وقت معہود قریب آیا اتّفاقاً ایک برہمن نے اُس نواح کے برہمنون سے جو آشنائی سے برہمن زانی اور رانی زانیہ کے واقف اور اِس امر سے تمام نفرت رکھتا تھا کسی حیلہ سے اپنے تئین اُس مجلس مین جہان نواب نامدار معہ امرا و ارکان دولت جلوس فرما تھا پہنچایا اور اِس سکندر طالع کو تمام راز اور منصوبے پررانی کے آگاہ کیا حاضرین مجلس تو سنتے ہی حیرت مین آگئے پر نواب حیدر دل نے اصلا مضطر نہو اُس حال کے تحقیقات کو حکم فرمایا اور جب ثابت ہو گیا رانی کو معہ اُسکے آشنا برہمن اور بہت آدمیون سمیت جو اُس منصوبے مین رانی کے محرم اور شریککار تھے قتل کیا اور مہابدّھی کو گرفتار کر قلعہ مگہیری مین بھیج دیا اور وہ سب ملک تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کی آگیا؛

---

کتاب فتوحات برطنیه مین جو بنام چارجنامه مشهور هی حکایت پیشرفته اسطرح پر لکهی گئی هی٬.

## مثنوي

شگفتی ز کردار حیدر شنو نوای نو آئین دیگر شنو
چو آورد بوم سرا را بدست سر سرکشان کرده یکبار پست

# وصف

(۱۹)

روان بود اختر به بهروزیش ‌ ‌ فزایش همین داد در روزیش
کنارا که بد کشوری بس بزرگ ‌ ‌ نشیمنگه راجگان سترگ
ز بس خوبی خاک آن پاک بوم ‌ ‌ شدی آشکارا انگبین از زقوم
درختش همه صندل و ساج و عود ‌ ‌ کشیده همه سر به چرخ کبود
پر از میخک و فلفل و جوز و هیل ‌ ‌ همه بیشه و دشت و راغ و سبیل
در آنجا یکی رای بد کدخدای ‌ ‌ چو زین خاکدان شد بدیگر سرای
بجایش یکی خورد کودک گذاشت ‌ ‌ بجز وی دگر جانشینی نداشت
پسر نارسیده بدانش مام ‌ ‌ گرفته بکف کارها را زمام
چو مردان بپا داشت کار جهان ‌ ‌ به هر شهر و جا داشت کارآگهان
ز کشور تماندیش پوشیده راز ‌ ‌ چه از راه کوته چه راه دراز
سپه را به آئین نگه داشتی ‌ ‌ ره و رسم شایسته نگذاشتی
کشاورز و بازارگان سربسر ‌ ‌ ز هرگونه گون مردم پیشه ور
گرفته همه را بزیر پناه ‌ ‌ به نیکی نموده به هرکس نگاه
چو رایان و فرماندهان سترگ ‌ ‌ جهان راند تا گشت خوردش بزرگ
رسیده چو شد کودک نارسید ‌ ‌ دلش مهر پیوند شاهی گزید
نشستن بجای پدر کرد رای ‌ ‌ ز مادر نشد آرزویش روای
پدر چون شود خاک در قعر گور ‌ ‌ کم از خاک گردد پدر مرده پور
به خوردی بمیراد کس را پدر ‌ ‌ کشاورز باشد اگر تاجور
چو زن از زنی سر بشاهی کشید ‌ ‌ بجز خود سزاوار شاهی ندید
بشاهی دلش چون شده شیفته ‌ ‌ جوان را بامید بفریفته
به امروز و فردا گشادی زبان ‌ ‌ زبانش نبود آشنا با روان

سخن بود زورا سستی ناپدید    ز مادر چو فرزند شد نا امید
بیازرد از مام و پژمرده روی    ز حیدر از آن درد شد چاره جوی
بگفت ار بمردی به بندی کمر    مرا بر نشانی به جای پدر
ز ماهی به مه سر فرازی سرم    گشاده کنی دست بر کشورم
سپاس ترا پاس دارم بجان    بگنج پدر آنچه باشد نهان
سپارم فراوان از آن خواسته    بگوهر همه چیز آراسته
جدا کرده از کشورم منگور    به بخشم نباشم ز فرمانت دور
تو باشی بر آن مرز و بر مرزبان    جهان چون بود تن بفرمان جان
هر آن شهر باشد بفرمان تو    کسی سر نه پیچد ز پیمان تو
چو بشنید حیدر سپه بر نشاند    به سوے کناره به تندی براند
به نزد دژ آمد چو از دور راه    زن راے آمد برون با سپاه
دو لشکر چپ و راست سر بر زده    زمین گل شد از خون هر دو رده
پس از آنکه بسیار پیکار شد    زن از بخت واژون گرفتار شد
نه تابید با شیر نر ماده شیر    بیفتاد در چنگ حیدر اسیر
بر خویشتن خواندش آن سرفراز    نه کرده به بد دست بر وی دراز
پسر را بیاورده نزدیک مام    سوے آشتی نیز بسپرده گام
دل هر دو از کینه پرداخته    دو سینه ز کینه تهی ساخته
دو ناساز گر را بهم سازگار    نمود و ز دود از روانها غبار
دل مام خوشنود شد از پسر    به آئین بد و داد جائے پدر
نشیمن شد ش جایگاه مهی    گشاده دو دستش ز فرماندهی
ز بازوی حیدر رسید او بکام    همش مهربان گشت آشفته مام

# مروت

(۱۰۱)

چو شد رای زاده برای بلند | به عهد و به پیمان شده کار بند

بجا آورید همه سر بسر | نه کرد ایچ از گفتهٔ خود گذر

وفاییش خوانده جفا کرده دور | سپردش دژ و بارهٔ منگلور

جدا گشته زو حیدر نام جوی | بدان سوی با لشکر آورده روی

که آن جایگه را بگیرد به دست | بدانسان که شاید درو بند و بست

نشانه ز خود مرزبان جا بجا | گمارد ز نزدیک خود پیشوا

چو شد حیدر از زادهٔ رای دور | برغمش سخن راند مادر بپور

چه گفتش بگفته که ای پور خام | نه دانسته از سروری جز که نام

نبایست با او ترا گشت دوست | ترا در جهان بدترین دشمن اوست

بد آید به انجام زین کار کرد | به پیش آیدت رنج و تیمار و درد

بود او مسلمان و بیگانه دین | به بیگانه دینان بود پر زکین

مسلمان اگر چون فرشته به خوست | چو وا بنگری بدتر از دیو اوست

بود نیک شان بد ز بد شان سخن | سر اید اگر کس نیاید به بن

بگیرد همه کشورت را بدست | به کیش نیاگانت آرد شکست

شود زو تبه کشور و دین ما | بر افتد از و نام و آئین ما

دلیری که همتاے او اژدها | نباشد از و چون شوی تو رها

اگر تو بگردون برآئی بلند | کشد بر زمینت به خم کمند

شوی گر به دریا زبیمش نهان | چو ماهی به شست آردت بیگمان

چو او باز گردد بدین جایگاه | ورا ساخت باید نهانی تباه

برآورد باید ز جانش دمار | بدستان و نیرنگ نے آشکار

تنش چون شود از روانش تهی | بماند بتو فرّ فرماندهی

وگرنه تو مرخویشتن را مرده گیر ‌ ‌ ‌ سر و تن به خون اندر آورده گیر

جوان چون ز مادر شنید این سخن ‌ ‌ ‌ فرو شد به اندیشه سر تا به بن

به گفتار مادر نهاده دو گوش ‌ ‌ ‌ سپرده روان و دل و جان و هوش

گذشته ز رستم و زه راستان ‌ ‌ ‌ به کردار بدگشت هم داستان

به پاداش نیکی چو شد بدسگال ‌ ‌ ‌ بزندان بسر برد بسیار سال

سگالید با هم دگر مام و پور ‌ ‌ ‌ که چون وارسد حیدر از منگلور

بکاخی بیاورده او را فرود ‌ ‌ ‌ بگسسته نهان کاخ را تار و پود

فرود آوریم آن سرا بر سرش ‌ ‌ ‌ بخاک اندر آید سر و افسرش

سگالش بدین گونه آمد بجای ‌ ‌ ‌ میان زن و پور ناپخته رای

کنون حال زن بشنو ای نیک خوی ‌ ‌ ‌ که چون بود کارش پس از مرگ شوی

چو جوینده کام بود و هوا ‌ ‌ ‌ چنان چون بود راه ناپارسا

گزیده به کامش یکی برهمن ‌ ‌ ‌ از و شادزان سانکه از بت شمن

ورا خواند نزدیکش آن چاره گر ‌ ‌ ‌ به گفت آنچه بودش بدل سر بسر

برهمن پرستار بت خانه بود ‌ ‌ ‌ به نزدش یکی خانه شاهانه بود

فراوان به آذین بیاراسته ‌ ‌ ‌ به زینت چو فردوس پیراسته

پی حیدر آن خانه کرده پسند ‌ ‌ ‌ که بر جانش آرد بدانجا گزند

به گفتش ز بت خانه تا آن سرا ‌ ‌ ‌ بخاید زمین را تهی جا به جا

گشاید بزیر زمین ره فراخ ‌ ‌ ‌ رساند سر نقب تا زیر کاخ

بدانسان که فرمود آن شوم زن ‌ ‌ ‌ به انجام آورد آن برهمن

چو حیدر به پرداخت از منگلور ‌ ‌ ‌ بیامد بجائیکه بد مام و پور

پذیره شده پور و مام و سپاه ‌ ‌ ‌ دران کاخش آورده از گرد راه

به پیوسته با او زهرگون سخن | همی جست هنگام آن خیره زن

کرایوان ز مردم چو ماند تهی | بحیدر فرود آورد از ابلهی

کسی را که ایزد بد ارد نگاه | نگردد ز دستان دشمن تباه

بفرمان دارندهٔ جان و تن | بکاخ اندر آمد یکی برهمن

نشسته دران جای بدرای نو | همان مادر کشور آرای نو

جز اینان سران سپه سربسر | نشسته یکی ایستاده دگر

بحیدر سخن گفتن آغاز کرد | سر راز پوشیده را باز کرد

نهان بخیه افگند بر روی کار | بر و نقب پنهان نمود آشکار

شنید و روانش برآشفت سخت | بران مادر و پور گم کرده بخت

کسانیکه بودند انباز کار | بفرمود بستند و کشتند زار

همان دم زن و رازداران او | دران کار انباز و یاران او

به وژخیم فرمود کز تیغ تیز | برانگیزد از جان شان رستخیز

ببسته به بندگران پای را | فرستاده در شهر و بوم سرای

برو کرده زندان یکی از حصار | نشانده بپاسش بسی استوار

سوی رانه بدنور شد با سپاه | کر آن شهر بدرای را تخت گاه

شد آن شهر و کشور مرو را رهی | فره مند را شد فزون فرهی

بدست آمدش خواسته بیشمار | ز رایان و نام آوران یادگار

که آنرا کران و کناره نبود | شمردی اگر کس شماره نبود

زر و سیم آموده انبارها | ز هرگون گهر بود خروارها

طرایف ز هرگون به انبوه بود | نفایس بسی توده چون کوه بود

نگار و رهیونان و پیلان مست | زر و گوهر آموده جای نشست

ز الماس خنجر زرین نیام — ز زرین و سیمین رکیب و ستام
ز درع و ز خنجر ز خفتان و خود — به کس هیچ اندازه پیدا نه بود
ز بسیار کس گنج اندوخته — به ابد و ختن در جگر سوخته
چو فرخنده بدر و ز فیر و ز مرد — بدستش بیفتاد بے رنج و درد
ازان کشور و گنج و آن خواسته — فراوان بشد کارش آراسته
ز گردون ورا بود چون یاوری — رسانده به شاهان سر همسری
مهان جهان زو گرفته شمار — ز نامش بهراسان بسے نامدار
چو زان بوم آمد بدستش زمام — بگرچو انده از زانه بدنور نام
به فرمود تا مردمان سر بسر — مر آن شهر خوانند حیدر نگر

---

حاصل کلام یہہ ہی کہ رانی کے مکر و فریب کا ظاہر ہو جانا مملکت نواب بہادر کے برہنے کا باعث ہوا طرف اُن سواحل کے جن مین گوناگون محاصل پیدا ہوتے ہین اور طرف ایسے بنادر کے جن مین بہت نادر چیزین حاصل ہوتی ہین اور مقدّمہ ہوا بہت سی تازہ فتحون کا مرزبوم ملیبار مین الحق تمام ملک کنرہ کا سیر حاصل بھرا ہوا انواع خیرات آسمانی اور اقسام برکات خاکی اور آبی سے ہی جہان بحری وکانی گنجون کا خزانہ ہی چاول جو اکثر غذا اُس ملک کے رہنے والون کی ہی وہان بکثرت پیدا ہوتا ہی مرچ سیاہ دارچینی جاںی پھل لونگ الاچی وغیرہ اور موتی مونگا صندل عود ہاتھی دانت وغیرہ کا تو وہ سر زمین مولد و معدن ہی وہین سے یے سب چیزین دور و نزدیک کے شہرون مین لیجاتے ہین اسی لیئے اُس ملک کو ذخیرہ گاہ و انبار خانہ تمام ہندوستان کا کہتے ہین وہان کے پہاڑون مین سونے و الماس یاقوت لعل اور اور اقسام جواہر بیش بہا کے کان ہین زانہ بدنور

# وصف

( ۱۰۰ )

بے کے خاص قلعہ مین جو دارالملک اِس مملکت کا ہی ایک بڑی کان سونے کی ہی ٭
جب نواب حیدر علی خان بہادر اُس قلعہ پر متصرّف ہوا بہت بڑا خزانہ روپے اور سونے کی اینٹین اور پتلیان مرصّع و زیورات و موتی اور جواہرات نادر کے ذخیرے اُسکے ہاتھ آئے فرانسیس لوگ جو اُس لڑائی مین ساتھ تھے لکھتے ہین کہ نواب بہادر نے وہان یہہ حکم دیا تھا کہ خزانے موتیون اور جواہرات بیش قیمت کے اُسکے روبرو تولے جاوین فوراً کارپردازون نے اقسام جواہرات و مروارید وغیرہ کے بہت سے تودے و انبار لگائے (کہ گھوڑے کے سوار کا سر ایک طرف سے دوسری طرف نظر نہ آتا تھا اور یہہ زر و جواہر بطور غلّے کے منون و پنسیریون مین تولے اور وزن کئے گئے) اِس فتح مین نواب حیدر علی خان بہادر نے سب سپاہ اور منتسبون اور مقرّبون کو اپنے ڈیڑھ برس کی تنخواہ انعام عطا کر کے خوش کیا اور جو جو قلعہ دار اور سپاہی کہ باہر صوبون پر متعیّن تھے اُنکو بھی اس عطیّہ شاملہ سے محروم نہ کیا اور نام منگلور کا کوڑیال یا شاہ بندر اور دارنہ بدنور کا حیدر نگر رکھا اور اپنے تئین ساتھ لقب بادشاہ کنڑہ و کارگس کے ملقّب کیا کارگس بھی ایک ریاست ہی سرحد پر کنڑہ کے اور اُن پہاڑون سے جو اُسکو کنڑہ اور مملکت میسور و مرز و بوم ملیبار سے ممتاز و جدا کرتے ہین احاطہ کی گئی ہی ٭

---

متوجه هونا نواب حیدر علی خان بهادر کا تسخیر کرنے پر اُس نواح کے جو اُس مملکت سے تصرّف مین جماعت پرطکیشون کے آ گئی تهی اور اعانت طلب کرنا قوم ماپله کا نواب بهادر سے ساتهه اور روداد ون کے جو اُس ضمن مین واقــع هوئین

نواب حیدر علی خان بهادر نے جب بند و بست سے دار الملک کنر ے کے فراغت پائی اطراف و نواح مین اُسکے جاکر سب حال وہان کا دریافت کیا جهان وہ سکندر ثانی گیا حکومت اُسکی ہر جگہہ و ہر شخص کے نزدیک مقبول ہوئی بعد اُسکے اِس عالی ہمّت نے یہہ ارادہ کیا کہ جو خطّے کہ پرطکیش نے مملکت کنرہ سے جدا کرکے اپنے قبض و تصرّف مین لائے ہیں اُن پر متصرّف ہو کر پھر اُس مملکت مین داخل کرلے جب پرطکیشون کو یہہ حال معلوم ہوا تسلیم و انقیاد سے اُسکے ابا کیا تب اُس نامدار نے بے تامّل حملہ کرکے تھوڑی ہی زحمت مین ناحیہ کارواڑ اور اُسکے قلعہ کو جو سر زمین مین سند کے واقع ہی اور سابق مملکت کنرہ مین داخل تھا پرطکیش کے قبضے سے نکال اپنے تصرّف مین لایا اور جب اُس عالی ہمّت نے قلعہ رامہ کے (جو سرحد مین راس رامہ کے واقع ہی) محاصرہ کرنیکا تہیّہ کیا (کیونکہ یہی ایک مانع اور سنگ راہ تھا اُسکے آگے جانے کا شہر گووہ کو جو مسکن قدیم پرطکیش کا ہی) تب تمام مردم فرنگستان فرانسیس و غیرہ نے مدد کرنے سے اُس نامدار کو اوپر لڑائی پرطکیش کے پہلو تہی کیا چونکہ اُس ارسطو فطرت کو یہہ یقین تھا کہ ہندوستانی فوج سے وہ قلعہ فتح نہین ہوسکیگا اِسلئے پرطکیشون سے صلح کرلی اور پرطکیشون نے بھی اِس مصالحہ کو غنیمت جان ناحیہ کارواڑ کو اُس بہادر نامدار کے قبضے مین چھوڑ دیا جب حیدر علی خان بہادر مظفّر و منصور پرطکیش کے ملک سے مراجعت

کر کے منگلور مین داخل ہوا ایک سفیر قوم ماپلہ کا بڑی حشمت و شوکت کے ساتھ اسکے حضور مین آیا‘

قوم ماپلہ تازی نژاد ہین یعنے اصل و نسب اُنکا عرب سے ملتا ہی پر شکل و صورت اُن کی عربون سے چندان مشابہت نہین رکھتی اور یے لوگ مدّت مدید سے تمام سواحل ملیبار مین رہتے ہین اور سوا ے سوداگری کے اور کوئی پیشہ نہین کرتے تجارت خشکی اور تری اُس ملک کی اُس قوم پر منحصر ہی اور چونکہ سب سردار و رئیس اُس ملک کے بروقتِ ضرورت اُن لوگون سے بہت سود پر قرض لیتے ہین اِس لئے تموّل اُس قوم کا نہایت بڑھ گیا ہی کیونکہ پہلے تو سود زیادہ مقرّر کرتے اور تب ہر مرتبہ حساب کر اُس سود کو اصل دین پر اضافہ کر کے سبکو اصل ٹھہراتے ہین اور رئیس اُس ملک کے ایسے قرض اور سود کے باعث مفلوک ہو گئے ہین چونکہ مال کی بہتایت اکثر خود بینی اور غرور کا باعث ہو جاتی ہی اور علی راجہ کے عروج دیکھنے سے بھی جو ایک جوان اُسی قوم سے تھا اور ناگاہ اُس ملک کا حاکم ہو گیا اُس قوم کے لوگون نے دفعۃً اپنے طریقے کو چھوڑ دیا اور سرداری کی خواہش ہر ایک کو پیدا ہوئی علی راجہ ایک تونگر زادہ تھا ماپلہ کی قوم کا بہت خوب صورت اور اقبالمند جب وہ جوان ہوا کانانور کے راجہ کی بیٹی جو قوم نائر* سے تھی اُسپر عاشق ہوئی‘ جب راجہ کانانور کو حال عاشق ہونے اُسکی بیٹی کا علی راجہ پر ثابت ہوا باوجود اختلاف دین اور مذہب برعکس طریقہ اپنی قوم کے جو رشتہ اور پیوند دوسری قوم کے ساتھ جایز نہین رکھتی اپنی لڑکی بخوشی اور رضا علی راجہ کے ساتھ بیاہ دیا اور اپنے مرض موت مین وصیّت کی راہ سے حکومت کانانور کی علی کو دیکر اُسے علی راجہ بنایا‘ سب سردار قوم نائر کے تغیّر وضع و تکبّر طبقہ ماپلہ کا

دیکھ کر رشک اور غیرت مین جلنے لگے اور اکثر لوگ اُن مین سے خصوصاً

---

* قدیم تواریخ کی کتابون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قوم نائر سواحل ملیبار کے قدیم شرفاؤن سے مین ایک عجیب رسم اس قوم مین یہہ ہی کہ سواے بھانجے کے بیٹے و غیرہ کو اپنا وارث نہین کرتے اور وجہ اِس دستور کی جو خلاف دستور جمہور کے ہی یہہ لکھی گئی ہی کہ اُس قوم مین غیرت اور حرص دشمن شکنی کی زیادہ ہی پس اگر آل و عیال نہ ہونگے تو ہر شخص واسطے مقابلہ و مقاتلہ اپنے دشمن کے خوب آمادہ و مستعد رہیگا اور جب اُنکے بھانجے قابل لڑنے کے ہوتے مین اپنے مامون کی پیروی لڑائیون مین کرتے مین اور دوسری عجیب رسم اُس قوم مین یہہ ہی کہ جیسے اہل اسلام کے مرد چار نکاح کرتے ہین عورتین اُس قوم کی چار مرد اختیار کرتی ہین اور عورت کا گھر اُنکے مکانون سے جدا اور اُس مین چار دروازے ہوتے مین جب کوئی ایک مرد اُن چارون سے اُس عورت کی ملاقات کو وہان جاتا ہی اُسکے گھر کے گرد پھر کر اپنی تلوار کو سپر پر اسطرح زور سے ٹھونکتا ہی کہ اُسکا کھڑکا سنکر عورت اُسکا خاص دروازہ کھول دیتی ہی اور وہ مرد اپنے چاکر کو معہ اپنے ہتھیارون کے دہلیز مین بٹھا کر خود گھر مین گھس جاتا ہی اور اُس عرصہ مین اگر کوئی مرد دوسرا اس ڈیوڑھی پر آتا ہی اور قصد جانے کا کرتا تو وہ چاکر اس کو اطّلاع کرتا ہی کہ بی بی مشغول ہی ہفتے مین ایک روز چارو دروازے کھلتے مین اور چارو مرد اُس عورت کی ملاقات کو مانند عناصر اربعہ کے ایک جسم مین جمع ہو باہم کھانا کھاتے اور صحبت رکھتے اور ہر ایک اِن چارون سے کچھ روپیہ واسطے خرچ کے اُس عورت کو دیتا اور اولاد کی پرورش ذمّہ مین اس عورت کے رہتی ہی نائر زادے اپنے باپ کا نام خاص نہین جانتے بلکہ ما کے چارو شوہرونکو یا مامون کو باپ کہتے ہین

جو سردار اور صاحب ثروت و اقتدار تھے ادا کرنے مین قرض کو اُنکے مضایقہ کرنے جب حیدر علی خان بہادر مملکت کنڑہ اور جوار سواحل ملیبار پر جسکی سرحدمین ریاست کانور و ناگور و ناسک پٹن واقع ہی حاکم ہوا علی راجہ اور سرداران قوم ماپلہ نے اِس خیال سے کہ نواب حیدر علی خان بہادر بسبب اشتراک دین اور مذہب کے البتّہ حمایت اور رعایت اُنکی کریگا اور قوم نائر سے زر قرضہ دلانے مین اُنکی امداد و اعانت فرمائیگا اپنا سفیر نواب ممدوح کی خدمت مین بھیجکر مدد مانگی اور اپنے تئین پناہ اور سایئے مین اُسکے رکھنا چاہا اِس سفارت کو حیدر علی خان بہادر نے بہت خوشی کے ساتھہ قبول کیا اور سفیرون کو خلعت گران مایہ و جواہر بیش قیمت عنایت کرکے سرفراز فرمایا اور اپنی حمایت اور رعایت اُنکے خاطر نشین کی چونکہ ماپلے جہاز رانی کے کام سے واقف تھے اور علی راجہ نے اُس عہد مین کئی جہاز تجارتی مال اسباب سے بھرے ہوئے روانہ کرنے کو طیار کیئے تھے نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس مصلحت ملکی کے واسطے کہ ایک حلقہ جنگی جہازون کا اپنی سرکار سے مہیّا اور طیّار کرکے ممالک محروسہ کے ساحلون پر متعیّن کرے تاکہ رعایا تاخت اور تاراج مرہٹون اور رہزنون سے دریا کے محفوظ رہین علی راجہ کو بزرگ امیر البحر اپنا مقرّر کیا اور شیخ علی بھائی کو اُسکے امور دریائی اور اپنے ملکون کے بندرون کی تجارت دریائی کا سربراہ کار متعیّن کیا اور مبلغ خطیر اُسکو دئیے تاکہ نئے جہاز خرید سے اور طیّار کرے ؎

نواب حیدر علی خان بہادر نے مملکت کنڑہ کو بہترین عطیّہ آلہی اپنے حق مین اور بہترین میراث جو اپنے وارثون کے لئے چھوڑ جانے سمجھا تھا اِسی لحاظ سے چاہا کہ حیدر نگر کو اپنے تمام ملک کا دار الملک قرار دے چنانچہ بعد اُسکے

تمام متعلقات اور اپنے خانوادے کے لوگون کو وہان بلایا اور ارادہ صمیم اُس بہادر کا یہہ تھا کہ اُس مملکت مین اِس طرح کی حکومت مکرمت آئین مرحمت قرین کی بنا ڈالے کہ اُس سبب سے اپنے تئین وہان کے رہنے والون کا محبوب بناوے اور وے لوگ اطاعت اور انقیاد کی جگہ دل سے محبّت اُسکے ساتھ کرین ( فی الحقیقت یہی بڑی سعادت ہی جو سلاطین کو اس جہان مین حاصل ہو سکتی ہی ) یہہ لکھا گیا ہی کہ نواب موصوف اپنی اِس آرزو سے زیادہ کامیاب ہوا اور حکومت ممالک محروسہ کی اپنے عزیزون و قریبون پر اِس طرح تقسیم کردی ؛

حکومت بنگلور اور اُسکے توابع کی اپنی چچا ابراہیم علی خان بہادر کو تفویض کی چنانچہ وہ مدت مدید تک اس ریاست سے فائدہ اُٹھاتا رہا اور میر مخدوم علی خان کو جسے مملکت بخشی کی سند مین ساتھ لقب مخدوم علی خان بہادر کے یاد کیا تھا ساتھ فرمان فرمائی سلطنت میسور کے عزّت بخشی اور مرزا صاحب کو ساتھ مرزبانی مملکت سرا اور مضافات اُسکے نامزد فرمایا اور اپنے بھتیجے امین الدولہ عرف امین صاحب کو فرمانبری پربسنگر کے ممتاز کیا ؛ چونکہ علی راجہ امیر البحر نے ایک حلقہ جنگی جہازون کا حسب الحکم نواب بہادر کے جمع کیا تھا اور سپاہ و نشان حیدری اُن مین منصوب جہان کہین دریا مین جاتا لوگ وہان کے باکرام پیش آتے تھے آغاز موسم مین سفر دریاے ہند کے جزائر مالدیوہ کو اِس بہانے سے کہ اُسکی قوم پر اُن جزیرون کے رہنے والون کی طرف سے نہایت ظلم و ستم واقع ہوا ہی فتح کیا اور جزائر کے راجہ کو اسیر کر غایت سنگدلی سے دونون آنکھین اُسکی نکلوا ڈالین ؛

جب علی راجہ نے مع اپنے جہازات مظفّر کے منگلور کو مراجعت کی اور واسطے

ادا کرنے و ظائف خدمت گزاری کے نواب بہادر کے حضور مین آیا اور راجہ مالدیوہ کو بھی حاضر کیا چونکہ نواب بہادر ظلم سے اجتناب کرتا تھا اُس ستمگری کو جو علی راجہ نے راجہ مالدیوہ کے ساتھ کی تھی دیکھکر اس قدر غضب مین آیا کہ فی الفور علی راجہ کو مرتبہ امیری سے جہازات کے معزول فرمایا اور بہت متاثر ہو راجہ مالدیوہ سے عفو چاہا اور اپنا بہت تالّم اور غم اُس ظلم سے ظاہر کرکے بہت طرح کی استمالت اور دل جوئی کے ساتھ ایک مکان عمدہ مکانات پادشاہی سے واسطے سکونت راجہ مظلوم کے معیّن فرمایا اور ایک جاگیر معقول جسکی آمد و بسے معزّز شخص کے اسباب معیشت و دل خوشی کے لئے کفایت کرسکے واسطے اُسکے مقرّر کی ٭

مسخر ہونے نے ممالک کثرہ کے جسکی تسخیر کرنے مین اورنگ زیب عالمگیر نے بہت سعی کی تھی اور سب اکارت گئی اور کچھ مفید نہ ہوئی اور فتح ہونے سے جزائر مالدیوہ کے جو شمار سے زائد ہین اور اکثر سلاطین مغولیہ اُن جزائر کے نام سے بھی واقف نہ تھے اِس قدر مکنت اور جاہ نواب حیدر علی خان بہادر کو زیادہ کیا کہ تمام ہندوستان کے امیرون اور سردارون نے اپنے سفیر واسطے ادا کرنے رسوم تہنیت اور مبارک باد کے اُس سکندر طالع کے حضور مین بھیجے اور شاعران مدحت سرا نے اپنے قصیدون مین اُسکے مرتبہ کو اوپر رتبہ اسکندر ذوالقرنین اور تیمور گورگان کے ترجیح اور بالائی دی ایک شاعر شیرین بیان دولت حیدری مین بمشاہرہ ہزار روپیہ سرکردگی مین ہزار نفر کے مقرّر تھا اور واقعات شایستہ اور فتوحات بایستہ کو اُس نامدار بہادر کے سلک نظم مین منظوم کیا کرتا تھا ٭

ایک سال سے زیادہ تخمیناً نواب حیدر علی خان بہادر حوالی نگر سے دور نہین گیا

اور اُن دنون بہ سبب اسکے کہ وہ نامدار مہمات متعلق دیوانی و لوازم عزت
و کامرانی مین مشغول تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذوالعزم ساتھہ دواعی
عیش اور آرام کے جن سے ہمیشہ بیگانہ وار زندگی کرتا تھا شادمان اور مسرور
ہی ایسے زمانے عیش و نشاط مین جس مین کشش اور کوشش حرب و
ضرب سے جہان آسایش مین تھا اور ساقی زمانہ کا شراب خوشدلی اور سرور
کی ندیمان اور مقرّبان بزم حضور کو پلا رہا تھا یکایک اس عہد و پیمان کے
یاد آجانے نے جو نواب بہادر نے قوم ماپلہ کے ساتھہ اُنکی حمایت و رعایت
کے لئے کیا تھا اُسکی ہمّت والا نہمت کو اِس طرف متوجّہ کیا کہ فرش
عیش و نشاط کو اُلٹ دے اور پٹکا زحمت کشی کا کمر مین باندھ شمشیر آبدار
خون آشام ہاتھہ مین لے

---
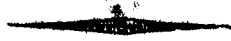
قتل کرنا قوم نائر کا جماعہ ماپلہ کے تئین اور آنا نواب بہادر کا واسطے
انتقام لینے اس قوم ناشایستہ کے اور استقبال کرنا علي راجہ کا اسکو اور
محاربہ کرنا اس نواب نامدار کا نائرون کے ساتھہ اور ہزیمت دینا اُنکا

جب ماپلے واسطے وصول کرنے اپنے زر قرضہ کے نائرون پر ستم کرنے لگے
اور بہت سے نائرون کو مقیّد کیا تب تمام قوم نائر باہم جمع ہوئے اور مشورت
کر کے یہہ ٹھہرایا کہ سب ماپلون کو مار ڈالئے اور ملیبار کے ملک مین کسی
ماپلے کو زندہ نہ چھوڑئے اور عاقبت اندیشی نہ کی کہ نواب بہادر ایسا ستم
ماپلون پر ہونے نہ دیگا اور مدد ماپلون کی کر کے اُن سے انتقام لیگا چنانچہ
ایک مرتبہ سب نائرون نے قتل عام کے ارادے سے تلوار کھینچی اور ماپلون

کو جہان جسنے پایا قتل کرنا شروع کر دیا گلی کوچون مین ماپلون کے خون سے نالے بہائے ہزارون تن بے سر مین مفارقت ہو گئی اور ہر جگہہ لاشون کے تودے مانند پہاڑون کے زمین پر نظر آنے لگے جب ماپلون نے یہہ حال دیکھا کپڑے پھاڑ سر پر خاک ڈال روتے پیٹتے نواب بہادر کے حضور مین داد خواہ ہوے اُس دادرس کا دل یہہ حال تباہ ماپلون کا دیکھہ دریا کے مانند جوش مین آیا اور حکم کیا کہ کوچ کی کرنا پھنکے حکم ہوتے ہی فوراً میدان مین خیمے کھڑے ہو گئے اور سوار و پیادے جمع ہونے لگے آخر کار اُس عالی جاہ نے بیس ہزار سپاہ چیدہ اپنے ساتھہ لے کنانور کو کوچ کیا اثناے راہ مین علی راجہ استقبال کر ملازمت سے مشرف ہوا نواب نامدار شہر کنانور کے قریب پہنچ ندی کے اِس کنارے پر ڈیرے کھڑے کروا دئے اور اُسطرف نائرون نے بھی سپاہ اور جمعیت اپنی فراہم کی دونون جانب سے صف آرائی ہو جنگ و پیکار شروع ہو گئی ؎

## نظم

ہوا بوق اور کوس کا یہہ خروش • کہ یکسر پریشان ہوا مغز و ہوش
ہوا گیر ہو کر غبار زمین • گیا تا سر سقف چرخ برین
دو لشکر بہم حملہ آور ہوے • ہزارون تن اکدم مین بے سر ہوے
بہ شمشیر و گرز و سنان و خدنگ • رہا گرم تا دیر بازار جنگ
ہوا گرم ہنگامہ کشت و خون • ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون

انجام کار بسبب اُسکے کہ فوج حیدری لڑائی کی خو کردہ کار آزمودہ قواعد جنگ سے واقف تھی اور سپاہ نائرون کی ناتجربہ کار سایہ پروردہ علاوہ اِسکے وے سواران جنگی سے کبھو نہین لڑے تھے اور اُنکی لڑائی بھی نہین دیکھی جب ناگاہ حیدری سوارون کو گھوڑے دوڑاتے دیکھا سب کے سب ہیبت کھا

بھاگ کھڑے ہوئے تب حیدری سواروں نے سپاہ مغلوب کے لفیت لوکات لاشون کے کھلیان لگائے اور بہتون کو پامال کیے نقارہ فتح و فیروزی کا لشکر ظفر پیکر مین بجنے لگا ؟

---

کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کنانور سے کلی کوٹ کو اور استقبال کرنا راے حاکم کلی کوٹ کا جسکا لقب ساموری تھا اور تسلیم کرنا اپنے شہر کو اور ایک برھمن کا تہدید کرنا اُسے کہ وہ مرتد و اپنے دین و مذھب سے پھرگیا اور مردود قوم کا ھوا اور جل مرنا ساموری مذکور کا ساتھ اپنے اہل و عیال کے اور مسلم ہوجانا بالکل ملیبار کا نواب حیدر علی خان بہادر پر ؟

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے نائروں کی لڑائی کو فتح کیا عنان توجہ کی کالیکوٹ کی طرف جو ملیبار کی سرزمین کا پایہ تخت تھا اور وہان کا حاکم بشتہا پشت سے ساموری لقب رکھتا تھا پھیری اثناے راہ مین جو شہر آیا بزور مسخر کیا جب کالیکوٹ کے متصل پہنچا وہان کے حاکم ساموری نے دیکھا کہ سب ملک تو اُسکا پہلے ہی نواب بہادر نے مسخر کرلیا ہی صرف کالیکوٹ شہر ہی باقی رہ گیا اور سپاہ سب پریشان و متفرق ہوگئی ہی نہ کوئی عزیز رہا نہ یار اور جو لوگ کہ اُسکے پاس تھے اُنکو لڑنے پر مستعد نہ پایا اپنی جگہہ سے حرکت نکی بلکہ شہر کا دروازہ بھی بند نکروایا نہ ارادہ باہر نکل کے لڑنے کا کیا جب نواب گردون قباب معہ فوج شہر مین داخل ہوچکا راے ساموری نے آگے بڑھکر استقبال اور بہت جواہر و موتی نثار کیا اور بکمال تعظیم سے آداب بجالا کر اپنے دیوانخانے مین لا

اُسکو تخت پر بٹھایا اور التماس کیا کہ یہ سب ملک آپ کو مبارک ہو مین بندہ
فرمان بردار ہون اور بہت سی باتین عاجزی کی گڑگڑا کر عرض کین نواب بہادر
نے اُسپر رحم کھا کر زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم مطمئن رہو کسیطرح
کی زیادتی تمھارے اوپر نہین ہونیکی بلکہ یہ ملک تم ہی پر مسلّم رکھا جائیگا اور ملک پر
بھی کسیطرح کا گزند نہین پہنچیگا ایسی ایسی تشفّی آمیز باتون سے نواب
والا مناقب نے ساموری کو تسلّی دیکر لشکرگاہ کو معاودت فرمائی اور راے
ساموری دیوانخانے سے اپنے محل سرا مین گیا تب ایک برہمن ؏ بد اندیش
وبدکیش وناپاک راے ساموری کے پاس آیا اور اُس سے یہ کہا کہ تو تو
ایک سخت مسلمان گاے کھانے والے بتخانے کھودنے والے سے مل
گیا اپنے دین و مذہب کو چھوڑا اِس سے زیادہ گناہ دنیا مین کوئی نہین ہی
اب تمام قوم نائر تجھکو ذات سے نکال دینگے اور اپنے دین و مذہب سے بیگانہ
جانینگے جب تک تو جیتا رہیگا کوئی تیرے پاس نہ بیٹھیگا نہ تیرے ساتھ کھانا کھائیگا
نہ کھلائیگا اور جب تو مریگا کوئی کریا کرم نہ کریگا جب راے ساموری نے اُس
برہمن کی یہ گفتگو سنی نہایت سہمزدہ ہوا اور عالم بیخودی و سراسیمگی مین
اپنے گھر مین آگ لگا لڑکے بالون اور تمام منتسبون کے ساتھ جل مرا ایک
عالم اِس حال تباہ کو دیکھ آبدیدہ ہوا اور ہاتھ ملا اور برہمن بدکیش پر جسنے یہ
آگ لگائی نفرین کی جب راے ساموری کلیکوٹ کا حاکم یون جل مرا اور
اُسکے عیال و اطفال سے جو وارث ملک و راج کا ہو کوئی باقی نہ رہا قوم نائر
جو لڑائی مین شکست اُٹھا کر پریشان ہوگئے تھے پھر جمعیّت کثیر مثل مور و
ملخ جمع کر مستعد لڑنے کے ہوئے نواب نامدار سب فوج حیدری سمیت
میدان مین آکر مستعد جنگ کا ہوا ؏

## نظم

دلیرون نے تب کھینچ کر تیغ تیز ‌‌ ‌ کیا گرم بازار کین و ستیز
بطعن سنان و بزخم خدنگ ‌ ‌ ‌ عدو پر کیا عرصۂ جنگ تنگ

ایکدم مین ہزارون سر تن سے جدا ہوئے اور بیشمار لاشین خاک و خون مین لوٹنے لگین ؛ الغرض بہت سے نائر مارے گئے اور بقیۃ السیف بھاگ نکلے ایک مرتبہ اعادی سے میدان خالی ہو گیا نواب ظفر انتساب کی فتح ہوئی اور وہ تمام ملک دولت حیدری کے متعلق ہو گیا ؛

---

### سرکشی کرنا نائرونکا اطاعت سے نواب بہادر کے اور بسبب آجانے موسم برسات کے اُنھونکا قصد کرنا پھر لے لینے پر بعضے قلعون کے اور مار ڈالنے پر ایک جماعت حیدری کے جووہان کے قلعدار تھے اور لشکرکشی کرنا نواب بہادر کا مین طوفان آب وطغیان سیلاب مین واسطے قلع وقمع نائرونکے

جب نواب حیدر علیخان بہادر نے اسطرح جان مرنے کا حال راسے ساموری کے سنا نہایت متاثر ہو کر ساموری کے بھانجون پر جو اُس واقعہ کے بانی ہوئے تھے بہت خشمگین ہوا اور سر دربار قسم کھائی کہ ہرگز ملک اُنکا اُن کو پھیر نہ دونگا کلیکوت کے امیرون نے ترّاونکور اور کوچین کے راجہ کی مدد سے ایک جمعیّت کثیر سپاہ جنگی پانیانے ندی کے کنارے پر جو بارہ فرسنگ کلیکوت سے ہی جمع کی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نائر بہ نسبت اگلی لڑائی کے جو کنانور کے متّصل واقع ہوئی تھی زیادہ لڑینگے لیکن جب مقابلہ ہوا کچھ بھی نہ لڑسکے

بھاگ گئے نواب بہادر نے ندّی اُتر کر قلعہ پانیانی پر حملہ کیا اگرچہ یہہ قلعہ اُس
ملک کے سب قلعون مین زیادہ مضبوط اور مستحکم تھا تو بھی قلعہ والے حملہ حیدری
کی تاب نہ لاسکے آخر اطاعت و انقیاد اختیار کی تب نواب نامدار دشمن کی
سپاہ کے تعاقب کو آگے بڑھا جب لڑتے بھرتے کوچین مین پہنچا اُس ملک کے
حاکم کو اپنا مطیع اور فرمان بردار کیا اُسکے دیکھا دیکھی سب نائرون کے فرقے
حکم حیدری کے مطیع و منقاد ہو گئے اور نواب بہادر نے اِس شرط پر کہ وے
مطیع اور خراج گزار دولت حیدری کے رہین اُن کے کشت وخون سے
ہاتھ اُٹھایا اور سب ملک اُنکو پھیر دیا بعد اُسکے سپاہ و قلعہ دارون کو
واسطے حفاظت اور نگہبانی کلیکوت و پانیانی کے متعیّن کیا حکومت اُس
ناحیہ کی کوئنباتور کے راجہ کو دی یہہ راجہ قوم کا برہمن اور ایک ریاست کا جو
مضافات میسور سے تھی اور اُس مین و میسور مین فقط کوہستان درمیان حاکم تھا نواب
بہادر نے اِس سب ملک کا اُس راجہ کو حاکم کرنے مین یہہ مصلحت ملکی دیکھی تھی
کہ چونکہ وہ راجہ قوم کا برہمن ہی اور سب نائرونکی قوم مین معزّز اور اُس ملک
کی راہ و رسم اور وہان کے رہنے والون کی عادات سے واقف ہی
سبھون کو موافق رکھیگا چونکہ موسم برسات کا جو ملیبار کی نواح مین دیرتک
رہتاہی اور اُن دنون مین وہان ہمیشہ آندھی چلتی اور سیلاب رہا کرتا ہی
شروع ہوگیا تھا نواب بہادر نے لاچار ہو اس ملک کو چھوڑا لیکن اِس لئے
کہ وہ ملک حال مین مفتوح ہوا تھا بہت دور وہان سے جانا مناسب نجان کوئنباتور
مین جو دارالامارت راجہ مذکور کا تھا جاکر اُسکے دولت سرا مین اقامت اختیار کی
اِس جہت سے کہ یہہ ملک اُن پہاڑون مین واقع ہی جنکا نام گھاٹ ہی اور
اُس مین بارش و سیلاب ویسی نہین جیسی سواحل ملیبار مین اپریل کے مہینے سے

آخر سپطنبر تک رہتی ہی نواب نامدار کو یہہ یقین تھا کہ نائرون کی جماعت اُسکی لشکر کا طمطراق اور سخت حملہ دیکھکر ڈر گئی ہی اِس صورت مین جون وہ اُنکے ساتھہ راہ نرمی و مواسات کی چلا ہی بالضرورت وے اُسکے حکم سے سرتابی نہ کرینگے اور غاشیہ اطاعت کا اُسکے اپنے دوش پر اُٹھا ئینگے وہ نامدار ابتک رسم و راہ سے اُس جماعہ خود بین کے خوب آگاہ نہ ہوا تھا کہ یہہ لوگ جب ایکبارگی سے آزردہ ہو گئے اگرچہ خطا اُنکی کیسی ہی بڑی ہو جو اُس آزار کا باعث ہوئی تھی تو بھی درگذر کرنا نہین جانتے اور جب تک اپنے آزار دینے والے سے انتقام نلین آرام نہین پاتے ہنوز مہینا مئی کا تمام نہ ہوا تھا کہ تمام سواحل ملیبار مین نائرون کی بغاوت و خروج کا آوازہ حکومت حیدری بر مشہور ہو گیا اِس خروج کی ابتدا مین ایک جمعیّت قلیل قلعدارون کی قتل ہوئی اور قاتل اُنکے رہنے والے قصبہ کلان پانڈہ پکاری کے تھے اُن باغیان تبہ کار نے یہہ ستمگاری اس حد کو پہنچائی کہ چند سپاہی فرانسیس کے جو قلعہ ماہی کو چھوڑ لشکر حیدری کو جانا چاہتے تھے اور اُس قصبہ مین دوسرے روز قتل عام کے پہنچے اُنکو بھی قتل کر ڈالا ؛ آثار ظاہر سے یہہ معلوم ہوا کہ خروج قوم نائر کا راجہ تراونکور اور ساموری متوفّا کے بھانجونکے سبب واقع ہوا کیونکہ اگر راجہ کو ننباتور اور علی راجہ اور بھائی اُسکا شیخ علی جنکو نائرون سے قوم ماپلے کے انتقام لینے کا کام سپرد ہوا تھا بہت سختی اور ظلم نہ کرتے تو یہہ بغاوت اُس حد کو نہ پہنچتی ؛

چونکہ بہ سبب کثرت بارش کے سواحل ملیبار مین برسات کے موسم مین چھوٹی نالیان بھی بڑی ندیان ہو جاتی ہین اور سیلاب کے باعث برسات بھر راہون مین اِس قدر ندی نالے بھرے رہتے ہین کہ کوئی شخص مسافر اجنبی راہ

وصف



چال نہین سلسلا اس لیئے نائرون یے نے جو اُس ملک کے رہنے والے اور ویسے طوفان و سیلاب کے عادی ہو رہے تھے اور ننگے برسات بھر پھرا کرتے اور جہان چاہتے چلے جاتے اب سمجھا تھا کہ وے کالیکوت اور پانیانی کو پیشتر اُسکے کہ فوج حیدری وہان پہنچے اپنے دخل مین لا تمام قوم ماپلے کو مار کر تباہ کر دینگے لیکن اُنکو یہہ خبر نہ تھی کہ اُنکے انتقام لینے والے کو سیلاب اور طوفان باد و باران کیسا بھی سخت ہو مانع انتقام نہین ہوسکے گا اور اُنھون نے اس عصیان اور بغاوت مین ایسا اخفا اور کتمان عمل مین لائے تھے کہ میر رضا علی خان سردار ماتگیصری اور نواب بہادر کو مطلقًا اِس ارادے سے اُنکے خبر نہ ہوئی‘ آگے اُس سے کہ خبر اُس واقعہ کی نواب بہادر کو پہنچے نائرون کی فوج نے کالیکوت اور پانیانی کو محاصرہ کیا تب قلعہ دار پانیانی نے ایک ملّاح یا جہاز کے خلاصی کو پرطکیشون کی جماعت سے بہت اشرفیان و روپیہ انعام دے کر واسطے اطلّاع کرنے اِس حال کے روانہ کیا وہ شخص جانبازی کی راہ سے اُترنے پر رود پانیانی کے جو کمال جوش و خروش مین تھی جرات کر چھوتی کشتی* پر سوار ہوا اور اندھیری رات مین جنگل اور بیابان جن مین جانور درندے اور کیڑے موذی زہردار ہر طرح کے رہتے تھے رات دن طی کرتا ہوا اگرچہ لوئی شخص

---

* یہہ کشتی بانس سے مثل ایک بڑے توکرے کے بنتی اورچمڑے سے مڑھی جاتی ہی لیکن وہ چمڑا اورتوکرا علحدہ علحدہ ہوتا ہی دوحمّال ایک کشتی کے کالبد کواوردوآدمی اُسکے چمڑے کوخشکی مین اُتھاتے اور عندالضرورت پاوساعت مین قابل استعمال دریا کے بنالیتے ہین ایک کشتی مین پچیس آدمی سوار یا ایک ضرب توپ بار ہوسکتی ہی اسطرح کی کشتیان سواحل ملیبار مین بہت ہوتی ہین اورفوج مین اکثر رہتی ہین‘

اُسکا راہبر جیبی قطب نما کے سوا نہ تھا بعد زحمت و مشقّت کے مقام مادیگھری مین پہنچا اور میر رضا علی خان کو واقعہ سے نائرون کے خروج کرنے اور معرض خطر مین ہونے فوج حیدری سے کلیکوٹ و پانیانی مین مطّلع کیا میر رضا علی خان نے اُس ملّاح کو تو فوراً کو ننّاتور کو روانہ کیا اور خود جلد معہ اُس قدر فوج کے جو اُسکے متعیّن تھی ایسی کثرت بارش اور سیلاب مین پانیانی کی طرف کوچ کیا، اُس لشکر کی دوڑ کی خبر جماعہ باغیہ کو پہنچتے ہی تیزی اور تندی اُسکی فی الجملہ ٹوٹ گئی لیکن جب اُنھین یہ معلوم ہوا کہ فوج جو میر رضا علی خان کے ساتھ ہی سوارون کی جمعیّت سے مطلقاً خالی ہی تب ایک جماعت اپنی فوج سے واسطے مدافعہ کے بھیجی چنانچہ وہ جماعت بروقت عبور کرنے ہرندّی سے رضا علی خان کی فوج کو تشویش و پریشانی مین ڈالتی رہی آخرکو راہبرون کی خطا کے سبب وہ فوج ایک بڑے خطرے مین جہان پانڈ یاگھری کے نزدیک دوندیان ملی ہین اسطرح پڑگئی تھی کہ گویا مخالف اپنی مراد پر مظفّر ہو گئے اور رضا علی خان اُس خطرگاہ مین ایسا پھنس گیا کہ دریا کے عمق اور پانی کی تیزی کے سبب اُسکو عبور کرنا دشوار ہوا اور طرفہ تر یہ کہ فوج اعدا نے اُسکے پیچھے پھرآنے کی راہ بھی بند کردی تھی اور اُس راہ تنگ مین کہ وہ وہان تک آیا تھا درمیان اُس گھنے جنگل کے جسکے درختون کے سر اوپر سے باہم ملے ہوئے تھے اُنھون نے بہت سے درخت کاٹ کر عرض مین اس راہ کے ڈال دئیے اور اکثر جا وہان پر اپنی سپاہ کمین گاہ مین ہتھار لیے تھے تا وہ اُس راہ سے اصلا پھر نہین سکتا تھا اور طی کرنا اُسکا دشوار ہو گیا تھا،

جب نواب بہادر نے نائرون کے عصیان اور بغاوت کی خبر سنی اپنے سوارون کے رسالے کو جو حسن اتفاق سے نزدیک کوننّاتور کے قول سے جدا رہگیا

مقابلہ لیا اور میسور وغیرہ کی فواج سے اپنی ممالکت کے بھی ایک بڑی جمعیّت انبوہ سوار اور پیادون کی طلب کرکے اُن چست و چالاک پلٹنون کے جو اُسکے پاس حاضر تھین ایک جیش شایستہ جمع و طیار کر کے اس لیئے کہ اپنی ایسی فوج دلاور کو جو واسطے بڑی مہمون کے بنائی گئی تھی درمیان ویسے سیلاب و طوفان کے بلا توقّف خطرے مین ڈالنا ہرگز مناسب نہ سمجھا تھا اُس طرف کی صحیح خبرون کا منتظر رہا'

جب میر رضا علی خان نے اپنا سارا حال لکھا نواب بہادر تین ہزار سوار اور دس ہزار پیادے تفنگچی ساتھ لے سیل جوشان و باد تند کے مانند اُس طوفان و بارش مین روانہ ہوا اور تمام رسالہ دار اور سوارون کو یہ حکم کیا کہ گھوڑون پر زین نہ باندھین ننگی پیٹھ پر سوار ہون اور پیادون کو یہ فرمایا سواے زیر جامۂ سبک اور جوتے کے کچھ نہ پہنین ہر پیادے کو ایک بارانی موم جامے کی سرکار سے دئی گئی تا اُس سے اپنے کیسہ گولی باروت کو پانی سے محفوظ رکھین اور سپاہیان فرنگ کو جو تازہ پانڈیچیری اور کلنبو سے آئے تھے ہر نفر کو ایک چھتری موم جامے کی عنایت ہوئی بارہ ضرب توپ میدانی ہاتھیون پر لدوا کر اُس لشکر کی مدد کو ساتھ کی گئین اُس کوچ کا حال جس مین نواب بہادر خود اس لشکر کا قائد تھا اس طور پر لکھا گیا ہی کہ پندرہ ہزار مرد جنگی سپیدہ صبح سے لے شام تک اُس ملک کوہستانی مین درمیان ایسی دشوار گذار راہو نکے جن کے عرض مین تین آدمی سے زیادہ چل نہین سکتے تھے طوفان کی شدّت اور رات دن کی جھڑی مین جو برق اور رعد کے ساتھ ہوتی تھی بھیگتے ہوئے چلے جاتے تھے اور باوجود اُسکے ہر روز بعد دوپہر کے آفتاب نکلتا تھا اور تین گھنٹے تک ایسی سخت دھوپ پڑتی اور گرمی ہوتی

کہ ویسے ملک گرم سیر مین کوئی غریب یا سپاہی بھی اصلا تحمل اُسکا نہین ہوسکتا اور در اثناے راہ ایسی ندیان اُترنی پڑتی تھی کہ کسی کے پانی زنخدان تک پہنچتا اور کوئی تیر کر جاتا تھا اور رات کو اُن قصبون اور ویران گانوُن مین اُنکے رہنے کا اتفاق ہوتا جہان کے رہنے والے اپنے گھربار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے لیکن کھانے پینے کی چیزین بکثرت وہان ہاتھ آتی تھین ٭

نواب نامدار نے سب سپاہ کو یہہ حکم دیا کہ جس آبادی مین پہنچو لوٹ کر جلا دو ٭ اُس کوچ سے جو ناگاہ عمل مین آیا باغیون نے خبر پا کر اپنے جتھونکو جمع کیا اس جہت سے میر رضا علی خان کے لشکریون کو فی الجملہ تسلی ہوئی لیکن بہت لوگ اُسکی فوج سے بہ سبب نہ میسر آنے آذوقہ اور راہ کے مہالکون سے ہلاک ہوے تھے نائرون کے سردار اپنی بغاوت و برخلافی کے نتیجیکے خوف سے جسکے مفاسد کو دیکھہ چکے تھے خائف و ہراسان تو تھے باوجود اُسکے واسطے پشتی و حمایت اپنے لشکر کے گرد مورچے باندھے اور خندق کھود لی تھی اور بائین طرف اُسکے ایک ایسا گانون تھا جسکے گرد چار دیواری اور خندق اور احاطہ لکڑیون کا بہت استوار و مضبوط اور توپ خانہ سنگین جسکے گولنداز ایک جماعت پر دل تھے سب نے آپس مین یہہ عہد و پیمان کیا کہ جان دین پر وہ جگہہ نہ دین اور چاہتے تھے کہ فوج حیدری سے مقابل و دوچار ہون ٭

نواب بہادر نے چار ہزار مرد جنگی کو اپنی سپاہ سنگین سے داہنے طرف کو حملہ کرنے اُس گانون پر مامور کیا اور لفٹننٹ کرنیل کو جو پرطگیش کے طبقے سے اُنھین دنون بہت سرداران پرطگیش معیت گووہ سے آیا تھا اُنکا سپہدار بنایا اور بائین طرف کو جو سپاہ حملے کے لئے مامور ہوئی اُسکی سرداری ایک سپہدار انگریز کو تفویض فرمائی اور قول کا سپہسالار خود نواب بہادر ہوا پیچھے

اُس قول کے التمش سپاہ فرانسیس کی تھی ساتھ ایک چیدہ جمعیت جوانان طبقۂ اُمراو اکابر دولت حیدری کے یہ جماعت برگزیدہ کے مردان جنگی سب پیادے تھے اور سوا ے سپر و شمشیر کے کچھ ہتھیار پاس نہ رکھتے تھے ؛

چونکہ سوارونکی جمعیت کا اس یورش مین کچھ کام نہ تھا اِسواسطے وے پیچھے رہی موافق اِس ترتیب اور انتظام کے سپہدار پرطکیش پہلے ساتھ چار ہزار اپنی سپاہ خاصہ کے اُس گانوی طرف متوجّہ ہوا اور بڑی چستی وچالاکی سے اپنی فوج کو خندق کے کنارے پر پہنچایا لیکن آگے نہ بڑھکر اُسی قدر یورش پر کفایت کر اپنی سپاہ کو حکم کیا کہ بندوقین چلائین چنانچہ وے گولیون سے مخالف کی فوج کو مارنے لگے لیکن چونکہ اُس فوج کو اِس خندق پر کچھ آڑ یا پناہ نہ تھا اِس لئے بہت لوگ مخالف کی بندوقونکی گولیون سے جو دیوار کے رخنون مین سے مارتے تھے مارے گئے جب دو ساعت تک فوج حیدری نے بندوقون سے آتشباری کی اور کچھ فائدہ نہوا تب نواب نامدار بہت دل گرفتہ و آشفتہ ہوا اور اپنی اس فوج کے بیمحل تلف ہونے پر نہایت تاسف کھایا سپہدار فرانسیس سرگروہ قشون فرنگستانی نے جو تازہ ملازم ہوا تھا اور ہنوز کوئی محل قابل ظاہر کرنے اور دکھانے اپنے کمال و ہنر سپاہیگری کا ابتک نہین پایا تھا درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنی التمش فوج کو لیکر اِس مہم پر اقدام کرون نواب بہادر نے اُسکی عرض کو قبول کرکے فرمایا کہ جو کچھ مناسب جانو عمل مین لاؤ تب اُس سپہدار نے فوراً سب اپنی سپاہ صمیت جو واسطے لڑائی کے بیقرار اور نائرون سے انتقام لینے پر جنھون نے سابق اُسکے کمال قساوت سے کئی نفر فرانسیس کو بیسبب یا تدیگہری مین قتل کیا تھا سرگرم تھی جنگ پر مستعد ہوا چنانچہ فوج فرنگ ساتھ سپہسالار ہر اُسے بہادر کے معہ جمعیت امیرون

اور اکابر دولت حیدری واسطے انتقام کے دوڑکر خندق مین بے تحرک کود پڑی اور جھٹ پٹ اُس سے عبور کر چار دیواری کو توڑ دشمنون کے مقابل ہوئی اور قتال کرنا شروع کردیا جب مخالفون نے اِس طرح کی سختی دلاوران حیدری کی خون ریزی مین دیکھی بدون اِسکے کہ واسطے مقاومت اور مدافعت کے ہاتھہ پانو ہلاوین مقتول ہوے تب فوج منصور نے گانو کو آگ لگادی اور شعلہ بلند ہوا اُسکو دیکھکر اور نشان سے گولون کے بھی جو نائران بغاوت نہادکی طرف جاتے تھے نواب بہادر کو یقین ہوا کہ وہ گانو اولیاے دولت منصورہ کی تسخیر مین آگیا اِس بات کو معلوم کرتے ہی تمام لشکر نے ساتھہ ہیئت مجموعی کے حرکت کی تا کہ اُس لشکر کی جگہہ پر جہان خندق کھدی ہوئی تھی حملہ کرے لیکن جب دشمنون نے دیکھا کہ لشکر حیدری نے اُس گانو کو جو مضبوط پشتیبان لشکرگاہ کا تھا ساتھہ یورش کے لے لیا دل باختہ ہوکر گروہ گروہ کمال ہراس اور خوف سے ہر طرف بھاگے اور پریشان و متفرّق ہو گئے ٭

**بیت**

گریزان ہوئے چھوڑ میدان کو
بچا لیگئے اپنی وے جان کو

چونکہ نواب بہادر جانتا تھا کہ اِس مہم مین سب دشمن جان سے ہاتھہ دھوکر بہت لڑینگے اِسلیئے یہہ یورش بردلانہ جسنے جرأت و دلیری سے امیران دولت حیدری کے جو اُس یورش مین مددگار تھے آب و تاب پائی تھی موجب کمال دل خوشی اور مسرّت کی نواب بہادر کو ہوئی سپہدار فرانسیس کو جسنے دروازہ فتح کا کھولا تھا ساتھہ لقب بلند بہادر کے امتیاز و عزت بخشی اور اُسی روز شام کو اُوسے سند سپہسالاری دس ہزار سوار کی جو دولت متولیہ مین

واسطے سرداروں کے بہت بڑا مرتبہ تھا عطا کرکے اقران و امثال کا محسود اور ساتھ منصب میر آتش یا سرخیل توپخانہ کے احترام اور احتشام کو اُسکے دوبالا کیا ہر ایک سپاہی کو تیس روپیہ عطا اور ہر زخمی کو جو شمار مین بہت تھے فی نفر ساٹھ روپیہ انعام عنایت کیا سپاہ مجروح سے صرف ایک آدمی اِس لشکر منصور مین شہید ہوا تھا٬

فرنگستانی آدمیون نے اِس کشش اور کوشش سے بڑا خوف دلون مین جماعہ مرہٹون کے ڈالا اور واسطے زیادہ کرنے ہیبت کے نواب والاجناب نے یہہ مشہور کروا دیا تھا کہ کئی ہزار سپاہ عنقریب فرنگستان سے لشکر حیدری مین داخل ہونے والی ہی اور اِس ہیبت و دہشت کو ساتھ مشہور کرنے اِس غلغلہ کے کہ سپاہ فرنگستان کی سخت ستمگار اور آدم خوار ہی دوبالا کیا تھا یہہ شہرہ بسبب اُس درشتی و شدّت کے جو انگریز و فرانسیس ملازم حیدری نے انتقام لینے مین اپنے سپاہ ناحق مقتول کے قوم نائر سے عمل مین لائے اعتقاد مین ساکنان اُس ملک کے خوب جم گیا اِسی سبب سے جسطرف کو فوج حیدری کا کوچ ہوتا دشمنون کے وجود سے مطلقا آدمی کا کچھ نشان نہین پایا جاتا تھا سب مکان خالی و ویران دکھلائی دیتے اور رہنے والے وہان کے جلاوطنی اختیار کرکے جنگل و کوہستان مین جا چھپتے تھے اور دور سے حسرت کی نظرون سے یہہ دیکھتے کہ اُن کے گھر تمام جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور درخت میوہ دار زمین پر کاٹ کر ڈال دیئے گئے اور مواشی چراگاہ سب تباہ و برباد کئی گئی اور بت و بت خانے جلا دیئے٬ بدعہدی و خیانت نائرون کی اُس درجہ کو پہنچی تھی کہ نائرون نے اصلا قول پر اُن برہمنون کے جنکو نواب بہادر نے جنگل و کوہستان مین واسطے پھیر لانے کے اُنکو اپنے وطنون مین

بھیجا تھا اعتنا و نہ کیا تب نواب والاجناب نے اُس تمرّد و عدول حکمی کے مکافات مین یہہ حکم کیا کہ جہان کہین جو کوئی اُن فراریون کو پاوے بید ریغ لٹکا دیوے اور عورتون بچون کو اُنکے اسیر کرکے غلام بناوے لیکن سختی و نرمی دونون پھیرلانے مین اُن شقاوت شعارون کو اُنکے وطنون مین بے فایدہ تھی اِسی واسطے علی راجہ وغیرہ سرداروں نے متفق ہو کر نواب نامدار سے صواب اندیشی کے طریق پر عرض کیا کہ اگر سپاہ حیدری وہان سے کوئمباتور کی طرف کوچ کرے تو شاید اِس سبب سے خوف جو نائرون کے دلون مین بیٹھ گیا ہی کم ہو جاوے قبل وہان سے کوچ کے پیشگاہ نواب نامدار سے یہہ حکم صادر ہوا کہ جماعت نائرون کی تمام اپنے القاب اور حقوق قدیم سے محروم کیئے جاوین اور جنکا مرتبہ عزّت مین بعد برہمنون کے ہی وے سب قبائل سے اپنے پست کیئے جاوین اور اُنکے کمتر طبقون کے لوگون کو بزرگان نائر تعظیم و تواضع کرین اور جیسے سب ملیباری نائرون کے آگے جلو مین دوڑتے تھے اب نائر جماعہ پریہ وغیرہ کے آگے جلو مین چلین اور جس طرح کہ اِسکے آگے صرف نائر ھتھیار باندھنے مین مخصوص تھے اور کسی طبقیکو اجازت نہ تھی اب سب فرقے وطبقے کے لوگ ھتھیار باندھین اور نائر سلاح پوشی نہ کرین اور یہہ حکم عام دیا کہ جو کوئی قوم نائر کو ھتھیار باندھے دیکھے مار ڈالے ؛

نواب نامدار کو ایسے حکم سخت دینے سے یہہ منظور تھا تا کہ اگر ایسے قبائل ملیبار کے جنکو جماعہ نائر اِس سے پہلے حقارت کی نظرون سے دیکھتے تھے نائرون کے دشمن ہو جاوین اور دیکھنے سے اِس انقلاب دل خواہ کے دل مین خوش ہون اور سمجھین کہ جو قوم جبّار اور متکبّر اُن پر حکومت کرتے تھے ساتھ اِس ذلّت کے مغلوب ہو گیئے تو اِس صورت مین بالضرور غرور نائرون کا جاتا رہیگا

مگر یہ حکم شدید بعد صدور کے پیشگاہ نواب نامدار سے نفاذ نہ پایا اسواسطے کہ جماعہ نائرموت کو ایسی زندگی پر ترجیح دیتے تھے اسواسطے بالضرورت نواب معلاّ القاب نے ایک دستور نیا یہ ایجاد کیا کہ جوکوئی نائرون سے دین اسلام کو قبول کرے اُسپر تمامی حقوق و رسومات قدیم اُسکے خاندان کے بحال و برقرار رہین چنانچہ اِس حکم کوسنکر بہتون نے شرفاے نائرسے اسلام اختیار کرلیا لیکن اکثر اُس قوم سے آوارہ رہے اور قبول کرنے پر پہلے حکم کے جلاوطنی کو ترجیح دی ' اگرچہ بہ سبب نزدیک پہنچنے فصل خوش وخرّم کے اور رعب بیٹھ جانے اُنکے دلون مین توہّم بغاوت کا پھر جماعہ نائرون سے جو سب وطن سے آوارے گوناگون مصیبت کے مارے تھے مطلق نہین رہا تھا لیکن نواب موصوف نے حزم و احتیاط کی راہ سے کئی پلٹن و رسالے سوارون کے اُس سرزمین مین چھوڑ کئی مقام مناسب مین اُنکو تعین کیا تا ضرورت مین ایک دوسرے کی کمک و مدد آسانی سے کرسکین اور باقی پیادون کی سپاہ کو ماڈیگھری کے متّصل رہنے کو حکم کیا اور خود بدولت و اقبال صرف جماعہ سوارون کو ہمراہ لئے کوئنبا توُر کو کوچ فرمایا '

---

رشک لیجانا جماعہ مرہٹون کا نواب بہادر کی تسخیر و
فیروزی پر ملک ملیبار مین اور لشکرکشی کرنا بدنور پر

طبقۂ مرہٹہ جو بہ سبب نزدیک و متّصل ہو جانے سرحد مملکت حیدری کے اُنکے ملک سے رشک کی آگ مین جلتے تھے موافق درخواست کرنے بدنوریون کے واسطے اُنکے امداد و اعانت کرنے کے دربارہ دست درازی نواب بہادر

سال سترہ سو نرستھ عیسوی مین ایک لشکر جرّار ساتھ ہزار سوار و پندرہ ہزار پیادے کا جمع کر واسطے تسخیر کرنے ملکون کو نواب والا مناقب کے روانہ کیا نواب نامدار نے افواج مرہٹہ کا مقابلہ نکرنا مصلحت وقت جان محافظت پر شہر مدّنور کے ہمّت مصروف کی چنانچہ وہ نامدار آغاز موسم برسات تک دفعہ کرنے پر افواج غنیم کے بخوبی قادر رہا جب موسم برسات آگیا مرہٹے محاصرے سے اُس شہر کے ہاتھ کھینچ کر پھر گئے ؁

## لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا راجہ چیتل درگ وغیرہ پر ؁

سنہ سترہ سو پینستھ عیسوی مین نواب بہادر نے محال پر پالیکارون اور راجہ چیتل درگ کے لشکرکشی کی اور اُس نواح کو بہت آسانی سے اپنے تصرّف مین لایا لیکن جب قلعہ چیتل درگ کو پانچ مہینے تک محاصرے مین رکھا بسبب اوضروریات کے فتح کرنا اُسکا دوسرے وقت پر موقوف رکھ پھر آیا اور سال آیندہ دوبارہ وہان جا اُس قلعہ کو محاصرہ کر فتح کیا ؁

( ۱۲۹ )

# از کتاب فتوحات حیدری
# تالیف کردہ لالہ کھیم نراین

## کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا واسطے تنبیہ نواب عبد الحکیم خان حاکم شانور کے اور شکست پانا خان موصوف کا

قبل اِسکے کہ نواب بہادر نے واسطے استیصال کرنے رانی بدنور کے کوچ فرمایا عبد الحکیم خان حاکم شانور نے دو ہزار سوار و چار ہزار پیادے واسطے کمک اُس رانی کے بھیجے تھے اور خود کنارے پر ندّی بلاّری کے اپنے لشکر معمیت ڈیرہ کر رسد مارنے مین لشکر حیدری کے مشغول رہا تھا چنانچہ ہیبت جنگ بخشی حضور سے واسطے مقابلے خان موصوف کے مامور ہو کر ہمیشہ افغانون کے ساتھ بازار زد و کشت کا گرم رکھتا اور خان مذکور ہرچند سعی کرتا تھا کہ ہیبت جنگ کی فوج کو گھیر اُسکا کام تمام کرے لیکن وہ رستم دل فضل ایزدی پر تکیہ کر اُس سے دلیرانہ لڑتا رہا چونکہ جمعیّت مخالف پناہ مین ایک گھنے جنگل اور گھاٹیون مین پہاڑ کے چھپکر قابو پا اُسپر حملہ کرتی تھی اِسواسطے ہیبت جنگ کی کوشش اُس لڑائی مین فائدہ نہ بخشتی اِسی طرح دو برس کے عرصے تک دونون لڑتے بھڑتے رہے اور فتح و شکست کسی طرف کی متمیّز نہ ہوئی بعد بڑے عرصے کے جب نواب والاجناب کو بندوبست سے ملک بدنور کے اور دوسرے قلعون کی تسخیر اور اُس نواح کے راجونکی گوشمالی و تنبیہ سے اطمینان و فراغ کلی حاصل ہوا چون جسارت کرنا عبد الحکیم خان کا مزاج اقدس پر ناگوار ہوا تھا ایلغار کے طور پر بافوج قاہرہ کوچ کر رات کو ہیبت جنگ کی فوج سے ملحق

ہوا اور پیادگان کرناٹکی و دکھنی پلٹنیں اور سواران خنجر گذار و توپخانہ آتشبار کو کمین گاہ مین رکھ بندارونکے سوارون کو یہہ حکم کیا کہ پٹھانون کے مقابلے مین جاکر اُن اجل گرفتون کو جنگ زرگری سے توپخانہ کے منہہ پر لگالاوین صبح کے وقت جب سوار بنداروں کے لڑائی کے میدان مین نمایان ہوے جماعہ افغان جو لشکر منصور کے وہان پہنچنے سے بے خبر تھے اِن سوارونکو ہیبت جنگ کے سوار سمجھکر دلیرانہ آگے بڑھے بندارے حکمت عملی سے جنگ زرگری کرتے ہوئے اُنکو کمین گاہ کے مقابل لگالائے یکایک گلندازان سحر پرداز اور تفنگچیان قادر انداز نے توپون اور بندوقون کی شلک سے بہتون کو اُڑا اور کتنون کو خاک پر لٹا دیا اور جو کچھ باقی بچ کر بھاگ چلے تھے اُنکو سوارون نے تلوار و نیزے سے عدم کو روانہ کیا نواب عبدالحکیم خان نے جب رایات نصرت آیات نواب بہادر کے وہان پہنچنے سے اطّلاع پائی سب خیمے اسباب توپ خانے جو جہان تھے وہین چھوڑ کے جو اس شانور کے قلعہ کی طرف بھاگا نواب مستطاب نے یہہ مژدہ حسن شادیانے فتح کے بجوادئے اور سواران تازہ زور کو یہہ حکم فرمایا کہ گھوڑے اُٹھا فراریون کا تعاقب جہان تک وے جاوین کرین چنانچہ سوار بموجب حکم پاشنہ کوب اُس قلعہ تک گئے اِس اثنا مین نواب فریدون فرخود بدولت و اقبال وہان پہنچا اور حکم محاصرہ کرنے قلعہ اور دمدمے بنانے کا کیا نواب عبدالحکیم خان کو جب یہہ یقین ہوا کہ اب فکر قلعہ داری کی کرنا دروازہ سلامتی وزندگی کا اپنے اوپر بند کرنا ہی اور ایسے فولادبازو سے پنجہ کرنا اپنے ساعد و باز کو توڑنا اپنے کردار سے پشیمان و نادم ہو عاجزی کرنے لگا اور اپنی جان کے بچانے کے لئے ایک کروڑ روپیہ دینا کیا نواب بلند اقبال اگرچہ دلیری او

وصف



گستاخی سے مشار الیہ کے آزردہ خاطر تھا رحم اور مصلحت کی راہ سے درخواست اُسکی قبول کی پر خان مذکور سے اُس قدر زر نقد کا سرانجام نہو سکا اِسلیئے سارا اسباب اپنے توشک خانے کا جو جمع کیا ہوا حکّام سلف کا تھا معہ فیلان کوہ تمثال اور اسپان صبا رفتار اور اتواب قلعہ شکن زر نقد سمیت حضور مین بھیجا نواب عالیقدر نے وہ سب لے وہان سے کوچ کیا اور اِس احتیاط سے کہ مبادا خان مشار الیہ کسی کے اغوا سے پھر اپنی کملی سے باہر پانون پھیلاوے تھانہ مستحکم اپنی طرف سے مقام بانکاپور و چرڑونی و ہرڑونی و ہرڑوفی مین جو توابع شانور کے مٹھے بیٹھا کر سامان کھانے پینے اور لڑائی کا بہ قدر مناسب ہر مقام مین طیّار و آمادہ رکھوا دیا اور خود بدولت و اقبال سواد غربی نگر مین پہنچکر مقام کیا اور بند و بست مین قلعون کے جو متعلّق بدنور کے سواحل دریا پر واقع ہین مشغول ہو ہیبت جنگ بخشی کو یہہ حکم فرمایا کہ بہت سی فوج لیجا کر صوبہ سرا کا نظم و نسق عمل مین لاوے اور زر واجب سرکار کا اُس ملک کے راجاؤن سے وصول کرے بعد چند روز کے مرزا حسین علی بیگ جو چھوٹے شاہزادے کریم شاہ کا برا ماموں تھا واسطے تسخیر کرنے بسواری درگ کے رخصت پا کر ساتھ بھاری فوج کے روانہ ہوا جب اُسنے ساحل پر پہنچ کر دیکھا کہ قلعہ بسواری درگ دریا کے کنارے سے دو میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے اوپر دریا مین واقع ہی اور دریاے شور کا پانی چارون طرف سے اُسکے محیط تسخیر اُس قلعہ کی لڑائی سے مشکل جان کر کشتیون پر سب اپنے مردان کاری سمیت بیٹھ دامن کوہ مین پہنچ ایک خط متضمّن وعید نافرمانی و وعدے اضافہ مشاہرہ و جاگیر پر اور مفصّل حقیقت پر اسیر ہونے رانی اور فتح ہو جانے پر سب قلعجات اُس ملک کے اور قصد پر نواب بہادر کے واسطے تسخیر اُس

قلعہ کے لکھکر ایک سفیر دانا کے ہاتھہ بہاتر پر اُس قلعہ مین بھیجا وہان کے قلعہ دار نے پڑھنے سے اُس پروانہ وعدہ وعید آمیز کے بہت خوف کھاکر امان مانگی اور بعد تین روز کے قلعہ مرزا حسین علی بیگ کو تسلیم کیا مرزا موصوف نے سب مال اسباب ذخیرہ کیئے ہوے شوم سنگر متوفّا کو جو شوہر رانی کا تھا جس مین دس صندوق بھرے ہوئے مروارید شاہوار ویاقوت ولعل آبدار سے اور دس صندوق بھرے ہوئے زیور مرصّع بیش قیمت سے اور دو عدد جھول ہاتھی کی جس مین کلابتون وابریشم کی جگہہ چاندی اور سونے کے تارون سے گلدوزی کی ہوئی تھی اور دو عدد زنجیر طلائی اور دو عدد گلوبند مرصّع واسطے آرایش گردن ہاتھیون کے اور دو عدد زین مرصّع بیش قیمت تھے تصرّف مین لاکر اپنی طرف سے تھانہ اُس قلعہ مین بیٹھا وہان سے مراجعت کی اور قدم بوس سے نواب معلّا القاب کے سرفرازی حاصل کی اور صلہ مین اس خدمت نمایان کے حضور سے عطیّہ جزیل پا سرخرو اور رشک چشمون کا محسود ہوا نواب والاجناب کو جب انتظام کرنے سے ملک بدنور کے اطمینان کلی حاصل ہوا قلعہ مرجان وانگولہ مین جو تعمیر کیا ہوا سیف الملک (یکی از امراے عادل شاہیہ) کا تھا اورکوڑیال بندروسدا شیوگرہ ومنکی مولیرودھنا وروانیگل مین جو قابب مکانون سے اُس ملک کے ہیین اپنے تھانے بیٹھا طرف دار الحکومت سریرنگپتن کے فتح وفیروزی کے ساتھہ معاودت فرمائی اور سایہ ہماپایہ کو اپنے سرون پر منتظران قدوم میمنت لزوم کے ڈالا ہیبت جنگ بخشی جو حضور انور سے شرف رخصت حاصل کرواسطے انتظام نواح صوبہ سرا کے گیا تھا اُسنے پہلے تو کتک گری پر تاخت کر دولاکھہ روپیہ پیشکش اور خراج سہ سالہ کا باقی وہان کے راجہ سے وصول کیا پھر ہرپن ہلی کی طرف متوجّہ ہوکر وہانکے حاکم سے چھہ لاکھہ

روپیہ عرض وصول مین لاچیل درگ کی طرف کوچ کیا اور وہان کے راجاؤن
سے چودہ لاکھ روپیہ لیکر راے درگ کے سواد مین پہنچا وہان کے راجہ سے
جب پیشکش کے روپیہ طلب کئے اُسنے عذر ناداری کا پایمالی ملک کو ظلم
سے راجہ بلّاری کے بیان کر پیشکش کے روپیہ دینے مین تساہل و تغافل کیا
ہیبت جنگ کی خاطر پر اُسکا عذر ناگوار گذرا اور واسطے چشم نمائی کے قلعہ
آنیگل کو جو مضافات سے راے درگ کے ہی محاصرہ کیا وہان کے راجہ نے
حمیّت ننگ و ناموس کے باعث پانچ چھہ سو سوار و دو ہزار پیادے کی
جمعیّت سے لڑنیکو مستعد ہو قطع کرنے پر راہ رسد کو لشکر ہیبت جنگ
سے سعی کی اِس اثنا مین پروانہ نواب بہادر کا بخشی ہیبت جنگ کو
اِس مضمون کا صادر ہوا کہ ایک ہزار جوان قوی و چالاک اپنے لشکر
سے منتخب کرکے بے ہتھیارون کے حضور مین بھیج دے ہیبت جنگ
نے بموجب حکم ایک ہزار جوان بے سلاح اپنی فوج سے چن اور پان سو
سوار و دو پلٹن سپاہی واسطے اُنکی حفاظت کے ہمراہ کر حضور عالی مین روانہ
کیا جب اُس جماعت نے دو فرسنگ کے فاصلہ پر جا ڈیرے کئے راجہ کے
سوار رات کو جنگل سے نکل اُس سوتی ہوئی جماعت پر غفلت مین آتوٹے
اور کوئی دقیقہ خونریزی و قتل کے باب مین باقی نہ رکھا اور بہتون کو اُن
جوانان بے سلاح سے بار ناستی سے ہلکا کیا اگرچہ سواران بدرقہ نے ساتھ
پلٹنون کے متّفق ہو کر بندوقونکی شلّک کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اور وے
لوتیرے راجہ کے ملازم جدھر سے آئے تھے اُودھر کو صحیح و سالم چلے گئے
علی الصباح جب وہ سانحہ غیرت افزا ہیبت جنگ نے سنا اپنی فوج کو طیّار کر
راجہ کے سوار و پیادونکی جماعت کو جا گھیر لیا اور ہزارون آدمی کو ذلّت اور

خواری سے مار ڈالا اور ایک خط اِس مضمون کا اُس راجہ کو لکھ بھیجا کہ ہمارا ارادہ یہہ تھا کہ حضور مین نواب بہادر کے تمھارے گناہون کا کچھ عذر معقول لکھکر فکر تمھارے جان و مال و ناموس کے امان کی کرین مگر اب تمھاری اس شوخی و گستاخی سے ہمکو معلوم ہوا کہ تمھاری عافیت کا زمانہ آخر ہوا اور برے دن آپہنچے بہرحال اب نوبت رفق و مدارا سے گذر چکی تم اب اپنی سزاے لایق و قرار واقعی کو پہنچائے جاؤگے اُس خط کے پڑھتے ہی راجہ کا زہرہ آب ہوگیا اور جانا کہ دوسری فوج تازہ زور ہیبت جنگ کی کمک کو حضور سے آویگی تب اُسنے لاچار ہو امان مانگی اور اپنے دیوان کو چھہ لاکھہ روپیے کے ساتھہ ہیبت جنگ کے پاس بھیجا وہ شجاع دیوان کو معہ زرِپیشکش ساتھہ لے سعادت ملازمت مین پہنچکر مقضیّ المرام ہوا ؏

---

کوچ کرنا مادھوراو پیشوا کا پونان سے واسطے انتزاع کرنے ممالک محروسہ نواب حیدرعلی خان بہادر کے اور اُسکا ناکام پھرجانا اور مسخّر کرنا نواب نامدار کا اور چند قلعون کو ؏

جب بالاجی راو حاکم پونان کا بعد مارے جانے اُسکے دو بیٹون کے بسواس راو و شمشیر بہادر جنھین سداشیو پنڈت عرف بھاؤ کے ساتھہ تسخیر کرنیکو ممالک دھلی و لاہور کے معہ حشر بیشمار پیادہ و سوار بھیجا تھا اُس جنگ مین جو متّصل پانی پت کے درمیان اس لشکر اور افواج احمد شاہ دُرّانی کے واقع ہوئی تھی اور اُس لشکر بیشمار کا کچھ اثر باقی نرہا سُننے سے اُس واقعہ ہایلہ کے مجنون ہوکر تھوڑے دنون مین ( چنانچہ اگلے ورقون مین مسطور ہوا ) مرگیا تب

مادھوراو بالاجی راو متوفّا کا بیٹا پونان کی مسند حکومت پر بیٹھا چونکہ ان دنون طنطنہ شوکت وجاہ نواب حیدر علی خان بہادر کا اور شہرہ اُسکی تسخیر کرنے کا ملکون کو مادھوراو کے کان مین پہنچا باعثہ طمع ساتھ ایک لاکھ سوار اور ساتھ ہزار سپاہیان پیادہ او رسواران پندارہ اور پچاس ہزار پیادگان تفنگچی دکھنی کے مصحوب علی بہادر پسر شمشیر بہادر اُسکی فوج ہمیت معہ اپنے توپخانہ عظیم پونان سے طرف کرناٹک بالاگھات کے متوجّہ ہوا اور پہلے شانور مین پہنچ وہان کے حاکم کو جو اصل فساد منبع عناد تھا اُس مہم مین اپنے ساتھ لیا جب سوادمین چیتل درگ کے خیمہ کھڑا کیا وہان کا راجہ زمینداری کے دستور ستم پر چلا اور اُسکے ساتھ مل گیا جب صوبہ سرا مین داخل ہو کر قلعہ کے محاذی علم اپنے لشکر کا بلند کیا میر علی رضا خان نے جو وہان کا ناظم تھا متحصّن ہو کر بارہ روز بازار جنگ توپ و تفنگ سے گرم رکھا آخر کو مقابلہ ایسے بڑے لشکر کا اپنی طاقت سے زیادہ دیکھ قلعہ مادہوراو پیشوا کو سپرد کر آپ اُسکی نوکری اختیار کر لی اور مادھوراو نے جو ایک مرد زیرک تھا میر موصوف کو بہت عزّت کے ساتھ اپنے لشکر مین جگہہ دی پھر مادھوراو نے وہان سے مادیگھرّی کی طرف کوچ کر ایک مہینے کے عرصے مین جنگ وجدل سے اُس کو ہستانی قلعہ کو مسخّر کیا،

جب یہ خبرین نواب بہادر کو پیہم پہنچین دارالامارت سریرنگپٹن سے کوچ کر کے بنگلور مین آیا اور اُسکے قلعہ مین سازو سامان جنگی اور آذوقہ لشکری جمع کر پھر طرف مقرّحکومت کے معاودت فرمائی اور چونکہ فوج مرھٹے کی بہت بڑی تھی اپنی فوج کو اُس الاو کا پتنگا بنانا آئین ہوشیاری سے بعید جان اپنے خاص رسالے کے سوار اور پنداروں کو یہہ حکم فرمایا کہ وے سب درمیان گھنے جنگل ماکڑی درگ کے چھپکر مرھٹے کی لشکر پر دو ترمارا کرین اور جتنا ہو سکے اُسکے تاراج

مین کوتاہی نکرین اور آپ خود دار الحکومت کے قلعہ مین داخل ہو اُسکے
گرد بہت سی کمین گاہ ساتھ توپون اور بندوقون کے مستحکم کرکے
منتظر فضل الٰہی کا رہا اِس ضمن مین مادھوراو ماکرّی درگ کے سواد مین پہنچ
ایک خط اپنا ترغیب و تہدید آمیز سردار خان قلعدار کے نام پر جو فدوی جان نثار
سرکار حیدری کا تھا لکھکر قلعہ مین بھیجا سردار خان جو مرد باوقار و عالی خاندان اور
بارہا اُسکی شجاعت کا زر کسوٹی پر امتحان کے کامل عیار نکلا تھا اپنے ولی نعمت
قدیم سے پھر جانا اور قلعہ کو بے لڑے بھڑے غنیم کے حوالے کرنا عار و ننگ
جان اُس خط کے جواب مین کئی گولے قلعہ سے پیشوا بہادر کی ضیافت کی
تقریب مین مارے مادھوراو نے اُس قلعہ دار کی دلیری سے سخت غضب مین آ
اپنے لشکر کے دلاورونکو حکم کیا کہ برج و دیوار قلعہ کے ڈھانے کی فکر چھوڑ
سب یکبارگی حملہ کرکے پہاڑ پر چڑھ جائین اور قلعہ کو مسخّر کرین چونکہ نوکرون کو
اطاعت سے چارہ نہین کئی ہزار سوار نے گھوڑون سے اوتر تفنگچیون کو ہمراہ
لے دامن ہمّت کا کمر مین باندھ پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا جب یہہ خبر سردار خان کو
پہنچی اُس بہادر رستم جگر نے اپنے رفیقونکو اور کئی ضرب توپ ہمراہ لیکر
قلعہ سے نکل توپون کے گولون سے بہتونکو اُڑا دیا اور اکثرون کے سینہ کو
جنھون نے مانند بھڑون کے اپنی بھن بھناہٹ گنبد فلک مین ڈالی تھی شہد کے
چھتے کی طرح مشبّک و سوراخ سوراخ کیا اور جو مقاتل آگئے تھے اُنکو طعمہ شمشیر
برّان اور خنجر جان ستان کا بنایا باقی ماندہ یہہ حال دیکھہ پہلے فراری ہوئے پر دوبارہ
کمک تازہ زور کے پہنچنے سے قوّت حاصل کر اخوان الشیاطین کے مانند اُس پہاڑ
فلک سا پر ارادہ چڑھنے کا کیا مگر سردار خان فرشتہ خصال نے ساتھہ مار نے
شہاب ثاقب بان و تفنگ کے ایسا اُنکو سنگسار کیا کہ ہزارون اُن مین سے

شہباز اجل کے پنجے مین گرفتار ہو گئے لاشون کی ڈھیر لگ گئی تیسرے روز مادھوراو پیشوا نے غیرت کو کام فرمایا اور خود ہتھی پر سوار ہو نکل کر اپنی تمام فوج کے سرداروں کو حکم کیا کہ سب جان سے ہاتھ دھو کر ایکبارگی قلعہ پر حملہ کرین سردار خان اس مرتبہ بھی پاس نمک کو حفاظت جان پر مقدم رکھ مردانہ پیش آیا اور ایسے گولے اور گولیان توپ و بندوق سے برسائین کہ کسی کو پہاڑ پر چڑھنے نہ دیا اور جو چڑھا غار عدم و فنا مین گرا مادھوراو پیشوا یہ حال دیکھ شرم کے عرق مین غرق ہو گیا بجز اسکے اور کچھ چارہ نہ دیکھا کہ راجہ چیتل درگ کئی شخص کو جو اُس پہاڑ کی راہون سے واقف تھے واسطے فتح کرنے اُس قلعہ کے نامزد و مامور کرے چنانچہ یہ لوگ جس حالت مین سردار خان غنیم کے مقابلے مین مشغول تھا قلعہ کی فصیل پر نردبان لگا کر چڑھ گئے اور کتنے سپاہیون کو جو قلعہ مین تھے مار ڈالا سردار خان نے جب بلا کے سیلاب کو اپنے گرد آتے دیکھا لاچار ہو با کمال جانبازی دشمنون سے مقابلہ کیا سب اُسکے رفیقون نے جام شہادت کا پیا اور اُسنے خود زخم کاری کھا کر خون تازہ کو روے شجاعت کا غازہ بنایا مادھوراو نے خان شجاعت نشان کی یہ جانبازیان دیکھ اُسکو رزمگاہ سے اپنے پاس بلا کر بہت سی تعظیم و تکریم کی اور اُسکی پردلی و مردانگی کو بہت سراہا اور اپنے لشکر مین رہنے کو اُسے جگہہ دی اور ماہر جراحون کو واسطے اُسکے مرہم پٹی کے تعین کیا اور دوسرے روز اپنا تھانہ اُس قلعہ مین بٹھا کر آگے بڑھا اگرچہ پنڈارے اور سواران رسالہ خاص حیدری جنکا مامور ہونا واسطے غارت گری لشکر مرہٹے کے آگے لکھا گیا ہی غارت گری مین لشکر مرہٹہ کے کسی طرح سے کوتاہی نکرتے تھے مگر چون حشر مرہٹون کے لشکر کا مور و ملخ سے زیادہ تھا اِسلیئے اُس قدر زد و کوب سے اعدا کی پشت کو شکست نہ پہنچی تھی

مادھوراو نے جب بتدریج و تامّل بندوبست بالاپور کلان کا عمل مین لایا تب اِس نیّت سے کہ پہلے اُن قلعجات اور پرگنون کو جو اطراف مین دار الحکومت سریرنگپٹن کے ہین اپنے دخل مین لاوے پھر دار الحکومت خاص کی تسخیر کرنیکا ارادہ کرے بالاپور خورد کی طرف عنان عزیمت کی پھیری جب اُس مقام کے قریب پہنچا بہادر الزمان خان وہان کا قلعہ دار اُس لشکر انبوہ کا مقابلہ نہ کرسکا بناچار قلعہ کو معہ سب کارخانجات غنیم کو تسلیم کیا اور غنیم سے رخصت لیکر کڑپہ کی طرف چلا گیا مادھوراو پیشوا نے بعد تسخیر کرنے اُس مقام کے کولار کی طرف متوجہ ہو نواب دلاور خان جاگیردار سے کچھ روپیہ لیکر اُسکی جاگیر بحال رکھی اور کوہ مرواکل کو جہان حیدری تھانہ تھا محاصرہ کرکئی یورش متواتر مین اُسکو مسخّر اور وہان کے قلعہ دار کو سب متحصّنون سمیت قتل کرکے گرم کندہ کی جانب تاخت کر اُسکو بھی بزور فتح کیا اور میر علی رضا خان کو جو اُسکی ملازمت مین حاضر اور کئی پشت سے وہ اُس حدود کی تعلقہ داری کرتا چلا آتا تھا اُسی جایداد مین واسطے نوکر رکھنے ایک ہزار سوار تین ہزار برقنداز پیادہ کے حکم دے کر اُسطرف سے پھرا جب جاسوسان معتبر کی زبانی یہہ خبر نواب بہادر کو پہنچی حمایت ایزدی کو اپنا پشتیبان سمجھ سب سواران جگردار ہنر شکار کو ہمراہ لے کوہ ماکڑی کے جنگل مین ٹھہر کر وقت و قابو کا منتظر رہا اچانک غنیم کی فوج کے ہراول نے ساتھ جمعیّت پچاس ہزار سوار اور پیادون اور بڑی بڑی توپون کے کمین گاہ سے نواب بہادر کے غافل متّصل اُتری درگ کے آکر ڈیرہ کیا اِس ارادے سے کہ دوسرے روز وہان سے کوچ کر دار الامارت سریرنگپٹن کے قلعہ کو محاصرہ کرے نواب بہادر نے اِس نوید کو سن تمام دن اُس صحرا مین بسر کر آدھی رات کو اُس ہراول کے پیچھے

وصف



نے آکر شب خون مارا اور آن جوان گرفتون کو جو بے خبر بستر خواب آسایش پر سوتے تھے خواب عدم مین سولایا لشکر فیروزی اثر کے بہادرون نے شجاعت اور حمیت کو کام فرما ہزارون مردان بہادر کو قتل کیا تیر کی ترنگ اور تلوار کی صلیل اور گھوڑون کے ہنہیل اور مردون کی للکار سے ہنگامہ روز محشر کا برپا ہوا

نظم

کرون کیا بیان ماجراے ستیز | کہ برپا تھا اُس جا پڑا رستخیز
سر و حلق مردان جنگ آزما | نثار دم خنجر و تیغ تھا
روان خون تھا مانند دریاے آب | سر پہلوانان تھے مثل حباب
جوان مرد جتنے تھے اُس فوج کے | سبھی دفعتہً وہان پہ مارے گئے
ہوئے کشتہ اعدا بہت وقت جنگ | زمین خون سے یکسر ہوئی لالہ رنگ
کوئی لوٹتا تھا پڑا خاک پر | کوئی کھا کے نیزہ گرا آہ کر
ہوئے کشتہ جتنے کرون کیا بیان | سوا لاش کے کچھ نہ وہان تھا عیان
مظفر ہوئی غازیونکی سپاہ | ہوئی فوج یونان سراسر تباہ

آخرکار باقی فوج بہ سبب نہ پہنچنے وعدہ موت معین کے اپنے ہتھیار و گھوڑے چھوڑ بھاگی اور اُس مہلکہ سے جان بچا اپنا بہت سامان و اسباب عوض مین نیم جان کے چھوڑ گئی تب نواب نامدار نے نقارہ فتح کا بجوایا اور صبح کے وقت غنایم کو ضبط مین لا غازیان اسلام کو صلہ و انعام شایستہ دے مابقی سر برنگپٹن کو روانہ فرمایا جب اِس شکست کی خبر مادھو راو کو پہنچی رنگ چہرہ کا اُسکے اُڑ گیا مار سرکوفتہ کے مانند پیچ و تاب کھانے لگا اتفاقاً اُسی وقت پانچ چھہ ہزار سوار جو حسب الحکم اُسکے بارا محال کی طرف تاخت کو گئے تھے حیدری بندہ ارون کے ہاتھ سے خستہ و پریشان حال مسلوب الحال اُسکے لشکر

مین جا داخل ہوئے اُنکا یہہ پریشان حال دیکھنا زیادہ تر موجب رنج وکاہش کا مادھوراو کو ہوا پر پیشوائی کے نام کی غیرت کے سبب ایسی ناکامی سے یونان کو جانے کا لاچار ساتھہ دل سوگوار و چشم اشکبار کے مقام چنتامنی سے کوچ کر دامن کوہستان اناجی درگ مین مانند جمادات کے بے حس وحرکت ہوکر اقامت کی جب یہہ خبر نواب بہادر کو جو عقل کامل اور اقبال شامل رکھتا تھا معلوم ہوئی مآل کار کو خرد خدا داد کی میزان مین تولا اور یہہ سمجھکر کہ دو سال کے عرصے سے تمام ملک متعلق دارالامارت مرہٹون کے لشکر سے پامال ہو رہا ہی اور اُس مدت مین اُنکی تاخت و تاراج کے باعث دانہ کیا بلکہ گھاس بھی زمین پر اُگنے نپائی اِس صورت مین اگر چندے اسی طرح لڑائی بھڑائی اِس ملک مین قایم رہیگی تو رعایا کا حال بہت ابتر وخراب ہو جائیگا اور بزرگون نے فرمایا ہی کہ صلح و صلاح بہرحال جنگ و جدال سے بہتر ہی چنانچہ موافق حکم راے صواب نماے کے ایک شخص کو جو مشیر محفل خاص اور محرم خلوت سراے صدق و اخلاص کا تھا عہدے پر سفارت کے منصوب فرماکر ایک نامہ اِس مضمون کا مادھوراو بہادر کو لکھا کہ دنیا ایسی متاع نہین ہی جسکے لیئے دو عاقل باہم نزاع کرین اور رعایا و برایا جو بدایع و دایع ایزدی ہین اُنکو عبث عبث پامال کرنا اور لوٹنا اور خون ناحق کے گناہ کا بوجھہ اپنی گردن پر ڈالنا جوانمردان حق شناس کی آئین سے بہت بعید ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ جب تک ایک رمق بھی اِس طرف کے مجاہدون کے تن مین باقی رہیگی تمھارے لشکر کو آرام و راحت سے بہرہ لینے نہ دینگے اور اگر سو برس اِس کوہستان مین سر ٹکراؤ گے تو بھی ممکن نہین کہ تمھاری ریاست کا نقش اِس ملک مین درست بیٹھے اسواسطے صلاح دولت اسی مین ہی کہ آپ

وصف

( ۱۴۴ )

پونان کو ساتھ خیر و عافیت کے مراجعت کرین اور اگر تھوڑے روز
اور خوشامدیان خانہ برانداز کی اغوا سے اپنے دار الملک سے دور اس
ملک مین تاخیر کرینگے دشمنون کے ہاتھ سے جو مترصّد فرصت ہین اس
ملک مین رنگ رنگ کے فتنہ و فساد سر اٹھاوینگے تب سوا ے افسوس
و ہاتھ ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا بلکہ دار الحکومت تک پہنچنا دشوار ہو جائیگا اور چونکہ
عالم اتحاد مین دوستانہ ضیافت کرنا مناسب ہوتا ہی اس لئے کچھ نفایس اور کچھ
روپی نقد بھیجے گئے ہین اسے قبول کر اپنے دوست دار کو مشکور کیجئے
والسلام جب نامہ مصالحت ختامہ مہر خاص سے مزّین و مرتّب ہو چکا معہ سات لاکھ
روپی نقد اور کچھ نفایس اقمشہ کے ساتھ جو دو تین روز کے آگے مادھوراو
کی فوج ہراول سے لوٹ مین ہاتھ لگے تھے منتخب کر واسطے مادھوراو کے ہدیہ
کے طور پر سفیر با تدبیر کو حوالہ فرمایا گیا اس فدوی اخلاص شعار نے سب نقد
اور اجناس معہ نامہ مادھوراو کی خدمت مین پہنچایا مادھوراو تو ایسے مایدہ پر
فایدہ کے حاصل ہونے کی دعاہی مانگ رہا تھا نامہ و نقود و اقمشہ کے وصول
ہونے کو فتح غیبی سمجھ نواب بہادر کے ارشاد کو دامن جان مین باندھا اور
نواب بہادر کی طرف کے اسیرون کو انعام و خلعت دے کر سفیر مذکور کے
ساتھ روانہ کر خود فی الفور وہان سے پونان کی طرف کوچ کیا جب میدان ملک
کا مرہٹّون کی فوج سے خالی ہوا نواب بہادر نے مادھوراو کے پیچھے پیچھے بالاپور
خورد کی طرف کوچ کیا اور وہان پہنچکر رعیتون پر جو مرہٹّون کے ہاتھ سے ستم
رسیدہ ہو رہی تھین توجّہ کی نظر مبذول کی اپنی سرکار سے زر تقاوی دے
خراج یکسالہ معاف کر سب کو خوش کیا پھر خود بدولت و اقبال بنگلور کی طرف
عنان تاب ہوا ان سوانح سے جو اس مقام مین وقوع مین آئے ایک یہ ہی کہ

علی زمان خان ناظم زلف بد ر الزمان خان نے وکالت مین محمد یوسف کمیدان قلعہ دار
مدھرا کے جسکو نواب محمد علی خان نے بغاوت مین متّہم کرکے واسطے استیصال
اُسکے فوج بھیجی تھی نواب بہادر کے حضور مین حاضر ہو کر مدد طلب کی لیکن چونکہ
ضمیر منیر مین ارادہ انتظام کرنے نواحی بنگلور و صوبہ سرا کا مصمّم ہو گیا تھا علی زمانخان
کو حکم حاضر باشی کا ہوا جب وقایع کی فردون سے معلوم ہوا کہ نواب محمد علی خان نے
محمد یوسف کمیدان کو پکڑ کے دار پر کھینچا اور قلعہ مدھرا فتح ہو گیا نواب بہادر نے
علی زمان خان کو جو نہایت جسیم الخلقت گھوڑے کی سواری سے معذور تھا ایک
فیل فلک شکوہ معہ عماری اُسکی سواری کو عنایت کیا اور ندیمان خاص کے
زمرہ مین ممتاز فرمایا اُنھین دنون مین فیض اللہ خان ھیبت جنگ نواب دلاور خان
سابق صوبہ دار سرا کا داماد اپنے خسر سے ناخوش ہو سایہ دولت حیدری مین
پناہ جو ہوا تھا جب اُسنے اُن روزون بہ سبب رفع ہو جانے فساد مرھٹون کے
خاطر انور کو نواب بہادر کے خوش دیکھا فرصت کے وقت مین اپنے دعویٰ کو ظاہر
اور اپنے خسر کو طغیان مین متّہم کرکے مزاج کو نواب بہادر کے برہم کیا اور
آپ ساتھ چند سوار اور ایک فیل کے واسطے حاضر لانے نواب دلاور خان کے
پیشگاہ حیدری سے کولار کو روانہ ہوا دلاور خان جو مرد جہاندیدہ تھا بے تامّل
حضور مین حاضر ہو کر اپنے داماد کی کیفیّت مفصّل حضور مین ظاہر کی اور
ھیبت جنگ کے لڑکون کو جنھین ہمراہ اپنے لایا تھا حاضر کیا نواب بہادر نے
باتون کو دلاور خان کے سچ یقین کر لڑکون کو آگے فیض اللہ خان کے
بھجوا دیا اور دلاور خان کو حکم فرمایا کہ چونکہ فیض اللہ خان تربیت طلب ہی
نصیحت کرنے مین اُسکے خاطر عاطر مصروف رکھا چاہئے بعد اِس گفتگو کے
نواب دلاور خان علحدہ ایک خیمہ مین جو موافق حکم کے ساتھ فرش

نفیس اور سامان مایحتاج کے مرتّب و آراستہ ہوا تھا داخل ہوا اور دونون
وقت نواب کے ساتھ الوان نعمت مین شریک ہوتا تھا علاوہ اُسکے سرکار کے
دیوان کو یہہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک نواب دلاورخان لشکر مین تشریف
رکھین ایک ہزار روپیہ ہر روز واسطے مصارف ضروریہ کے سرکار سے
پہنچاتا رہے اور از بسکہ خاطر انور نواب دلاورخان کی ملاقات سے مسرّت
اندوز ہوی نواب نور الابصار خان کو جو نواب دلاورخان کا بھتیجا تھا اپنی دامادی
مین افتخار بخشا اور بہت سامان جہاز کا جو لایق سلاطین کے اور فایق
اوپر رتبہ اعاظم و اکابر کے تھا عنایت کر سرفراز کیا بعد تھوڑے روز کے
خود بدولت چھہ مہینے تک نواحی بنگلور و مدن ہلّی و کلیسر مین تشریف رکھ راجگان
سرکش و متمرّد کتئین قرار واقعی سزا کو پہنچا مستقر حکومت کی طرف رونق افزا ہوا
اور دو برس کے عرصے تک کسی طرح کے فتنہ و فساد نے اطراف و جوانب
مین سر نہ اُٹھایا بڑی دل جمعی سے ہمت عالی کو آراستہ کرنے پر سپاہ جنگی
اور جمع کرنے پر ھتھیار و سامان حرب کے مصروف رکھا اور اُسی زمانے مین
خبر فوت ہونے محمد عمر کمیدان کی حضور مین پہنچی نواب بہادر نے اُسکے
لڑکے کو جسکا نام محمد علی تھا بمقتضاے بندہ نوازی اُسکے باپ کی جگہہ کمیدانی
پر اُسی رسالون کے منصوب و مقرّر فرمایا ؁

---

پہنچنا رگھناتھ راو پیشوا کا ملک بالاگھات کی تسخیر کے ارادے
پر پونان سے اور پھر جانا اُسکا ناکام اور تسخیر فرمانا
نواب بہادر کا ملک بالادامی وجالی مال وغیرہ کو اور دوسرے
وقایع جو سنہ گیارہ سو تیراسی ہجری مین ظاہر ہوے

جب نراین راو پیشوا اپنے چچا راگھو کے ظلم کے سبب محمد یوسف گمید ان کے ہاتھ سے مارا گیا راگھو راو جو بالاجی راو اور مادھوجی راو کے عہد سے قید مین دن رات بسر کرتا تھا اپنے بھتیجے کے قتل کو موجب استقرار اپنی دولت کا جانکر پونان کی مسند ریاست پر بیٹھا اور بہت سے اُمرا و ارکان دولت مرہٹہ کو بہ پیشکش زر نقد اور وعدہ احسان آیندہ مستمال و موافق کر فوج بیشمار اور توپخانہ آتشبار لے حیدر آباد کی طرف متوجہ ہوا ناظم حیدر آباد اِس خبر کو سنکر اپنے لشکر کے ساتھ اُسکے مقابلے مین آیا اور دونون طرف سے صف آرائی ہوئی ناظِم حیدر آباد کی فوج بہ سبب آرام طلبی و آسایش دوستی کے جنگ و جدال کی تاب نہ لا میدان سے بھاگ گئی اور رکن الدولہ نے بھی جو دیوان مستقل اور امورات جزوی وکلی کا مالک تھا اپنی سلامتی مقدّم جان پہلو تہی کیا نواب نظام علی خان بہادر یہ حال دیکھ گرداب حیرت مین پڑ گیا موشیر رمو فرانسیس نے معہ دو پلٹن سپاہی نواب کی سواری کے ہاتھی کو درمیان مین لیکر جنگ کرتا ہوا اُسے بیدر کے قلعہ مین سلامت پہنچایا راگھو نے جلد تعاقب کر قلعہ کو محاصرہ کیا کئی روز مین نواب نظام علی خان نے تسلیم کر دینے پر کئی ملک سیر حاصل کے (جیسے بیدر اورنگ آباد احمد آباد برار) رگھناتھ راو سے مصالحہ کیا تب راگھو نے بعد اُس فتح نمایان کے دماغ فرعونی

بہم پہنچا کر طرف ملک بالا گھات کے جو قبضہ حیدری مین تھا کوچ کیا اِس عرصے مین
نانا پھڑنویس رکن اعظم دولت پونان نے جو نراین راو کے مارے جانے اور
تسلّط پانے سے راگھو کے ناخوش ہو تمارض کر کے پونان مین رہ گیا تھا حیدر آباد
کے ناظم کو لکھا کہ راگھو کو خلل دماغ ہو گیا ہی اُسنے اپنے حقیقی بھتیجے نراین راو
کو جو ایک جوان نیک ذات تھا ناحق ظلم سے قتل کیا ستاصال کرنا اُس بے باک
کا اور خون ناحق کا قصاص لینا صاحب دولتون پر لازم و واجب ہی اِسواسطے
مصلحت یہہ ہی کہ ہم اور تم بالاتّفاق ساتھ تدابیر شایستہ اور مساعی بایستہ
کے قتل پر اُسکے ہمت باندھین اور نانا موصوف نے ایک نامہ اتحاد آمیز
اِسی مضمون کا نواب حیدر علی خان بہادر کے حضور مین بھیجا نواب بہادر نے
اُسکو جواب مین لکھا کہ اگر راگھو اِس طرف آئیگا ہم تمہارے لکھنے پر عمل
کرنے مین قصور نہ کرینگے؛

بعد اُسکے نواب حیدر علی خان بہادر نے اپنی جوانمردی کی شہرت کے
لیئے واسطے حاضر کرنے تمام لشکر فیروزی اثر کے حکم کیا نانا پھڑنویس
کو جب نامہ نواب کا پہنچا پڑھکر بہت ممنون و مطمئن ہوا اور فکر و
تدبیر کر لشکر کے سرداروں کو جو راگھو سے سازش رکھتے تھے یہہ
پیام بھیجا کہ ایسے خونی کی رفاقت جسنے قطع رحم کر کے اپنے بھتیجے رشید کا
سینہ خنجر بیداد سے چاک کیا اختیار کرنا مردانگی کی حمیّت سے بعید ہی اور
ایسے ظالم سے جسنے خون اپنے جگر گوشہ کا کمال بیرحمی سے خاک پر ڈالا توقع
رفاہ و فلاح کی رکھنا عقل مآل اندیشن کے نزدیک بہت غریب مقتضا آدمیت
کا یہہ ہی کہ رفاقت کو اُسکی ترک کر کے پونان کو سب چلے آو اور نراین راو
مقتول کے دروازے پر حاضر ہو اُس مظلوم کی رانی جو حمل سے ہی اُسکی نوکری

اختیار کرو۔ جب یہ پیغام سرداروں کو پہنچا بمقتضاے خود مصلحت اندیش اکثر لوگ توکسی لطایف الحیل سے راگھو کی اجازت سے پونان کو سدھارے اور کتنے ہراولی و بیزکداری کے بہانے لشکر سے نکل کر پونان کو چلے گئے غرض کہ بدرسے لے راے درگ کے پہنچنے تک کوئی متنفس لشکریون سے راگھو کے ساتھ نرہا تب ناچار دل شکشتہ تاسف سے ہاتھ ملتا ہوا ساتھ بیس ہزار سوار بمقدار کے جو اُسنے خود جمع کیے تھے آہستہ آہستہ منزلونکو قطع کرنے لگا اِس درمیان مین جب جاسوسون سے اُسنے یہ خبر پائی کہ حیدر آباد کا ناظم موافق صواب دید نانا پھڑنویس کے بڑی فوج سمیت ایلغار کیے ہوئے آتا ہی تب مضطرہو نواب بہادر سے التجا کرنی مصلحت وقت جان ایک وکیل دانا کو حضور مین نواب بہادر کے روانہ کیا اور ایک نامہ اِس مضمون کا لکھا کہ اگر آپ اِسوقت مین میری کمک و دست گیری کرین اور چہارم حصہ خراج کا جو معمول ہی لطف فرماوین تو سراسر کرم و عنایت ہی۔ نواب بہادر نے جواب مین لکھا کہ نرمک راو کے ظلم سے رعایا مین کچھ حالت باقی نہین رہی ہی مال واجب ادا نہین کرسکتین تمہارے واسطے حصہ کہان سے بھیجا جاوے اور جو تمنے کمک چاہی ہی اُسکا یہ حال ہی کہ اگر تم کوکسی غیر کے ساتھ منازعت ہوتی تو کمک کرنا مضایقہ نہ تھا مگر اِس صورت مین کہ یہ نزاع و خصومت تمھارے گھر ہی سے اُٹھی ہی ہم کو تمہارے امورات خانگی مین دخل کرنا نہین پہنچتا آیندہ ہم کو ایسی تکلیف مالا یطاق سے معاف رکھیے راگھو نے مکرر لکھا کہ اِس وقت مین فتنے کا بازار سب طرفون سے گرم ہی اگر دس لاکھ روپیہ مہربانی کی راہ سے عنایت کرین تو اُسکے عوض مین تمام صوبہ سرا اُس طرف کشنا ندی کے مادامی و جالی مال و غیرہ تک

گہاٹ نگان حیدری کو ہم تفویض کر دینگے نواب بہادر نے اِس پیام کے جواب مین راگھو کے وکیل سے فرمایا کہ اگر تمھارا موکّل اپنے لکھے پر عمل کرے اِسطرف سے بھی تمھارے مقصد کے سرانجام کر دینے مین فروگذاشت نہ ہو گی راگھو نے جب یہہ مژدہ سنا خوش ہوا اور باجی راو اپنے نسبتی بھائی کو معہ تین سو سوار اور ایک پروانہ بابوجی سیندھیہ صوبہ دار سرا کے نام پر واسطے خالی کر دینے قلعہ کے روانہ کیا جب باجی راو قلعہ کے حوالی مین پہنچا اور پروانہ قلعہ مین صوبہ دار کے پاس بھیجا وہ فی الفور اُسکو پڑھکر آگ ہو گیا اور یہہ جواب دیا کہ راگھو راو قاتل برادرزادہ کون ہی جسکے حکم سے ہم قلعہ کو خالی کر دین اگر وہ اپنی خیریّت چاہتا ہی صحیح و سالم پھر جاوے نہین تو مارے گولون کے اُڑا دیا جائیگا باجی راو تو اُس سے لڑنیکی طاقت نہین رکھتا تھا وہان سے مراجعت اور نواب بہادر کی ملازمت حاصل کر کمک کی استدعا کی نواب بہادر نے موافق اُسکی تمنّا کے شاہزادہ فیروز بخت کو فوج شایستہ دے واسطے فتح کرنے قلعہ سرا کے رخصت فرمایا اِس اثنا مین کئی نامے نانا پھڑنویس کے پونان سے اِس مضمون کے ملاحظہ مین حضور کے گذرے کہ ہرگز ہرگز جھوٹھے قول و فعل پر راگھو کے التفات و اعتبار نفرمانا اور جس طرح ہو سکے قلع و قمع مین اُس موذی کے جس نے ریاست پونان کو مختل و برہم کر دیا ہی سعی کیا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ بعد استیصال اُس خونی و خیم العاقبت کے جو امر آپکی دولت خداداد کے استحکام کے لیئے ضروری ہوگا اُس مین خیرخواہ امداد و اعانت کریگا ؛

نواب بہادر نے جسکے ضمیر مین ملک گیری کا خیال مکنون و مضمر تھا اہلکار اور سرداروں کو پونان کے ممنون احسان رکھنا موجب افزایش و فروغ اپنی دولت کا تصوّر کر کے دارالریاست سے نکل فوج قاہرہ سمیت

سواد برجن راے پٹن مین علم اقبال کو بلند کیا شاہزادہ بلند بخت نے جو ہمراہ رکاب
پدر بزرگوار کے تھا قلعہ سر اکو محاصرہ کیا اور مرحلہ و سیبہ (یعنی دیوار جسکے
آڑ سے فوج لڑتی ہی) مرتّب و طیّار کر ساتھ ضرب گولون کے قلعہ نشینون کو
تباہ کرنا شروع کیا تین مہینے کے عرصے مین بڑی کوششون سے وہ قلعہ فتح ہوا
اور تھانہ مستحکم قلعہ مین بٹھا مد گیری کی جانب متوجّہ ہوا چار روز کے عرصے مین
بزور اُس قلعہ کو بھی مسخّر کر بچن راے درگ کے قلعہ کو گھیر لیا بعد محاصرے
ایک مہینے کے بہادران شیر صولت اور غازیان رستم صلابت نے قلعہ پر ہلّا کر
بزور بازوی مردی اُسے مفتوح کیا اِس عرصے مین نواب بہادر نے بھی کوچ فرما آہستہ
آہستہ جنگل میدان طی کرتا ہوا تمکور کی نواح مین آیا راگھو نے جب خبر فتح ہو جانے
کی قلعہ کے شاہزادہ بلند اقبال کی پردلی و تدبیر سے سنی اور فوج ظفر موج حیدری کو بھی
مانند سیل بلا کے اپنی طرف متوجّہ دیکھا بھاگنے سے بہتر کوئی تدبیر اُسے نہ سوجھی
سولہ ہزار سوار سے جو اُس اضطرار کی حالت مین اُسکے ساتھ رہگئے تھے پیچھے ہٹ کر
ارادہ ہندوستان کے جانے کا کیا لیکن پونان اور حیدرآباد کی فوجون نے اُسکا
تعاقب کیا اور اُسکو فرصت اُدھر جانے کی نہ دیکر پہلے تو برہان پور تک وہان
سے خاندیس اور وہان سے گجرات تک اُسکا تعاقب کیا نواب بہادر نے
اِس فرصت کو غنیمت جان گوپال و بہادر بندہ و مودکی درگ و کپچندر گڑہ کو
جو سب قلعون مین مضبوط اور محالات توابع اُنکے جو سیر حاصل تھے اپنے قبضہ
اقتدار مین لایا راجہ سرہٹّی کو جسنے اطاعت و انقیاد اختیار کی تھی خلعت فاخرہ
وجواہر گران بہا عطا کر کے اُسکی سر فرازی اور واسطے توفیر خزانہ و آبادی
اُس ملک کے اُسکو تاکید بہت فرمائی چند روز مین نول کنڈہ وجان ہلّی کو مفتوح
کر طرف جویلدھا توار کے لشکرکشی کی

وقف

( ۱۴۹ )

مستخبران وقایع و آثار پر پوشیدہ نرہے

کہ جب اگلے دنون مین نواب بہادر نے قلعہ نگر کو مفتوح کر کے تمام ملک بدنور کو اپنے تصرّف مین لایا میر رستم علی خان فاروقی نے جو نواب آصف جاہ کی طرف سے قلعدار حویلی دھاڑوار کا تھا حلقہ عبودیت نواب بہادر کا اپنے کان مین ڈال کر قلعہ کے تئین اولیاے دولت کو تسلیم کر دیا اور خود ساتھ شاہزادہ پان سوروپی کے عہدہ بخشی گری پرسواران بارگیر کے ممتاز ہوا بعد گذرنے تھوڑے روز کے جب مادھوراو پیشواے ملک بالا گھات مین آکر فتنہ و فساد برپا کیا وہ قلعہ گماشتگان حیدری کے تصرّف سے نکل کر مرہٹے کے تصرّف مین آگیا اُس عہد سے بسونت راو نام ایک شخص گوپال راو کے خویشون سے اُس قلعہ کا قلعدار تھا ورنو لاجب حیدری لشکر کا گذار اُس طرف ہوا وہان سے سرسری چلا جانا اور قلعہ کو غیر کے قبضے مین چھوڑنا حمیت سرداری و بہادری سے بعید جانکر حکم والاواسطے محاصرہ کرنے اُس قلعہ کے صادر ہوا اور گلندازون کو حکم دیا گیا کہ دو رسے گولے مارتے رہین چونکہ فتح کرنا مستحکم گڑھون کا شتابی ممکن نہین اِس لیئے نواب بہادر نے اپنی خرد دوربین سے یہ تدبیر شایستہ ٹھہرا کر ایک خط آپاجی رام کارپرداز نواحی مرچ کی طرف سے اسمی بسونت راو قلعہ دار حویلی دھاڑواڑ کے اِس مضمون کا لکھا کہ ظاہرا نواب بہادر عزم تسخیر کرنے کا قلعہ حویلی دھاڑواڑ کے رکھتا ہی تم ہرگز بیدل نہو اور جنگ پر مستعد رہو ہم جلد فوج واسطے کمک کے بھیجتے ہین جب خط لکھا گیا نواب بہادر نے آپاجی رام نام ایک اپنے ملازم کی مہر جو لشکر فیروزی

اثر کے ساتھ تھا بت کر دو نفر ہرکارے کو لباس مرھٹون کا پہنا اور وہ خط
اُنکو دیکر قلعہ کو روانہ کیا جب ہرکارے آگے قلعہ دار حویلی دھارواڑ کے پہنچے
اُس نافہم شامت رسیدہ نے اُس خط کو بھیجا ہوا آپا جی رام کارپرداز
نواحی مرچ کا جانا اور کمک پہنچنے کی امید پر بہ نسبت سابق زیادہ استحکام
کرنے مین قلعہ کے مشغول ہوا بعد چار روز کے نواب بہادر وقت شب کے
دو ہزار سپاہی تین سو سوار قوم مرھٹہ و راجپوت کے اپنے لشکر سے منتخب کر
تین ضرب توپ اُنکی ساتھ دے اور ایک رسالہ سوارون کا واسطے احتیاط
کے تعین فرما ایک شخص معتمد کو سپہدار اُس فوج کا مقرّر کر رخصت فرمایا
اُس فوج نے جنگل مین گھس کے اُس راہ سے جو مرچ سے قلعہ کو آتی تھی
سر نکال قلعہ کے نزدیک آکر کئی توپ و بندوقین بے گولے و گولی کے چھوڑین
قلعہ والون نے جو کمک کے پہنچنے کی انتظار مین راہ دیکھ ہی رہے تھے آواز توپ و
بندوقون کی سنتے ہی کمک پہنچنے کا یقین کر بہت خوشی سے دروازہ قلعہ کا
کھول سب سوار اور پیادون کو قلعہ مین راہ دی سپہسالار فوج جعلی نے
قلعہ دار کو کہا کہ سب اپنے سپاہیون کو قلعہ سے نکالو تا وے جا کر مورچون پر
نواب کے شب خون مارین اور جو لوگ ہمارے ساتھ مرچ سے آئے ہین
قلعہ کی حفاظت اُنکے حوالے کرو وہ قلعہ دار اندھیری رات مین دوست
دشمن کی تمیز نکر سکا اپنے سپاہ کو قلعہ سے باہر نکال سپاہیان تازہ وارد
کو واسطے حفاظت قلعہ کے متعیّن کیا جو ہین قلعہ کے سپاہیون نے حصار سے
باہر قدم رکھا سپہسالار حیدری نے بے تکلّف ہاتھ و گردن قلعہ دار اور کئی
اُسکے ملازمین کی اچھی طرح مضبوط باندھ تمام غلّہ و آلات حرب جو قلعہ مین
تھے اپنے ضبط مین لا مبارکباد کی شلکین چھوڑین جب قلعہ اُس حیلے سے

بے لڑے بھڑے قبضے مین آگیا علی الصّباح نواب بہادر گھوڑے پر سوار ہو
قلعہ مین داخل ہوا اور وہان کے مکانون کی سیر کر کے اشیای نفیسہ
انتخاب فرما جو قابل انعام کے تھین سپاہ رزم خواہ کو عطا کین اور ایک
برس کے عرصے تک اُس ملک کی سیر و گشت فرما وہان کے راجاؤن سے
مبالغ خطیر معرض وصول مین لا کر تالیف قلوب کے واسطے جو فی الحقیقت
امراعظم سرداری کا ہی باجی راو براور نسبتی راگھو کہ جو لشکر ظفر پیکر مین
حاضر تھا حضور مین طلب کر کے فرمایا کہ اگر تمکو جانا منظور ہی جاؤ کچھ مزاحمت و
مواخذہ تمسے نہ کیا جائیگا اُس درماندۂ بیابان سرگردانی نے عرض کی کہ راگھو کا
کام سارا برہم ہوا اور نان کے سردار سب میری قرابت قریبہ کے راگھو کے
ساتھ سب میرے خون کے پیاسے ہین اب مین سوا سے سایہ دولت کے ملجا و ماوا
نہین رکھتا نواب بہادر نے اُسکی بیکسی کی حالت پر ترحّم فرما عہدے پر رسالہ داری
پان سو سوار کے اور ساتھ عنایت کرنے فیل و نقّارہ و نوبت کے
اُسے سرفراز فرما ملازمان خاص مین داخل کیا اُنھین ایام میمنت التیام مین کہ سارا
اسباب دولت کا مہیّا و آمادہ اور فتح و اقبال مانند چاکران غاشیہ بدوش اور
بندگان حلقہ بگوش کے در دولت سرا پر حاضر تھے پورنیا برہمن کو جو ساتھ جوہر عقل
کے آراستگی رکھتا اور بہ مشاہرہ پچاس ہون ایک شخص کے پاس
جو عمدہ صرّافان لشکر حیدری سے تھا اوقات بسری کرتا تھا اور تحریر و تقریر
اُسکی بہت دنون سے منظور نظر مشکل پسند نواب عالی جناب کی تھی
بمقتضاے ذرّہ پروری حضیض نکبت سے نکال کر اُسے اوج سرفرازی پر پہنچا
دفتر کنڑی زبان کا اُسکو تفویض فرمایا اور مواجب معقول مقرّر کر اُسے
روشناس عالم کا کیا بعد انتظام کرنے اور سب کارخانجات کے خاطر نور بہ نسبت

سابق کے بیشتر آراستہ کرنے پر سپاہ رزم خواہ کے متوجہ ہوئی چنانچہ عرصہ قلیل مین جنگ کے آلات شمار سے زیادہ فراہم کیئے گئے اور شہرہ قدردانی و سپاہ دوستی کا نواب نامدار کے بلاد و قصبات مین گوشوارے کے مانند بہادران جان سپار کے کان کا آویزہ ہوا جوق جوق سوار پیادے اچھے اچھے سلاح وگھوڑون حمیت آکرنوکر ہونے لگے چنانچہ اب دستے دستے سوار خاص طویلون کے جگ گئے اور چمکیلے ہتھیارون کے ساتھ رنگ برنگ کے لباس پہنے جولانگاہ مین گھوڑے پھراتے پیادے بند و قچی وردی سرخ و زرد و سبز باناتون کی پہنے ہوئے مانند ابر موسم بہار کے ہر جانب خرامان ہوتے اور سوار زرہ بکتر و چار آئینے پہنے ہوئے دریاے مواج بحر اخضر کو عرق خجالت مین ڈباتے الغرض عرصہ قلیل مین اٹھاون ہزار سوار جرار ساتھ پلٹن سپاہی وپینتالیس ہزار پیادے کرناٹکی جو برقند ازی کے فن مین بے خطا تھے اور پانچ ہزار بانہ اور دس ہزار گولنداز قادر انداز علم آسمان سا کے تلے مجتمع ہوئے اور توپخانے کے علاوہ دو ہزار اُونٹ منتخب جوانان روئین تن کے حوالے ہوئے کہ عراق و ترکستان کی فوج کی طرز پر شترنال اُنپر باندھکر لڑائی مین مانند ابر کے جوشان و خروشان و برق افشان رہین جب خاطر خطیر سب اسباب سروری کے انجام کرنے سے جمع ہوئی مستقر سریر دولت کی طرف معاودت فرماکر سایہ عاطفت کا شہر خجستہ بہر کے رہنے والون کے سرپر ڈالا اور مناصب مناسب و روزینے اور مواجب و خلعت و جواہرات ہاتھی گھوڑے عطا کرکے تمام اُن لوگونکو جو سائے مین دولت واقبال کے رہتے تھے عرق ریزی اور جانفشانی پر آمادہ و مستعد کیا؛

---

## آنا مادھوراو پیشوا کا دوسری بار پونان سے بالاگھاٹ مین بقصد استخلاص اور آخرکار صلح کرنا اور پھر جانا اپنے ملک کو

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے بعد مراجعت مادھوراو کے ایک لشکر سنگین مردان جنگی اور لڑاک سے جمع کر اور بڑا توپخانہ آتش بار بہم پہنچا ملک بدنور کے بند و بست کو کوچ کیا صوبہ سرا کے ناظم کو جو مادھوراو کی طرف سے مقرّر تھا اِس کوچ سے اُسے یقین ہوا کہ نواب حیدر دل توابع نگر کے بند و بست سے فراغت کر صوبہ سرا کی تسخیر کا ارادہ کریگا اِسلئے اپنے بچاو کے واسطے اس واقعہ کا علاج وقوع سے پہلے کرنا مصلحت جانکر اپنی عرضی کے ذریعہ سے مفصّل حال اُسکا مادھوراو پیشوا کے حضور مین عرض کیا اُس سردار صاحب اقتدار نے بھی نواب بہادر کی جمعیّت کو اپنی دولت کی پریشانی کا سبب جانکر ایک حشر عظیم سوار و پیادون سے جمع کر کے خود مملکت محروسہ کی طرف نواب بہادر کے متوجّہ ہوا اور اپنی فوج کے سردارون کو بڑی جمعیّت کے ساتھ واسطے فتح کرنے ان قلعون کے جو نواب بہادر کے علاقے مین تھے تعینات کئے نواب بہادر نے اُسکے آنے سے کچھ تردّد و اندیشہ نہ کر تمام فوج ظفر موج اور توپخانہ کے ساتھ ہمو کر لسواتین کی راہ سے تنب بھدراندی اُتر کر شکار پور کے سواد مین خیمہ کیا (راجہ چیتل درگ کا اس مہم مین ہمرکاب نواب بہادر کے تھا) غنیم کی فوج نے بھی یہہ اطلّاع پا کر قلعون کا محاصرہ ملتوی رکھ ایک کوس کے فاصلے پر آ ڈیرہ کیا اور شب بسر کر کے نور کے تڑکے میدان مین آپہنچے اِس طرف سے نواب بہادر توکّل کا خود سر پر رکھ حفاظتِ حافظ حقیقی کا جوشن پہن میدان

مین آیا اگرچہ درمیان افواج غنیم کے جو مور ملخ کے مانند بیشمار تھی فوج نواب بہادر کی محصور ہو گئی تو بھی غازیون نے اُسدن کو لڑبھڑ کے بسر کیا شام کو مخالف کی فوج اپنے ڈیرون پر پھر گئی اور نواب بہادر نے سپاہ کو فرصت کھانے پینے کی دیکر رات کو وہان سے کوچ کرکے دونوزلی وچراگی کے مقام پر خیمہ کیا اور گھنے جنگل کو پشت پر رکھکر لشکر کی چارون طرف کمینگاہ دشمنون کے شکار کے لیئے مقرّر کر جا بجا سوار پیادون سے محافظت اور مضبوطی کی اور اُسطرف سے مادھوراو نے بھی شانور کے حاکم سمیت جو اِس مرتبہ بھی بدعہدی کرکے اُسکے ساتھ ہو گیا تھا آکر لشکر حیدری کے سامھنے ڈیرہ کیا ہر روز تولی تولی بیر اور سورمان سوارون کی دونون فوجون سے نکل نکل میدان مین آ لڑبھڑ کوئی شہادت کا شربت پیتا اور کوئی دوزخ کی آگ کا کندا بنتا تھا کئی دن پیچھے جب مادھوراو نے گولے اولے کے مانند برسائے تب اُردوے مبارک سے بہتون نے مرتبہ شہادت کا پایا نواب نامدار نے اِس سے پہلے ہی رات کو پانچ ہزار بندوقچی اچوک پندرہ سو سوار جان نثار چابک ضرب جلوی یا میدانی تو پین ہلکی ہلکی ساتھ لیکر سارا اسباب و اساس عظمت و شوکت کا دلاورخان بہادر کے اعتماد پر چھوڑ اور باقی لشکر ہیبت جنگ سپہسالار کے حوالے کر شبخون کی نیت سے شیر کی مانند جنگل مین گھسا اور دل مین یہ ٹھہرایا کہ پہلے دشمن کے توپخانے پر گر اُسکو قابو مین لا پیچھے دشمنون کو گولے و گولیون کا نشانہ اور نہنگ شمشیر کا طعمہ بنایا چاھیئے لیکن پیچ یہ پڑ گیا کہ جنگل سے نکلتے نکلتے رات آخر ہو گئی طلیعہ روشنی صبح لشکر فتح پیکر کا ہراول ہوا غنیم کی فوج خواب غفلت سے چونکی اور نواب حیدرعلی خان بہادر کی لشکر کے مقدّمے کو شہد کا چھتا سمجھ مکھیون کی طرح چارون طرف سے بھن بھنا کر آچمٹے اور مار مار للکارے

لگے نواب بہادر نے اُسوقت مین گولندازون کو حکم دیا کہ توپ کو مہتاب دکھائین ولیکن جب فلیتہ دکھایا توپون نے آگ نہ لی چند گولندازون نے جوفن گولندازی مین بے مثل و یکتا تھے سو طرح کی تدبیرین کین لیکن بموجب اِس مصرع کے

تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی

ایک توپ بھی نہ چلی آخر کار خود نواب نے گھوڑے سے اُتر فلیتہ دکھایا اُن اژدہاؤن سے ایک نے بھی مہرہ نہ اُگلا لاچار توپون سے ہاتھ اُٹھا کر بندوقچیون کو حکم کیا اُنھون نے باڑھین مارغنیم کی فوج سے بہتون کو جہنّم واصل کیا اور کتنونکو زخمی بر چونکہ مرھٹے کی فوج شمار سے زیادہ تھی اِسواسطے اس قدر زدوکشت کو خیال مین نہ لائے اور جب کسی طرح اُنکو معلوم ہوا کہ نواب بہادر بہ نفس نفیس اُس معرکہ مین حاضرہی اُسی روز کو لڑائی کے تمام ہونیکا دن ٹھہرا جانون سے ہاتھ دھو گھوڑون کی باگ اُٹھا آتوتے اور غازیون کے ساتھ تلوار و نیزے سے لڑنے اور لڑائی رستم و اسفندیار کی بھلانے لگے اُسی لڑائی مین بیکنتھ راو دیوان نواب بہادر کی سرکار کا بیکنتھ باشی ہوا اور علی زمانخان نے چہرے پر زخم کھا کر ہم چشمون مین سرخروئی حاصل کی جو غازی کہ بچے اُنھون نے مرتّ کر شکر اسلام مین ملنے کا ارادہ کیا مرھٹون نے تعاقب کیا یہان تک کہ وے سب کام آئے نواب بہادر نے جب لڑائی کا رنگ اِس ڈھنگ سے بگڑتے دیکھا اکیلے اُس بلا سے نکل ایک جانب درخت کے سائے مین کارساز حقیقی کی تائید کے منتظر اور اقبال کی مدد کے امیدوار کھڑا ہو رہا اتّفاق سے ایک طنبورچی لشکر حیدری کا اُس میدان جنگ سے نکل کر اُسی درخت کے نیچے جا پہنچا نواب بہادر اسکے پہنچنے کو فال فتح کی سمجھ اسکو حکم طنبور بجانے کا فرمایا جوہین اُسنے طنبور پرچوب دی طنبور کی آواز سنتے ہی مرھٹے کی

فوج کو یقین ہوا کہ غازیون کو تازہ مدد پہنچی اِس تصوّر سے پانون سبھون کے اُتھڑ گئے ہتھیار گھوڑے غازیون کے جو اُنکے ہاتھ آئے تھے کچھ اپنے اسباب سمیت جا بجا چھوڑ بھاگے بھاگتے ہوئے نواب بہادر ساتھ کئی بہادرون کے جو طنبور کی آواز سنکر اُس درخت کے نیچے پہنچ گئے تھے میدان مین نکل آیا فی الفور پشت کی طرف سے ایک بڑا غبار اُٹھا معلوم ہوا کہ ہیبت جنگ بخشی فوج بن اعدا کے خون کی پیاسی اور توپخانہ لیئے بطور ایلغار کے آ پہنچا نواب بہادر نے بخشی کی عزّت بخشی کی کر کے لشکر تازہ زور اور توپخانہ ساتھ لے مخالفون کی فوج کا پیچھا کیا اور تلوار جو اعدا کے خون کی پیاسی تھی میان سے نکال سیراب کی اور قتل عام کا حکم کیا حکم پاتے ہی گولندازون نے جو اپنے کام مین برق کے مانند آتش دست تھے گولون کے اولے برسا کر اعدا کے کھیت کو جلا دیا اور برق اندازون نے جو شراب شجاعت سے مست تھے دشمنون کے کھلیان پر گولیون کے صاعقے ڈال کر خاک سیاہ کر دیا سوارون نے باگ اُٹھا دشمنون کے سر سے نیزون کے لٹو اور مخالفون کی جسد کو تلوارون کے میان و غلاف بنا اُن گران جانون کے نقد و جنس پر لوٹ پاٹ کا ہاتھ بڑھایا؛

## نظم

ہوا اُس گھڑی اِس قدر کشت و خون ... کہ حیرت مین تھا چرخ فیروزہ گون
عدو اِسقدر وہان پہ کشتے ہوئے ... کہ میدان مین کٹ کے پشتے ہوئے
گریزان مخالف ہوئے لیکے جان ... نہ ہرگز رہا وہان کسیکا نشان

آخرکار مادھوراو نے جب حیدری لشکر کے تلاطم امواج سے اپنی کشتی اُمید کو تباہی کے بھنور مین پڑی ہوئی دیکھا باوجود اُس کثرت فوج کے فراری ہوا

اور بنکاپور سے اس طرف کہین نہ رُکا نواب بہادر نے جب تائید غیبی سے اُس ہند ان کو مخالفون کے وجود سے خالی دیکھا شادیانے فتح کے بجوا اُسی مقام پر خیمہ کھڑا کرنے کا حکم دیا اور مرحم سے انعام نقد و جنس کے گھائلون کے زخمون پر پھاھے لگائے اس عرصے مین برسات کے موسم نے واسطے رفاہ عالم کے دورہ شروع کیا نقارچی نے رعد کے کوس آپہنچنے لشکر باران کا بجا کر ہنیوالونکو عالم سفلی کے آگاہی دی چوتھے آسمان کے حاکم آفتاب جہانتاب نے تہدید کے لئے متمردان اور سرکشان عالم کے برق کی شمشیر نکالی مادھوراو نے بنکاپور کی نواح مین قیام کیا اگرچہ بارش کی کثرت کے سبب عالم آب تھا اور چھوتے چھوتے نالے بھی اتھاہ ہوگئے تھے مادھوراو نے اِس شکست فاحش کی غیرت کے مارے گوپال راو مرج کے ناظم کو حکم کیا کہ جس طرح ہوسکے تنب بھدراندی اُترکر نواب بہادر کے ملک کو تاراج کرے گوپال راو نے بموجب حکم چار ناچار فوج سمیت ہورل گھاٹ سے اُترکر جتنے گانو پرگنے نواب بہادر کے علاقے سے سامھنے پڑے لوٹے اور جلا کے خاک سیاہ کئے اور راجہ ہرپن ہلی اور راے درگ سے بہ زور و تعدی مبلغ خطیر لیکر چیتل درگ کے علاقون مین ظلم کرنے لگا جب اِن سانحون کی خبر نواب بہادر نے سنی فی الفور برسات اور ندیون کی طغیانی کے اندیشہ کرنیکو آبرو ریزی رعایا کی سمجھ بے تامل سارا ساز و سامان لشکر کا مقام پر چھوڑ صرف چھہ ہزار چِڑہ سوار خاصے گھوڑون کے دو ہزار سوار سلہدار و چار پلٹن سپاہی چھہ ضرب توپ ساتھ لے بجلی کے مانند اُن ظالمون کی طرف تاخت کی تین دن کے عرصے مین تکلیف اُٹھا کر اُس راہ پرخطر کو طی کیا اور اچانک جس حالت مین گوپال راو اور اُسکے ساتھی بیخبر تھے مرگ ناگہانی کی طرح اُن کے سر پر جا گرا فرصت زین

باندھنے اور ہتھیار اُٹھانے کی اُنھین نہ دی تلوار و خنجر آبدار سے ایک ایسا خونکا
دریا بہایا جو دریائے سرخاب کی طرح موج مارنے لگا سپاہ غنیم نے اگرچہ میدان جنگ
سے منہہ نہ موڑا پر محاصرے کے سبب بند ہوکر تو بخانہ فرنگی کے ہدف ہوئے گھوڑے تھان
پر بندھے کے بندھے رہ گئے گوپال راو نے جب اپنے تئین چار موجے مین کشت و مات
کے پایا منصوبہ جنگ کو بے فائدہ سمجھ بساط لڑائی کی اُلٹ سب مال اگلا پچھلا اور
خیمہ اقمشہ نفیسہ جو کچھ راجاؤن اور رعیتون سے بہ ظلم و تعدّی لیا تھا جا بجا چھوڑ
اپنے رفیقون کے ساتھ جان لیکر بھاگا اور بہادرون کی دستبرد سے بچکر قلعہ سرا
مین جو مادھوراو کے قبضے مین تھا جا کر پناہ پکڑی اور اُسکی سپاہ اور عورتین جو
قتل عام سے جانبر ہوی تھین وہان قایم نہ رہ سکین بھاگ کر مادھوراو کے
لشکر سے جا ملین تب نواب شیر جنگ نے اُن بزدلون کے تعاقب کو بیہودہ
سمجھ نقّارہ فتح کا بجوایا اور وہین اِستقامت فرمائی اور طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ
حیدری لشکر کے پنڈارے جو طلایہ کے طور پر ہمیشہ بہ موجب دستور فوج کے
آگے رہتے ہین رخصت پاکر بہ تبدیل لباس و لہجہ گوپال راو کے
سوارون مین جیسے پانی شراب سے جلد ملجاتا ہی مل گئے تھے جب گوپال راو بھاگا
تب اُنھون نے قابو اور فرصت پا بہت سے مخالفون کو تکڑے کر پانچ
ہزار گھوڑے جلد رو اور اُنتیس ہاتھی بڑے بڑے اور نوّے
اونٹ لوٹ کر صحیح سالم بھرے پورے حضور مین آ حاضر ہوئے اور بہت سا
انعام نقد و جنس پا کر امتیاز و سرفرازی حاصل کی مادھوراو نے جب دیکھا کہ
باوجود اِس قدر جمعیّت فوج کے کچھ ہو نہین سکتا اور پانی کے طغیان اور
سیلابی کے باعث راہ پونان کی بھی نظر نہین آتی تب پہنچنا اپنا پونان تک
مشکل بلکہ غیر ممکن سمجھکر ہوشیار و کیلون کی معرفت طالب صلح کا ہوا اور

دو لاکھ روپیہ پر انقطاع معاملہ کرکے نواب بہادر سے آشتی کی اور بعد ایک برس کئی مہینے کے ناامید خوار ہمت ہار اپنے دار الحکومت مین پہنچا نواب بہادر نے بعد جانے مادھوراو کے اُس نواح کا بند و بست قرار واقعی کر فتح نصرت کے ساتھہ حافظ حقیقی کے سائے مین نگر کی راہ سے سریرنگپتن مین داخل ہوا جن جن لوگون نے اُس لڑائی مین جانفشانی کی تھی اُنکو خلعت و جواہر اور نقد و جاگیر دیکر آرام کرنے کی رخصت دی تھوڑے روز کے پیچھے نواب دلاور خان نے جو نواب بہادر کے سائے حمایت مین خوش اور خرم زندگی کرتا تھا ناگہان شیطان کے ورغلانے سے بے سبب عذر بیماری کا ظاہر کرکے کولار مین گیا اور وہان سے اپنا سب اسباب لیکر گپ چپ آرکاٹ مین جا وہان سکونت اختیار کی نواب بہادر نے اس خبر کو سنکر بہت تاسف کیا اور کولار کے علاقے کو ضبط کرکے ایک حاکم حضور سے وہانکے انتظام کو مقرر فرمایا ؏

---

بلند ہونا نشان عالیشان کا واسطے تسخیر کورگ اور کلیکوٹ کے با دیگر وقایع کہ سنہ گیارہ سو اسی ہجری مین واقع ہوئے

اگلے زمانے مین جب بیجاپور کے سلاطین کی سلطنت قایم تھی کورگ اور کلیکوٹ کے حاکم اُنکے مطیع رہتے اور خراج دیا کرتے تھے جب اُنکی سلطنت آب رسیدہ ہوی اور نواب آصف جاہ بادشاہ دہلی کے حضور سے دکھن کا صوبہ دار ہوا کورگ اور کلیکوٹ کے مرزبان دستور کے موافق مقرری خراج پہنچایا کرتے تھے اور آخر کو جب درمیان آصف جاہ و مرہٹے کے جنگ و جدال کی بنا بندھی نواب موصوف جزئیات پر متوجہ نہوا اور صوبہ سرا کے ناظمون نے

جو اُس کی طرف سے سرکش زمینداروں کی تنبیہ کو مامور تھے رشوت لے
سرکار کے نفع و نقصان کا کچھ خیال نکر سرکشوں سے کسی امر مین متعرّض نہوے
قابو چی زمینداروں نے حاکموں کی سستی دیکھکر خودسری اختیار کی اور خراج
گزاری سے اِبا کیا اگرچہ نواب بہادر کو اُس ملک کی تسخیر سابق سے مرکوز خاطر
تھی لیکن بسبب تردّد کے جو مرہتّے کے آنے سے لاحق رہا وہ ارادہ قوت سے
فعل مین نہ آتا تھا جب بالا گھاٹ نواب بہادر کے تشریف رکھنے سے باغ ہمیشہ
بہار ہوا اور مرہتّے سپاہ حیدری سے صدمے اُٹھا پونان کو چلے گئے سزا دینی اُن
شریرون کی جنھون نے اِس عرصے مین فرصت پاکر سرکاری تھانون کو لوٹا
اور لوگون کو قتل کیا اور اپنے اپنے خطون مین مستقل ہو کر زر خراج کچھ بھی سرکار مین
نہ بھیجا تھا واجب و لازم جان کر واسطے حاضر ہونے لشکر کے حکم کیا جب
فوج جمع ہو گئی نواب بہادر خود بدولت نگر کی راہ سے دریا کے کنارے پر
آیا اور سات سو کشتیون پر سامان رسد کا دریا سے منگایا اور جب رسد کی
طرف سے اطمینان حاصل ہوا رسالے اور توپخانے ساتھ لیکر اُن باغیون کے سر پر
اجل ناگہانی کے مانند پہنچا اوّل فوج جان نثار کو بیل کے راجہ کی تنبیہ کے لئے
حکم کیا جسنے اُنھین دنون مین دار الامارت کے علاقون پر تاخت کر رعایا کا مال لوٹا
اور مواشی ہانک لیگیا تھا راجہ مذکور نے یہہ خبر سنکر پہلے تنہا افواج حیدری
سے لڑنا مناسب نجان قلعے کو خالی کر لڑکے بالے اور اسباب ساتھ لے بھاگ کر
جنگل مین جا گھسا اور بعد اُسکے کوڑک کے حاکم کی فوج سمیت جنگ پر
مستعد ہوا جب حضور مین نواب بہادر کے یہہ خبر پہنچی ایک جماعت کو مردانِ
معتمد سے اُس قلعے مین چھوڑ خود جنگل کی راہ سے سرکشون کے سر پر
جا پہنچا اور شیر کے مانند اُس نیستان سے نکل کر بے تامّل مار دھاڑ شروع کردی

دونون طرف سے ہتھیار چلنے لگے باغیون نے جب اپنی مخلصی مشکل دیکھی جان سے ہاتھ دھو کر خوب ہی لڑے اور بائین طرف کی فوج پر بڑے زور سے حملہ لائے یہان تک کہ قریب تھا بہادرون کے پاے ثبات مین لغزش آجاوے لیکن نواب خود چار ہزار سوار خونخوار لیکر قلب لشکر سے دھاوا کرو ہین جا پہنچا اور پشت کی طرف سے ساتھ تلوار خونخوار کے باغیون کے بار سر کو تن سے اُتارنے لگا اُسی روز جسکو نوروز اقبال کہا چاہیے شاہزادہ بلند بخت ٹیپو سلطان نے جو پدر بزرگوار کے ہمرکاب تھا زبانی مخبرون کے جب معتبر خبر پائی کہ اُن باغیون نے وہان سے ایک کوس کے فاصلے پر گھنے جنگل مین اپنا مال اور اسباب لڑکے بالون سمیت لا رکھا ہی اگرچہ عمر اُسکی تب اٹھارہ برس کامل کو بھی نہ پہنچی تھی لیکن چونکہ شیر بچے کو شکار کی تعلیم دینی ضرور نہین لے تامل دو تین ہزار بہادر ساتھ لیکر وہان سے باگ اُٹھا گھنے جنگل کو طی کر اُس مقام مین جا پہنچا اُن سپاہیون کے ساتھ جو باغیو کی طرف سے وہان محافظ تھے مقابلہ ہوا دونون طرف سے پہلے تو دیر تک گولی برسا کی اگرچہ اُن سرکشون نے بھر مقدور لڑنے اور مارنے مین قصور نہ کیا آخر کار اکثر مارے پڑے کچھ لوگ جو بچے بھاگ نکلے تب شاہزادے نے سب عورتون کو گرفتار کرلیا اور تمام مال و اسباب جمع کر صحیح و سالم ساتھ فتح و فیروزی کے حضور مین پہنچا نواب بہادر نے اُس فتح کو سب اگلے پچھلے فتحون سے بہتر اور مقدمہ فتوحات آیندہ کا جان کر شاہزادے بلند ہمت کو آغوش شفقت مین لیا اور بہت سا اعزاز و اکرام کیا جب اُس راجہ نے اپنے لڑکے اور عورتون کی گرفتاری اور تمام مال و اسباب کے ہاتھ سے جانے کی خبر سنی مجبور ہو کر ساتھ چند خواص و رفقا کے حضور مین حاضر ہو کر سعادت زمین بوس حاصل کی اور باقی خزانہ مال

اسباب نفیس اور ہاتھی دانت جو اُسکے باپ دادون نے جمع کررکھا تھا پچاس اونٹ
بھر نذر دیکر اُسکے ذریعہ سے اپنی جان بخشی چاہی نواب بہادر نے رحم کر
اُسکے ناموس کے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور قسم و قول مضبوط و سخت ملک کی
آبادی اور رعایا کی حفاظت کے باب مین اُس سے لیکر راج کو اُسکے نام پر
بحال رکھا اور دوسرے روز وہان سے آگے کوچ فرمایا کورگ کے راجہ نے
جب اُس طوفان بلا کو اپنے ملک کی طرف متوجہ دیکھا اور سارا احوال قلعہ بیلں
کے راجہ کا اور گرفتار ہونے اُسکے لڑکے اور عورتون کا سنا اپنے بچاو کی
فکر مین پڑا اور اطاعت قبول کرنیکے سوا کچھ چارہ نپا کر بہت سے روپے اور چیزین
نفیس اُس ملک کی نذر بھیج مطیع و منقاد ہوا نواب بہادر نے فساد
کے رخنے کو بند کرنا مصلحت وقت جانکر قلعہ بڑ کڑا مین جسّے زیادہ قلب اُس
نواح مین کوئی قلعہ نہ تھا بہادرون کا تھانہ قایم کرکے آگے بڑھا علی راجہ کنانور کے
مرزبان نے جو مرد مسلمان قوم ماپلہ سے تھا نواب بہادر کے وہان تشریف
لانے کو جسنے وہان علم محمدی کھڑا کیا اور اُس ملک تاریک کفرستان مین ہدایت
کی شمع روشن کی تھی غنیمت سمجھکر ملازمت کی سعادت کے حاصل کرنیکو
فرض جان حضور مین حاضر ہوا اور جو کچھ نقد و جنس رکھتا تھا قدم مبارک پر نثار کیا
نواب بہادر نے اُسکی حسن عقیدت پر بہت تحسین و آفرین کرکے
اُسکو اُس ملک کا واقف کار سمجھ اپنی ہمرکابی مین ممتاز فرمایا اور اسقدر انعام
و اکرام سے اُسکو خوش کیا کہ اُسنے اپنی گذری زندگی پر تاسّف کیا پھر
نواب بہادر نے سپاہ کے آرام دینے کے لئے اُس سرزمین دلنشین مین دو تین
مقام کرکے وہان سے بھی کوچ کر کالیکوٹ مین جا داخل ہوا اور عزیمت ازالۂ
فساد اس ملک کے سرکشون اور مفسدون کی خاطر مبارک مین لاکر خون سے

قوم نائر کے جو بڑے سرکش جاہل وبیلے تھے بیاسی رین تو سمہر اب لیا
چرکل کے راجہ نے شوخی سے گریبان سے سر نکال لڑنے کی جرأت کی تھی
بہادران حیدری نے بموجب حکم ہر طرف سے گھوڑے اُٹھا کر اکثر اُن کو نہ
اندیشون کے خون کو خاک مین ملایا اور آخرکار راجہ خود جہالت کی زرہ پہن کر
مانند پروانہ کے شمع پر شمشیر درخشان کے آگرا اور جلکر خاکستر ہو گیا اُسکے
مارے جانے کے بعد بہادرون نے اُسکے مال و اسباب کو ضبطی مین لا اُسکے
بیٹے کو جو سات برس کا تھا قید کر حضور مین پہنچایا اور انعام پایا اور وہ لڑکا
واجب الرحم اسلام سے مشرّف اور ایاز خان خطاب دیا گیا پھر چند روز مین
نواب بہادر نے ملک راجہ مقتول کے بند و بست سے فراغت پا کلیکوٹ کے
قلعے کو محاصرہ کرنیکے قصد پر علم ہمّت بلند کیا وہان کے حاکم نے جب سرکشونکا
مارا جانا دیکھا ہوش و حواس باختہ ہوا اور طاقت لڑنیکی اپنے مین ساقط دیکھکر
ایک وکیل ہوشیار کو حضور مین بھیجا اور زر نقد و اسباب اور چیزین غریب
و لطیف جو اُسکے پاس تھین نذر بھیج کر اپنی جان بخشی چاہی اور بعد عنایت
ہونے عہد نامے کے حضور کی ملازمت سے مشرّف و ممتاز ہوا اور
دولت خواہون مین گنا گیا اُسکی خطا معاف کرنے سے غریب پروری و عفو
گستری نواب بہادر کا آوازہ سب وہان کے باشندون کے کان مین پڑا
گروہ گروہ قوم ماپلہ اور نائر ہر روز حضور مین حاضر ہونے اور نواب خلیل نوال
کے خوان نعمت سے سب طرح کی نعمتون سے بہرہ ور اور محظوظ ہونے لگے
جب وہ نواح فتنہ و فساد سے شرّ دون کے صاف و پاک ہوگئی اور
کسی طرح کا کچھ تردّد باقی نرہا نواب بہادر نے کنچی بندر تک جا وہان سے
ملیبار کی طرف باگ پھیری وہان کے ناظم نے جب حیدری فوج کے دریا کو

موج مارتے دیکھا اپنے دولتخانے کے گرجانے سے ڈرا اتھائیس ہاتھی اور ساٹ لاکھ روپیہ نقد نذر بھیج دیئے تب نواب بہادر نے اُس سے اور اُسکے ملک سے کچھ تعرّض نہ کیا اور بعضے نائرونکو جو کوئنباتور کی طرف پہاڑون کی گھاٹیون مین چھپ کر مصدر شرارت و فساد ہوئے تھے نیست و نابود کر کے سردار خان کو جو فدوی اعتقاد کیش شجاعت اندیش تھا وہان کا صوبہ دار مقرّر کیا اور بہت فوج وہان پر انتظام کے واسطے چھوڑی اور تمام اُس ملک خارستان کو دو برس کے عرصے مین رشک گلزار بنایا پھر مدگل کے سرکشون کی تنبیہ و استیصال کے لیئے اُس طرف متوجّہ ہوا ٭

---

لشکر کشی کرنا ترمک راو نانا مادھوراو پیشوا کے مامون کا اور چشم زخم پہنچنا لشکرکو نواب بہادر کے اور پھر درستی پانا اُس شکست سے اور معاودت کرنا ترمک راو نانا کا پونا ن کی طرف اضطرار و پریشان حالی کے ساتھ

جب سنین ماضیہ مین مادھوراو پیشوا دو مرتبہ ساتھ لشکر جرّار اور خزاین و توپخانے بیشمار کے واسطے انتزاع ممالک محروسہ نواب بہادر کے بالاگھات کے ملک مین آیا اور باوصف کدوکاوش بے غایت کوشش و سعی نے اُسکی کچھ فائدہ نہ بخشا اور اخراجات بے نہایت کے بار کے تلے دب کر ناکام پونان کو پھر گیا لیکن جب تک زندہ رہا رات دن کباب کی طرح ساتھ دیدہ گریان و سینہ بریان کے اپنے غصّہ کی آگ پر لوٹتا رہتا تھا اور آخرکو خفقان کے مرض مین مبتلا ہوکر قعر عدم مین گرا تب نارائن راو اُسکا بھائی اُسکے

مرنے کے بعد پونان کی حکومت کا مسند آرا ہوا وہ بھی اپنے بھائی کے طریق پر چلا مگر خود پونان سے حرکت نہ کر ترمک راؤ کو جو اُسکا خال اور اُسکی دولت کے رخسارے کا خال تھا ساتھہ ایک لاکھہ و بیس ہزار سوار نیزہ گذار اور ساتھہ ہزار پیادے اور ایک سو ضرب توپ قلعہ شکن کے واسطے تسخیر ملک میسور اور تمام دیار بالا گھاٹ کے روانہ کیا ترمک راو بعد طی کرنے منزلون کے جب سر زمین مین بالا گھاٹ کے وارد ہوا امرا ر راو حاکم گتی اور سب راجاؤن کو جیتل درگ و رتن گیری و مرگنسی و نیگٹ گیری و کا لستری وغیرہ کے جو قابو و فرصت کے وقت گرگ حیلہ گر کے مانند رعایا بیچارہ کو تکلیف و اذیّت دیتے اور جب پنجے مین شیران لشکر نواب بہادر کے گرفتار ہوتے گربہ مسکین کی طرح خوشامد سے دم لابگی کرتے تھے اپنا رفیق بنایا اور شانور کا حاکم بھی اپنے دستور قدیم کے موافق عہد و پیمان کی کتاب کو طاق نسیان پر رکھہ اپنی فوج سمیت ترمک راو کا شریک حال ہوا اور اُنھون نے اُسکی لشکر کو رسد پہنچانے کا ذمّہ کیا تب ترمک راو اذوقہ و رسد کی طرف سے اطمینان حاصل کر کئی قلعہ سرینکپٹن کو جن مین آلات حرب و اذوقہ چندان نہ تھا مسخّر کر اپنی طرف سے عامل و اسطے انتظام کے تعین کر دار الامارت سرینگپٹن کو متوجّہ ہوا اور اُس شہر کے سواد خجستہ بنیاد کو اپنے قدمون کی شامت سے آشیانہ بوم کا بنایا جس زمین مین اُسکی لشکر گذری سبزی اور زراعت کا نام و نشان وہان نرہا اور جس مرز بوم مین وہ شوم گیا گھاس خشک تک رعایا کے چھپرون کی بھی نہ چھوڑی اور چونکہ نواب بہادر کی فوج دار الامارت سے بہت فاصلہ پر تھی اور نواح مین اُس شہر فیض بہر کے ایسی کوئی فوج جو اُسکے لشکر کو روکے حاضر نہ تھی اِس سبب سے مرھتون کی فوج نے رعایا کو اذیّت

دینی شروع کی اور اُن بیچارون سے جن لوگون نے واسطے حفاظت جان
و مال و ناموس کے ہتھیار پکڑے مفت مارے گئے جب یہہ خبر وحشت افزا
نواب بہادر کو پہنچی تمام لشکر و سامان جنگ کے ساتھہ سرینگپٹن مین داخل
ہوکر سب اسباب قلعہ داری کا جمع کر مطمئن ہو چیناپٹن کی راہ سے دامن کوہ مکرّی
درگ مین اقامت فرمائی اور یہہ ارادہ کیا کہ جب فوج مرہٹی کی دار الحکومت
کے محاصرہ مین مشغول ہو پشت کی طرف سے لشکر غنیم مین راہ در آمد کی پیدا
کرکے اُنپر اچانک توٹ پڑنا چاہیئے مرہٹے کے ہرکارون نے جب خبر ورود رایات
نواب بہادر کی ترمک راو کو پہنچائی اور جونہ بیر کہ نواب حیدر دل نے خاطر عاطر
مین مرتکز کی وہ بھی ترمک راو پر ظاہر ہو گئی تب ترمک راو شکر و توپخانے جمعیت
اُس طرف کو عازم ہوا نواب روشن ضمیر متوجّہ ہونے سے ترمک راو کے
خبردار ہوکر رات کو فوج ہراول پر غنیم کے ایک اچھی دست برد ظہور مین لا
اور پہاڑ میلکوتہ کے اُوپر چڑھکر نشان کو بلند کیا صبح ہوتے ہی ترمک راو نے بھی
ساتھہ لشکر قاہرہ کے باگ اُٹھائی اور وہان پہنچکر اُس پہاڑ کو محاصرہ کیا
نواب بہادر نے چشمک زنی دشمن کی برق توپ و تفنگ کو معاینہ فرما رعد
خروشان و سیل دمان کے مانند پہاڑ سے اُتر اولے گولے کے برسا کر فوج برگی
کو ساتھہ کمال نیے برگی کے پریشان کیا ہر روز صبح سے شام تک اِسی طرح
جنگ کا تنور گرم ہوتا و طرفین سے لوگ کام آتے بیس روز کے عرصے تک
نواب بہادر نے کوہ کے مانند پاے ثبات قایم رکھکر اعدا کی خونریزی مین کوئی
دقیقہ نامرعی نہ چھوڑا ترمک راو نے جب دیکھا کہ اُسکی سپاہ کے حملہ کرنے
سے کچھ کام نہین نکلتا اور سیل خون کا اُسکی فوج کے سپاہیان اجل گرفتہ
سے ہر روز روان ہوتا ہی جنگ کو ملتوی رکھ اُس کوہ کو درمیان مین لیکر

تنگ محاصرہ کرنے پر ہمت کی اور لشکر اسلام کی رسد بند کردی نواب بہادر نے جب دیکھا کر رسد کسی طرف سے نہین پہنچ سکتی مراجعت کرنا دارالامارت کو مصلحت جانکر توپخانہ کو پہاڑ کے پیچھے سے بعد قطع کرنے گھنے جنگل کے اُتار کر روانہ فرمایا اور خود سوار و پیادون کے ساتھ دامن کوہ سے نکل کر منزل مقصود کو کوچ فرمایا چونکہ راہ دامن کوہ کی بہت ناہموار اور تمام زمین سیلاب سے جا بجا کٹکر گڑھے غار پڑ گئے تھے اِس لئے توپخانے کا جانا سخت مشکل بلکہ متعذر ہوا ہزار مشقت سے جب دو تین فرسنگ گیا رات آخر ہوگئی کچھ لوگ غنیم کی فوج سے جو طلایہ پھر رہے تھے اِس حال سے واقف ہوئے اور فی الفور ترمک راو کو مطلع کیا اُسنے اُسی وقت ایک فوج قوی زور کو واسطے چھین لینے توپخانے کے رخصت کیا اور خود بھی سوار ہو کر اُس طرف کو دوڑ پڑا اِس عرصے مین نواب بہادر جب متصل گڑھی کورہ کے جہان سے دارالامارت تین چار فرسنگ رہ جاتا ہی پہنچا ہرکارون نے عرض کیا کہ ترمک راو مانند صمندر کے اپنے تئین آتشخانہ پر ڈالکر غازیونکی آبرو برباد دینے کے درپی ہی نواب شیر دل اُس خبر سے کچھ خوف نہ کر فوراً پھرا اور فوج مخالف کو جو گردپیش اُس توپخانے آتشبار کے دھوئین کی طرح منڈلاتی تھی جلد صرصر سے حملون کے پریشان و متلاشی کر دیا اور میمنہ و میسرہ و قلب لشکر کو باتوزک تمام آراستہ و درست اور توپون کو آگے کرکے شلک کرتے ہوئے دارالحکومت کی طرف روانہ ہوا غنیم کی فوجین ہر چند ہر طرف سے ہجوم اور حملہ کرتی تھین پر صدمون سے تیر و گولون کے منتشر و فراری ہو جاتین جب سواری خاص نواب بہادر کی موتی تالاب پر پہنچی اور یہہ نظر آیا کہ گروہ مقہورون کی آٹھ ضرب توپ کو تالاب کے باندھ پر چڑھا کر واسطے بند کرنے راہ لشکر حیدری

کے سعی و کوشش کر رہی ہی تب اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا فدویان جان نثار نے مردانہ حملہ کیا اور توپین گولے بارود سمیت چھین کر اپنے تصرّف مین لائے نواب ظفر انتساب اس کامیابی سے خوش ہو کر اُن بہادرون کو جنھون نے توپون کے چھین لے نے مین سعی کی تھی بہت سی اشرفیان و جواہر عطا کیا بعد اُسکے کئی ساعت مین جب تمام توپخانہ و سوار و پیادے اور اہل بنگاہ جمع ہوئے خود بدولت نے خاصہ تناول فرمایا اور سپاہ نے بھی ناشتا کیا تب ہواخواہان دولت نے عرض کی کہ چونکہ سپاہ نے کئی دن سے بہت زحمت و مصیبت اُٹھائی ہی صلاح دولت یہہ ہی کہ آج اسی جگہہ خیمے قایم کئے جاوین اور علی الصباح حضور میمنت و فرخی کے ساتھ دارالامارت مین داخل ہون لیکن چونکہ ہردولت کے واسطے زکات واجب وہر راحت کے پیچھے رنج لگا ہوا ہی اس نظر سے کہ وہان سے دارالامارت قریب ہی اور باگ اُٹھا کر جلد پہنچ سکتے ہین اور وہان سب سپاہ آرام پاوینگی ہوا خواہون کی عرض پذیرانہ ہوئی اور جھٹ گھوڑے پر سوار ہو کر دارالامارت کو کوچ فرمایا سپاہ کو اطاعت سے چارہ نہ تھا پر چونکہ لڑتے لڑتے و چلتے چلتے تھک گئی تھی کمال بیدلی و سستی سے ہمرکاب ہو کر چلی اِس اثنا مین مرہٹہ کی فوجون نے جو مور و ملخ سے زیادہ تھی پھر دلیری کر کے کئی توپ بڑی بڑی سامھنے لا کر لشکر جلادت اثر پر گولہ اندازی شروع کر دی قضاکار ایک گولہ غنیم کی توپ کا اوپر سرکاری اونٹون کے جن پر بان لدے ہوئے تھے آگرا اور بانون مین آگ لگ گئی اور اونٹون کے اُچھلنے کودنے سے دو تھین ایک اونٹ کے بانون سے دوسرے اونٹ کے بانون کو آگ لگ گئی اور تمام بان چھوٹنے لگے ہزارون سوار و پیادے بنگاہ کے اُن بانون سے جل مرے

علاوہ اُسکے ایک بڑی مصیبت اور یہ ہوئی کہ کئی بان اُڑکر باروت مین جو
گاڑیون پر بھری ہوئی تھی جا پڑے اور باروت مین آگ لگ جانے اور اُسکے
اُڑنے سے ہول محشر اور ہنگامہ روز حشر کا پیدا ہوا بانون کے اُڑنے سے
بہت سے لوگ مارے پڑے اور باروت کے جلنے سے ہزارون سپاہی
جل مرے اِس ہنگامے مین غنیم کے سوارون نے فرصت وقت کو مغتنم جانکر ہوا
کی مانند دھوؤن مین مل گئے اور ہزارون مردان کار و اہل ہنگاہ کی خونریزی
کی لالا میان داماد جناب شہباز صاحب نے جو شجاعت مین رستم کو زال
اپنے عرصے نبرد کا جانتا تھا اِس حالت پر آفت مین حتی المقدور اعدا کے مارنے مین
قصور نہ کیا آخرکار شہادت کا شربت پیا اور فوج غنیم نے خیرہ ہو کر
میر علی رضا خان و علی زمانخان وغیرہ کئی شخص کو اعیان دولت سے کمند مین
اسیری کے کھینچا اور یاسین خان جو فدوی جان نثار اور اُسکا چہرہ و بازو
فی الجملہ ساتھ چہرہ و باز و نواب نامدار کے مشابہ تھا کئی آدمی کو اُن گمراہون سے
مجروح و بے روح کرکے داد جوانمردی کی دی اور خود زخم شمشیر کھاکر خون سے
گلگونہ شہادت کا منہ پر لگا کے میدان مین گرا غنیم کے سوار جو نواب بہادر کو
ڈھونڈھتے پھرتے تھے جب اُس پردل کے سر پر جا پہنچے اُسکا نام پوچھا
اِس مصلحت اندیش وفاکیش نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ نواب حیدر علی خان
مین ہی ہون دشمن کے سوارون نے اُسکو نعمت غیر مترقب سمجھ طمع کی
راہ سے نواب بہادر کے دھوکھے مین اُسے میدان سے اُٹھا کر نرمک راو
کے حضور مین بھجوا دیا اور خود نواب بہادر کے مال و اسباب پر جو ہرسون کا
جمع کیا ہوا تھا ہاتھ لوٹ کا دراز کیا جب نواب بہادر نے یہ حال دیکھا سمجھا کر
جو تیر قضا کی شست سے چھوٹا پھر نہین سکتا اُس آشوب گاہ سے اپنا دور

ہو نا ضرور جانکر وہان سے نکل کوہ چرکوی پر چڑھگیا اِس اثنامین غازی خان جو سرخیل سرکار کے پنڈارون کا تھا حضور مین آکر عجز و منّت سے واسطے مراجعت فرمانے طرف دارالامارت کے عرض کرنے لگا اگرچہ نواب بہادر کا عزم یون تھا کہ اگر اسوقت بھی ایک جماعت سپاہ کی اُنگلیون کی مانند باہم جمع ہوجاوے تو ایک گھوسا دشمن کے کلّے پر مارے لیکن چونکہ سپاہ کا کام ہاتھ سے اور ہاتھ اُنکا کام سے جاتا رہا تھا یہ امر میسّر نہ ہوا تب اُس عزم کو دوسرے وقت پر ملتوی رکھ پہاڑ سے اُترکر گھوڑے پر سوار ہوا اور ساتھ چودہ سوار کے جو ہمرکاب تھے باگ اُٹھا متّصل قلعہ سرینگپٹن کے پہنچ کر میر اسماعیل خان قلعہ دار کو اپنے آنے کی خبر کردی اور چونکہ اُس ہنگامہ محشر آشوب مین باروت وبان کے دھوئین اور چپقلش سے فوج کی جہان تیرہ و تار ہو رہا تھا اور کسی کی صورت پہچانی نہ جاتی تھی اور شاہزادہ عالیشان ٹیپو سلطان نظر سے نواب بہادر کے دور ہوگیا تھا انتظار مین دیدار اُس تابندہ اختر کے نرگس کے مانند آنکھ کھولے راہ دیکھ رہا تھا تنہا قلعہ مین داخل ہونا گوارا نہ فرما کے مشہد مقدّس مین قادرولی کے جو نہر کاویری کے کنارے پر واقع ہی آرام فرمایا جب قریب وقت عصر کے شاہزادہ برہبری خرد خداداد غنیم کے لوتیرے سوارون کے لباس مین دو تین سوار کے ساتھ پاشنہ کوب وہان پر جا پہنچا اور پدر بزرگوار کی آنکھ کو اپنے جمال سے روشن کیا نواب نامدار فرزند جگربند کے ساتھ سوار ہو قلعہ مبارک مین داخل ہوا خزانہ کا دروازہ کھول کر وفور عطا وجود سے کارنامہ حاتم کا نمودار کیا جو شخص سپاہیون سے پیادہ پہنچتا تھا اُسکو ایک مٹّھی بھر اشرفی اور جو سہ گھوڑے اور ہتھیار کے آتا اُسکو ایک خلعت اور پانچ مٹّھی اشرفی انعام فرماتا اور اُسکا پایہ بڑھاتا شہر کے اکابر

سب جمع ہو واسطے ادا کرنے شکرانہ ہلاستی ذات بابرکات کے حاضر ہوے اور مستحقّین و محتاجین تصدّق سے سر مبارک کے دامن بھر بھر زر لے گئے نواب بہادر نے سب اپنے لشکر کے منصبدارون کو کلمات تسلّی افزا سے تشفّی بخشی اور مضمون ان فارسی شعرونکا اپنی زبان گوہربار سے گوش گذار حاشیہ نشینان بساط فیض مناط کے کیا ؏

## نظم

سعادت مساعد بہ بخت منست ۔۔۔ فلک چتر و آفاق تخت منست

عنان تابیم موجب عار نیست ۔۔۔ کہ بی جز ر د مد بحر زخّار نیست

ز صرصر اگر شعلہ لرزد چہ باک ۔۔۔ نماید بدم وادی و شہر خاک

اگر خصم البرز باشد بہ تن ۔۔۔ بہ من دادہ حق گرز گردن شکن

اگر نیزہ بالا بہ کین آورم ۔۔۔ مہ از آسمان بر زمین آورم

اگر سوخت باروت و بان و شتر ۔۔۔ ازان جنس دارم بسے قلعہ پر

چو باشد بعالم خدا مہربان ۔۔۔ ندارم غم از سوخت باروت و بان

مرا بیخ دولت چو مستحکم است ۔۔۔ دو شاخ ار بیفتد چہ جای غم است

امیران من نیک خواہ من اند ۔۔۔ ہوا دار فرّ کلاہ من اند

خزاین بہ من دادہ حق بیشمار ۔۔۔ بپاشم بفرق یلان وقت کار

چو یکدل شتابیم در روز جنگ ۔۔۔ شود دشمن ما دو دل بیدرنگ

چنان رخنہ بندیم بر بدسگال ۔۔۔ کہ ترمک چو کرمک شود پایمال

چو شمشیر ما برق ریزان شود ۔۔۔ بہ پونان چو دونان گریزان شود

چو نبود مرا در خزاین کمی ۔۔۔ فراہم بہ زر می شود آدمی

فراہم کنم لشکر تازہ زود ۔۔۔ کہ از جان اعدا بر آرند دود

بیفروزم آتش ز تیغ و سنان — که ترمک چو کرمک بسوزد دران
ازینم چه غم گر عدو ترمک است — منم شمع سوزان و او کرمک است
نباشد اگر خیمه ام نیست تنگ — بود خیمه ام آسمان روز جنگ
وگر فرش نبود ازان تنگ نیست — بود ان بسیط زمین تنگ نیست
ندارم غم از خانهٔ خوب و زشت — بود مرد را خانهٔ زین بهشت
به حور بهشتی مرا نیست کار — عروس ظفر بایدم در کنار
اگر تن نیاراستم نیست غم — بود زینت مرد تیغ و علم
روان لشکرم را چو جیحون کنم — ز هر موج او سیلی از خون کنم
پلارک بر افواج اعدا کشم — سر نیزه را بر ثریّا کشم
نماید اگر دشمنم خیبری — نمایم به او حملهٔ حیدری
سر و پای دشمن به بند آورم — بچرخ ار رود در کمند آورم
زنم گر به قوت گران گرز را — کمر بشکند کوه البرز را
چو جولان کنم اسپ در روز جنگ — شود کار برابلق چرخ تنگ
چو خنگ جهان گرد راهی کنم — بشمشیر پای صبا پی کنم
فلک هم نتابد شتاب مرا — هوا کی ببوسد رکاب مرا
ثباتم چو خاک و روانم چو آب — شتابم چو باد و چو آتش بتاب
بنالم که دشمن کشیده به بند — بیارم بتائید بخت بلند
ز اموال رفته نه گردم دژم — زکاتی گر از مال کم شد چه غم
و گر گنج و گوهر بدست آورم — به زنجیر فیلان مست آورم
گران خواب را بر عدو بشکنم — سر نیزه در چشم او بشکنم
چو اول مدد کرده اقبال من — به آخر همایون بود فال من

الا ای سواران شمشیر زن | یوانان شیراگن و پیل تن

سوازی بر اسپان تازی کنید | ز فرق عدو گوی بازی کنید

برآرید شمشیر کین از نیام | که از خصم لازم بود انتقام

به نخچیر گه گرم آرید رو | به فتراک بندید فرق عدو

به بندید بر باره برگستوان | بگیرید بر دوش گرز گران

بپوشید خفتان و خود و زره | بگیرید پس ناچخ نه گره

به بخشید طعمه ز تیر و سنان | جگر بند دشمن به زاغ کمان

حرام است آرام در روز جنگ | برآید از خانها چون خدنگ

سنان ها بروی فلان برکشید | شرر بهر دفع خسان برکشید

به بندید پرچم به زین و درفش | سیاه و سفید و کبود و بنفش

به فوج عدو تیر باران کنید | هوا را چو ابر بهاران کنید

به پیلان به بندید کوس و درا | که تا گاو و ماهی به جنبد ز جای

چو سر برکشد آفتاب برین | من و ترک و تیغ و میدان کین

لشکر کے سرداروں نے جب ایسے کلمے تہوّر افزا نواب رستم خصال ہمایون فال کی زبان سے سنے ایکدل سے ہزار دل ہوگئے انقیاد کا زین پوش دوش پر اُٹھا جانفشانی کے لیئے مستعد و آمادہ ہوے اب احوال افواج پس ماندہ کا سنا چاہئے جب نواب بہادر موافق التماس غازی خان کے دارالامارت میسور کی طرف متوجہ ہوا توپخانہ و توشکخانہ سرکار کا اور بہت سامال دوسرے نامداروں کا مرہٹوں کے ہاتھ لگا اور آگ سے بان و باروت کے ہزاروں آدمی کی ہستی کا خرمن جل گیا محمد علی کمیدان نے جسکے قامت کے لئے خیّاط قضا

نے شجاعت کا جامہ درست سیا تھا جب اپنی امید کی کشتی کو گرداب تباہی مین دیکھا اور میدان جنگ کو وجود فیض آمود سے نواب بہادر کے خالی پایا بمقتضاے جوہر ذاتی ساتھ بے ہمتی کے مرھٹہ کی قید مین پڑنا گوارا نہ کر اپنی ہمراہیون اور ملازمان سرکاری سے جو لوگ زندہ رہے تھے ساتھ لیکر دامن ہمت کمر مین باندھ پہاڑ پر چڑھ گیا اور عین بھوک پیاس مین باوجود اُٹھانے تین زخم کاری شمشیر کے بہتون کو لشکر سے غنیم کے جنھون نے اُس پہاڑ پر چڑھنے کا قصد کیا تھا ضرب سے تفنگ کی گولیون کے عدم کو روانہ کیا اور بزور شمشیر آبدار بہادری کی آبرو نگاہ رکھی ترمک راو اُس شجاع کی دست برد دیکھ دل سے اُسکا خواہان ہوا اور اُسکی جوانمردی پر آفرین کہکر محمد علی نام اپنے نوکر اور محمد یوسف اپنے کمیدان کو معہ قول نامہ اُسکی امان و حفظ آبرو کے باب مین اُس غازی نامدار کو بھیجا وے سب پہاڑ پر جا عہد و پیمان کو اپنی قسم سے موکد و مضبوط کر اُس قوی دل کو اُسکے ہمراہیون سمیت نیچے اُتار لائے اِس عرصے مین جب ظلمت لیل نے تیرگون پردہ آفاق کے منہ پر کھینچا ترمک راو نے ہتھیار اُسکے ہمراہیون سے لیکر اسباب کھانے پینے کا موافق حاجت کے محمد علی کمیدان کو بھیج کر واسطے قبول کرنے نوکری سرکار پیشوا بہادر کی بہت سی ترغیب و تحریض کی محمد علی نے جو مرد زیرک و دانا تھا انکار صریح مصلحت وقت نہ جانکر یہ جواب دیا کہ بالفعل مجھکو رخصت کیجئے کیونکہ اپنے عیال و اطفال کو جو سرینگپٹن مین ہین وہان چھوڑنا عقل مآل اندیش اور حمیت مردی کی رخصت نہین دیتی ہی بعد مندمل ہو جانے زخمون کے سب اپنے متعلقون کو وہان سے نکال کر جو شرط خدمت ہی بجا لاونگا ترمک راو اُسکی چرب و ابلہ فریب باتون سے راضی ہوگیا اور اُسکو رخصت دی

کمیدان قوی دل نے بعد تمام ہونے شب کے ایک روز اُسی میدان مین بسر کرکے شام کو سولہ سو بہادر بے ہتھیار ساتھ لے سرینگپتن کی طرف روانہ ہوا اتّفاقاً کمیدان شجاعت نشان کا گذر اُن دو ہزار پیادگان تفنگچی پر جو ہراول کے طور پر لشکر مرہتّہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر اپنی بندوقون کا سرہانہ باندھکر خواب غفلت مین سوے تھے پڑا محمد علی نے جو جان و دل سے ہواخواہ دولت حیدری کا تھا بے تحفہ سفر داخل ہونا قلعہ مین ہمّت سے بعید جان کر پہلے تو آپ معہ اپنے ہمراہیون کے پتّھرون سے اُن اخوان الشیاطین کو زخمی کر اُنکے سر پرغرور کو بار مغز سے سبک کیا اور تب اُنھون کی بندوقین لیکر ایسی شلکّین متواتر مارین کہ ایک بھی اُن مین سے زندہ نہ بچا بعد قتل عام کے بہ فراغت تمام ہتھیار و سامان اُن مقتولون کا اپنے سپاہیون پر تقسیم کر اور اُن سب بے سلاحون کو مسلّح بنا نیچے دیوار قلعہ سرینگپتّن کے جا پہنچا اور مبارک بادی شلکّ کی نواب نامدار نے محمد علی کے پہنچنے کی خبر پاکر اُسکو حضور مین بلایا اور ساتھ خلعت گران بہا کے معہ جواہر اُسے سرفراز کیا اور نئی بندوقین کارخانہ سے سرکار کے اُسکو عنایت کین تاوہ نئے سرے جمع کرنے مین جوانان رزم آزما کے مشغول ہوا اور فوج کے بخشیون کو یہہ حکم دیا گیا کہ جتنے سوار و پیادے بہم پہنچین نوکر رکھین اور تنخواہ کے روپیے پیشگی اور ہتھیار سرکار سے عطا کرین بعد اُسکے خود بدولت قلعہ کے گرد سوار ہو کر کمین گاہ مین توپین دشمن کوب اور جوانان کار دیدہ تعین کیئے اور قلعہ کی اطراف مین دیوارین جسکی آڑ مین مخالف سے جنگ کرتے ہمین مستحکم بنا فرما کر آلات حرب اُس مین جمع کر مرہتّون کے آنے کا منتظر رہا جب ترک راو کو محمد علی کمیدان کے جانے کی خبر سرینگپتن کو اور قتل ہونے اپنے دو ہزار سپاہی پیادے

کی اُسی لشکر شکن کے ہاتھ سے پہنچی مانند مار سر کوفتہ کے پیچ و تاب کھایا اور چونکہ میر علی رضا خان سے اِس لیئے کہ اُسنے پہلے نوکری مادھوراو کی قبول کی اور تب فرصت پاکر نواب بہادر کے حضور مین چلا گیا تھا آزردہ اور مکدّر تھا اِس سبب سے میر موصوف کو روبرو طلب کر دفتر شکایت کے کھولے اور الفاظ ناملایم جو لایق شان اُس سردار کے نہ تھے طیش طبیعت و سفلہ مزاجی سے زبان پر لا اُسکو مقیّد کر معہ تمامی اسیران لشکر نواب بہادر کے جو اُسوقت تک اُسکے اختیار مین تھے پونان کو روانہ کیا اور یاسین خان کو کہ نواب بہادر کے شبیہ مین اُسکو ایک علحدہ خیمہ مین رکھا تھا ساتھ لطایف الحیال کے بہت تسلّی دیکر کہا فتح و شکست آسمان کی طرف سے ہی بالفعل کہ زمانہ پیشوا بہادر کے موافق ہی لازمہ خردمندی کا یہہ ہی کہ صبر کیجیئے اور سب پردہ نشینان حرم سرا اور شاہزادون کو یہان بلا لیجیئے تا باہم متفق ہوکر پونان کو چلین وہان پہنچکر جس طرح پر راے صواب نماے پیشوا بہادر کی آپ کے باب مین اقتضا فرمائیگی عمل مین آویگا لیکن یاسین خان مرد جہاندیدہ تھا بموجب اِس رباعی کے

## رباعی

گر عاشق صادقی ز نایاب منال، پیدا گردد
وین عقدہ کہ بستہ است وہمت نجبال، ہم واگردد
ور آبلہ افتاد بپای طلبت، زنہار مایست
شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پروبال، عنقا گردد

اگرچہ خبر صحّت و عافیت نواب بہادر کی کچھ نہ رکھتا تھا لیکن صرف خدا پر توکّل کرکے اور مرنے کو اپنے واسطے سلامتی ذات مقدّس نواب بہادر کے کہ رزّاق مطلق نے سلسلہ ایک عالم کی روزی کا اُسکے ہاتھ مین سپرد کیا ہی

جیسے پر ترجیح دیکر ساکت رہا اور اصلا و نعم زبان پر نہ لایا اگرچہ راہ خبر پہنچنے کی دار الامارت سے ترمک راو کی لشکر کو ایسی مسدود تھی کہ ہوا کو بھی مجال نفوذ کا نہ تھا مگر جیسے نور شمس کا ابر کے پردے مین چھپ نہین سکتا ہی بعد ہفتہ عشرہ کے غنچہ راز کھل گیا اور ترمک راو کو خبر ورود فرمانے نواب بہادر کی قلعہ سرینگاپتن مین اور فکر کرنی لشکر کشی کی پہنچی کانٹے حسرت کے اُسکے دل مین چبھے اور اُن کلمون سے جو اُسنے یاسین خان سے کہے تھے سخت نادم ہوا اپنی فوج سمیت وہان سے کوچ کر گرد قلعہ سرینگاپتن کے اُترکر بنانے مین دمدمہ اور مورچے کے مشغول ہوا اور دونون طرف سے آمد و رفت گولون کے سفیرون کی شروع ہوگئی اُس عرصے مین کہ کئی روز جنگ نے امتداد پایا یہہ اتفاق واقع ہوا کہ شہرہ زرپاشی و قدردانی نواب بہادر کا جو خلق خدا کے کانون مین پہنچا تو کئی سردار لشکر سے ترمک راو کی ملازمت سے نواب بہادر کی ملازمت کو مایل ہو ترمک راو کی نوکری کو اپنی شجاعت کی کساد بازاری سمجھ لشکر حیدری مین آملے اور اِسی طرح ہر طرف سے سوار و پیادے حلقہ عبودیت کا کانون مین ڈالے ہوئے بارہ ہزار سوار و بیس ہزار پیادہ لوا سے آسمان سا کے نیچے جمع ہو گئے ایک شب کو نواب بہادر نے محمد علی کمیدان کو فرمایا چونکہ دلیری غنیم کی حد سے گذری راے صواب نما یہہ اقتضا کرتی ہی کہ فوج عدو سوز کے ساتھ دشمنون کے مقابلے پر گھوڑے اُٹھائیے محمد علی نے منّت کی راہ سے مضمون اِس بیت کو

**بیت**

نمی زیبد کہ خورشید جہان گیر
بتاراج سہا برزہ نہد تیر

ادا کیا اور کہا کہ فدوی جان نثار یہہ امید رکھتا ہی کہ اُسے رخصت ملے تا ترمک کے

ساتھ اپنے دست و پنجے کا زور آزماوے نواب بہادر نے اُس نہنگ بحر شجاعت
کو تحسین و آفرین کر کے اجازت دی تب کمیدان شجاعت نشان دو ہزار برقند از
ہمراہ لیکر میسور کے دروازے سے نکل عیدگاہ کے متّصل تین ہزار ہمراہی پیادون
پر راجہ چیتل درگ کے اور دو ہزار پیادون پر ملازم مرار راو کے جنھون نے
ساتھ چار ضرب توپ اور ایک ہزار سوار کے اُس راہ پر ایک سدّ مستحکم
بنا کی تھی تاخت کی اور اچانک اُن خفتہ بختون کے سر پر پہنچ فتنۂ عظیم بیدار
کیا اور بہتون کو اُس جمّ غفیر سے گرفتار اور اکثرون کو کسوت حیات سے
برہنہ کیا اور باقی ماندہ وہان سے بھاگے تب کمیدان شجاع نے ہتھیار اسباب مقتولونکا
اسیرون کے سر پر رکھوا مظفّر و منصور حضور مین حاضر ہوا صبح کو غنیم نے پیچ و
تاب کھا کوہ کری گنتھ شمالی طرف ندّی کے کنارے دمدمہ وسیع باندھکر خاص مورچہ
اُسکا نام رکھا اور بڑی بڑی توپین اُسپر چڑھا گولہ زنی شروع کر دی اور
چونکہ وہ دمدمہ بہت بلند تھا اور گولے اُسکے حصار مین پہنچتے تھے قلعہ کے رہنے والون
کو بہت ضرر پہنچنے لگا تب محمد علی کمیدان نے جو سرمست شراب شجاعت کا تھا
غنیم کی دلیری دیکھنے کی تاب نہ لا کر مکرّر لڑائی کی اجازت مانگی آخر کو
حضور سے رخصت پا کر تین ہزار سپاہی بار اور ایک ہزار پیادہ
کرناٹکی ہمراہ لے غنیم کے سامھنے سے دو فرسنگ کے فاصلے پر جا ندّی اُتر
شیر گرسنہ کی مانند گھنے جنگل مین گھسکر غنیم کے دمدمے کے متّصل آ نکلا اور
محافظون کو اُس مقام کے یہہ کہا کہ ترمک راو نے ہمکو واسطے بدل کرنے سپاہ
متعیّنہ مورچہ کے بھیجا ہی وہان کے لوگ جو بہ سبب متواتر پہنچنے گولون کے قلعہ
سے اپنے تئین ہر دم کام نہنگ مین مبتلا دیکھتے تھے اپنی تبدیلی کو حیات
دوبارہ سمجھ بہت خوش ہوے اور محمد علی کمیدان نے جب تقدیر کو موافق

تدبیر کے پایا بیے اندیشہ اُس مورچے مین داخل ہو کر ضرب سے گولیون کے اہل مورچہ کا کام تمام کیا اور اُن تیرہ بختون کو پروانہ کی طرح جلا کر خاکستر کر دیا بعد اِس قتل و غارت کے جب تھوڑے سے آدمی جو بچے تھے فرازی ہوے کمیدان دلاور نے بڑی توپون کو زمین مین مدفون اور چھوٹی توپون کو طرف دار الحکومت کے روانہ کیا اِس خبر کلفت اثر کے سننے سے اگرچہ ترک راو نے ایک دوسری جماعہ مسلّح کو واسطے کمک کے بھیجا لیکن چونکہ اقبال نے اُنھون سے منہہ موڑا تھا سبھون نے پیٹھہ دکھائی اور کمیدان شجاعت توامان نے آفتاب عالمتاب کے طلوع ہونے سے پہلے خاص مورچہ و کوچہ سلامت غنیم کے بنائے ہوئےنکو کھدوا ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا اور پست مکانون کو آگ لگا وہان سے معاودت کر آقاے رفیق پرور کی سعادت ملازمت حاصل کی اور ساتھہ عطیّہ خلعت فاخرہ و جواہر و اسلحہ گران بہا کے محسود اقران کا ہوا آفرین چھوٹے بڑے کی زبان سے سنی ترک راو وقوع سے اِس حادثے کے مظفّر ہو کر اپنے ہاتھہ کو مورچہ بندی سے کوتاہ کر پنڈارون کو اپنے واسطے تاخت و تاراج کرنے ملک متعلّقہ بالا گھات کے حکم کیا اور آپ اپنی فوج کثیر کے ساتھہ میدان مین دامن کوہ چھتر باسی کے اقامت کی اتفّاقاً دو تین روز کے بعد ایک ایسا دن آیا جس مین ہنود اپنے مذہب کے موافق جہان کہین دو ندّی ملتی ہین وہان پر غسل کرنا نہایت حسنات سے جانتے ہین چنانچہ روز مہود کو ترک راو سوار ہو کر پوربی کو بچہ گڑی گتھہ کی راہ سے روانہ ہوا اور اُس طرف سے نواب بہادر نے جاسوسون کی زبانی خبر پا کر معہ سپاہ رزم خواہ قلعہ سے کوچ کر مانامندف کے قریب قیام کیا اور شاہزادہ سکندر طالع کو معہ سواران جان نثار کے کمین گاہ مین بٹھایا تاکہ بھاگتے وقت اُن

پانچ صفتون کی مستعد ا ہوے اور محمد علی کمیدان کو معہ غازیخان سردار پنڈارونکے اور دلیر خان کابلی کو ساتھہ چار پلٹن صف شکن اور چار ضرب توپ کے ہراول کے طور پر آگے رخصت کیا جب ترنک راو مقام موعود پر پہنچا اپنے خواص و رفقا سمیت مچھلی کی مانند آب بازی و شناوری مین مشغول ہوا اور ایک بڑی جمعیّت سپاہ کی پیچھے اسکے بے فکر و اندیشہ آہستہ آہستہ چلی آتی تھی محمد علی نے اُس سے آگے کروہ جماعت نزدیک پہنچے اعدا شکنی کی یہہ تدبیر کی تھی کہ توپون اور تفنگچیون کو ایک نہر خشک کے کمین گاہ مین بٹھا دیا تھا جب دیکھا کہ غنیم کی سپاہ قریب پہنچی غازیخان کو اشارہ کیا تا اُسنے ساتھہ دو تین سو سوار کے سنگستان کی پناہ سے نکل فوج غنیم کا مقابلہ کیا فوج مخالف نے اس جماعت کو قلیل جان کر اُسکی طرف تاخت کی غازیخان اُن مقہورون کو ساتھہ جنگ زرگری کے کمین گاہ کے منہہ پر لا کر آپ کنارے ہو گیا کمیدان شجاعت شعار نے فی الفور کمین گاہ سے نکل سب فوج غنیم کو توپون اور بندوقون کی شلّک مین لیا اور اُن آب کے تشنون کو پانی سے غسل کرنے کے پہلے بطریق ناشتا شکنی مہمانی سے گولہ تفنگ کے آسودہ کر خوابگاہ عدم مین سولایا اِس ہنگامے قیامت اثر مین تین ہاتھیون نے فوج غنیم سے اپنے سوارون سمیت بان کے زخم کھا عدم کو سدھارے اور نشان اور نقّارون کے بھی کئی ہاتھی گولون کی ضربون سے پاش پاش ہو گئے جب اعدا کی جمعیّت مین غازیون کی دست برد سے اس طرح تفرقہ پڑا اُنھون نے ہزیمت کو غنیمت سمجھا شاہزادے جوان بخت نے غازیخان کو ہمراہ لے ان بخت برگشتون کا تعاقب کیا اور جوہر شمشیر شجاعت کا ظاہر کر کئی ہزار سپاہی کو غنیم کے نہنگ اجل کا طعمہ بنایا اور پانچ ہزار سوار اور دو ہزار پیادے اسیر کر لایا ترنک راو نے اُس حال خسران مآل کو دیکھکر بھیگی

دھوتی پہنے جس سے ہنوز پانی ٹپکتا تھا ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اس میدان سے بھاگ موتی تالاب کے سواد مین اپنے لشکر پریشان کو پھر جمع کرنے لگا اور نواب بہادر فتح کا شادیانہ بجاتا قلعہ مبارک مین داخل ہوا دوسرے روز پھر جنگ قراولی در پیش ہوئی اور اسی طرح ہر روز ایک ایک جماعت دونون طرف کی سپاہ سے میدان مین آتی اور شمشیر و خنجر کو خون سے آبدار کرتی تھی آخرکو ترمک راو نے جب دیکھا کہ کوئی کام پیش رفت نہین جاتا ہی مقابلے اور محاربے سے دل تنگ و دست بردار ہو کر تاخت و تاراج کرنے پر بعضے پرگنون کے پائین گھاٹ و بالا گھاٹ مین جو نواب کے تصرّف مین تھے ارادہ کیا اس اثنا مین زبانی ہرکارون کے اُسنے یہہ سنا کہ اسباب رسد کا ایک طرف سے نائرون کے بدرقہ مین لشکر حیدری کو جاتا ہی اور سوار پیادے بھی اس نواحی سے جمع ہو کر لشکر مین نواب بہادر کے ملتے ہین یہہ امر زیادہ تر اُسکی خاطر کا شورش افزا ہوا طوفان بلا کے مانند اس سمت کو تاخت کی اور اس ناحیہ کو ایسا ویران و خاک سیاہ کیا کہ دانہ بلکہ گھاس بھی باقی نہ چھوڑی مگر قلعدارون نے نمک کا پاس کر کے بروج و قلعون کی دیوارون کے مضبوط کرنے مین ایسی ہمّت باندھی کہ ترمک راو نے ہرچند سر پٹکا اور کاوش کی کچھ اُسکے ہاتھ نہ لگا بعد گذرنے چند روز کے جب لوٹتے ہوئے آدمی پائین گھاٹ سے حضور مین پہنچے اور اُنھون نے زیادتیان اور بدعتین افواج مرہٹہ کی ظاہر کر کے اپنی داد چاہی نواب بہادر نے حال پر اُن ستم رسیدون کے ترحّم فرما کر ارادہ کیا کہ خود بنفس نفیس واسطے مقابلہ ترمک راو کے سوار ہو مگر محمد علی کمیدان نے جو فدوی جان نثار تھا یہہ عرض کی کہ ان دنون مین اس دولت خداداد کے بہت دشمن کمین مین ہین خود بدولت کا دار الحکومت

سے دور جانا قرین صواب نہین ہی مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
شاہزادے جوان بخت کو رخصت فرمائین یہ خانہ زاد اُسکی رکاب
سعادت مین حاضر رہکر بجا لانے مین شرایط جان نثاری و مراتب حق گزاری
کے قصور نہ کریگا نواب بہادر نے اُسکی عرض کو درجہ اجابت و پذیرائی عطا
کرکے شاہزادے کو آٹھ ہزار سوار جوشن پوش تندر خروش اور بائیس
ضرب توپ کے ساتھ اُس طرف کو رخصت فرمایا اور محمد علی کمیدان نے
ساتھ جمعیت چار ہزار سپاہی بار اور دو ہزار پیادہ کرناٹکی اور چھہ ضرب توپ
کے بعد کوچ فرمانے شاہزادے کے کوچ کر معبر راے کوتہ مین سعادت
ملازمت شاہزادۂ بلند اقبال کی حاصل کی اور باہم مشورت کرکے شاہزادے
بلند بخت نے میدان کاویری مین خیام اقبال نصب کروائے اور کمیدان بہادر نے
کشن گری کو اپنا محل اقامت مقرر کیا اِس اثنا مین زبانی جاسوسون کے یہہ معلوم ہوا
کہ قریب پانچ ہزار سوار لشکر غنیم سے بموجب حکم ترمک راو کے مال منروتہ
کو جو بالاگھات و پائین گھات مین پایا تھا معہ اور اسباب و اموال اور بہت خزانے
کے جو جنگ چرکولی مین لشکریون سے نواب بہادر کے غنیم کے قبضے تصرف
مین آیا تھا پونان کو لئے جاتے ہین اور ساہوکار لشکر ترمک راو کے بھی نقود و
جواہر جمیت اُس جماعت کے ساتھ ہین اِس نوید کے سنتے ہی کمیدان شجاعت
دثار نے پان سو جوان بار اور ایک ہزار پیادے کو ساتھ لے کنکدی کی راہ
سے جہان کا راجہ نواب بہادر کے فدویان راسخ الاعتقاد کے زمرے مین
داخل تھا رات کے وقت صحراؤن کو طی کر معبر بیال ہلّی سے عبور کرکے
شارع عام پر کرن پاتے کے ایک پہاڑ کے دامن مین جا اقامت کی اور دریا کے
کنارے اُس معبر پر جہان کا حاکم ظاہر مین تو نوکر محمد علی خان کا اور باطن مین حلقہ بگوش

نواب بہادر کا تھا ایک گروہ بہادران جان نثار کو تعین کیا اور وہ جماعت بے
مزاحمت نگاہبانانِ معبر دروازے کی راہ سے جو معبر کی طرف تھا گذر کر کے
اُن برجون کے کمین مین جو سابق سے طیّار رکھے جا بیٹھے دوسرے روز جمعیّت غنیم کی
ساتھ کئی گلے بیلون قاطرون اور رخیاں گھوڑون اور قطار شترون کے بھرے ہوئے
مالون کے اُس معبر کو پہنچے جہان محمد علی کمیدان کی کمین گاہ تھی گذری کمیدان
نے جب معلوم کیا کہ وہ گروہ اپنے پانون سے نہنگ اجل کے کام مین آئی اُسنے
پاسبانون کو معبر کے یہہ کہلا بھیجا کہ وے معبر پر سدّ راہ ہو راہ کو تنگ کر کے
غنیم کے قافلے کو تباہ کرین جب قافلہ مرہٹون کا سب مجتمع ہو کر معبر کی طرف متوجّہ
ہوا فوج ہراول نے آگے سے اور کمیدان نے پیچھے سے ان سب کو گھیر کر بندوقون
کی شلّک سے اُنکے سینہ پر کینہ کو ایسا مشبّک کیا کہ مرغ روح نے قفس تن سے پرواز
کی منصبدارون نے سپاہ غنیم کے جب راہ عافیت کی دیدۂ مور سے تنگ تر
دیکھی اپنے مین تاب سر پنجہ شیران فیاں شکار کی نپا کر پہاڑ کے درون مین
جا گھسے پر اُن ہزیمت نصیبونکو ہر قدم پر ادبار کی خاک سر پر ڈالی گئی کمیدان شجاعت
نشان نے بعد بہت خونریزی کے فراریونکا تعاقب چھوڑ کر سب نقد و جنس و مواشی
اور گھوڑے اونٹ اور بہت سے اسیرون کو اپنے قبضے اختیار مین لا کر
معبر کی قریب ایک میدان وسیع فرح افزا مین عزم اُترنے کا کیا اِس درمیان
مین ایک جماعت سپاہ غنیم سے جو آہستہ آہستہ سب کے پیچھے آتی تھی
متّصل پہنچ کر جب تباہی اپنی جمعیّت کی اور تمام مال لُٹا دیکھا متحیّر ہو کر حسرت
سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگی اور حیرت سے اُنگلی دانتون میں دبانے اور کمیدان کی
جمعیّت کو چشم ظاہر بین سے کم دیکھکر یکبارگی باگ اُٹھا کر لڑنے لگی محمد علی
کمیدان نے بیخوف و بیم ایک جماعت کو واسطے اسباب مال کی محافظت

سے وہان چھوڑ کر ایک خار بست کی پناہ سے جو وہان تھا نکلکر صرصر سے بندوقون
کی شلک کے قریب تین سو جوان کو سوارون سے مانند برگ خزان کے
گرا دیئے بعد فتح و فیروزی کے کمیدان رستم دل نے سب نقد و جنس لوٹی
ہوئی کو لدوا کر بڑی دلجمعی سے کشنگری مین پہنچ کر کمر کھولی جب یہ سانحہ
ہوشربا ترمک راو کے کان مین پہنچا خبر عبور کرنے محمد علی غازی کی کرن پاٹ کے
معبر سے جو صوبہ آرکاٹ سے متعلق ہی اور مزاحم نہ ہونا وہان کے محافظون کا معلوم
کر کے غریق لجہ تفکر کا ہوا اور یہہ سوچا کہ اگر نواب محمد علی خان بھی ساتھ نواب بہادر
کے ایکدل و متفق ہو جایگا تو بہت مشکل ہوگی اور پھر یہہ عقدہ ناخن تدبیر سے
کسی طرح نہ کھل سکیگا اِس گمان پر فی الفور وہان سے بطور ایلغار کے پتور کے
گھاٹ سے عبور کر قصبہ اوتال گیر کے متصل آ ڈیرا کیا محمد علی کمیدان نے
غنیم کے چلے جانے کی خبر پا کر ایک قاصد سریع السیر کے ہاتھ حضور مین
شاہزادے سکندر فر کے یہہ حال لکھہ بھیجا شاہزادے نے اِس خبر کے دریافت
ہوتے ہی سب اسباب زائد و احمال و اثقال سریر نگپٹن کو روانہ فرمایا اور خود
چار ہزار جرہ سوار سے پاشنہ کوب قضاے مبرم کے مانند لشکر پر غنیم
کے تاخت کی یغما گران لشکر غنیم نے دھرم پوری کے اطراف مین شور محشر
اُٹھا رکھا تھا اور کئی موضع لوٹ کر گھاس لکڑی اور اموال منہوبہ گھوڑون پر بار
کر رہے تھے شاہزادے نے اعدا کے مغالطہ دینے کو خود بھی ایک موضع کو لوٹنا شروع
کر دیا اور حکمت عملی سے گھاس لکڑی جمع کرنے فرمایا غنیم غافل اونٹ ہاتھی
گھوڑون پر اشیای منہوبہ بار کر چلے شاہزادے غضنفر فر نے سب لکڑی گھاس
گھوڑوںکی پشت پر سے زمین پر ڈلوا اُن مقہورونکی جمعیت پر پہنچکر گو لیئ نکا
مینہ برسایا تلوارون کی برق سے دریا خون کا بہایا لشکر غنیم کے سوارون نے

اِس حملۂ جان ستان کی تاب نلا سب اجناس مغروتہ کو وہین چھوڑ تباہ و پریشان اپنی لشکر گاہ کی طرف بھاگے تب شاہزادے نے چار ہزار گھوڑے اور سیکڑون بیل اور شتر توشک خانہ ترمک راو کے اجناس نفیسہ سے بھرے ہوئے جو اثناے راہ مین ہاتھ لگے اور بیس ہاتھی لوٹ کر ماکڑی درگ کے صحرا کی طرف شبرنگ جہان پیما کی باگ پھیری ترمک راو نے تاسّف سے پشت دست کاٹتے اور کاویری پٹن کے سواد مین خیمہ کیا اُسی رات کو محمد علی کمیدان نے نزدیک پہنچنے سے لشکر غنیم کے خبر پا کر اپنی جمعیّت ساتھ نے شبخون مارنے کے ارادے پر تاخت کی لیکن چونکہ اُن بستر مدہوشی کے سونے والونکی حیات مین چند نفس اور باقی تھے اُس گھنے جنگل دامن کوہ سے نکلنے مین لشکر اسلام کو اِس قدر دیر لگی کہ صبح ہو گئی تب اُس رستم دل نے جنگل سے نکلنا اپنا خلاف مصلحت وقت دیکھکر دامن کوہ گنگن گرہ مین اقامت کی ترمک راو تو حال نزول سے اِس آفت آسمانی کے واقف نہ تھا اُس روز اُسی مقام مین رہا جب شام ہوئی اور عرصۂ آفاق کا بخت غنیم کے مانند سیاہ ہوا کمیدان شجاعت توامان نے اپنی جمعیّت ساتھ جنگل سے نکل کر دشمن کی فوج میمنہ پر حملہ کیا بندوقونکی شلّاکون سے اِس اندھیری رات مین گولیون کے ستارے نمایان ہوئے اور شور یوم النشور کا عیان کمیدان نے ہزارون آدمی کو مجروح و بیدرح کر غنیم کے توشک خانہ کو تصرّف مین لا لشکر اسلام کے اسیرونکو جو جرکولی کی لڑائی مین دشمنون کے پنجے مین پھنس گئے تھے قید سے نکالا اور اہل خیمہ کو لوٹ خیمون اور غنیم کے لشکر کے علمونکو آگ لگادی پان سی گھوڑے مع ہاتھی بڑے بڑے گیارہ شتر خزانے سے بھرے ہوئے قبضے مین لا اور وہانسے

کوچ کر وقت طلوع ہونے آفتاب عالمتاب کے صحیح و سالم دامن کوہستانکی راہ سے راے کوتہ مین داخل ہو مجروحونکو تیمارداری اور بہادرونکو کھانے پینے کی فرصت دیکر دو پہررات کو وہانسے کوچ کر کے انی گال مین پہنچا ترک راوا اپنے سپاہیونکی تباہی کے باعث نہ تو پونان مین جا کر منہ دیکھا سکتا تھا اور نہ لڑکر بہادران غازی سے عہدہ برہو سکتا پر اِس جہت سے کہ سرداری کا نام اجل موعود کی مانند اُسکا گریبان گیر ہو اتھا پھر اپنی فوج ہراول کو محمد علی کے تعاقب مین روانہ کی اور خود بھی اپنی لشکر معیت وہان سے روانہ ہوا جب محمد علی کمیدان انی گال سے کوچ کر کے خان خان ہلّی مین پہنچا تمام فوج غنیم کی نمایان ہوئی اور کمیدان شجاعت نشان کو نرغے مین ڈال نکلنے کی چارون طرف سے راہ بند کی محمد علی نے تب بڑی چوکسی و ہوشیاری سے ایک چھوٹے قلعہ مین جو دشمن کے دل سے بھی زیادہ ویران تھا پناہ لی افواج غنیم نے اُسے تنگ محاصرے مین مبتلا کیا جب محمد علی کمیدان کے نکلنے کی راہ سب طرف سے بند کی وہ اطمینان خاطر کے ساتھ تمام دن وہین رہا اور جب رات ہوئی دشمن کو بھلاوا دینے کے لئے پھٹے پرانے کپڑے اُس قلعہ کے برجون دیوارون کنگرون پر ڈال لکڑی گھاس بہت سی جابجا انبار کر اُن مین آگ لگا وہان سے روانہ ہوا اور قلعہ کے پیچھے گھنے جنگل مین گھُس کر لشکر اعدا کی پشت پر جا علم بلند کیا فوج غنیم نے آگ کی روشنی مین سفید کپڑون کے ہلنے کو دور سے دیکھکر یقین کیا کہ محمد علی ہنوز حصار کے درمیان ہی اور کہا علی الصباح اُسے زندہ پکڑ لینگے چنانچہ اِس خیال خام مین فراغت سے اپنے کھانے پینے کی فکر مین لگ رہے تھے کہ اچانک محمد علی کمیدان شیر ژیان کے مانند آپڑا اور اُنھین بڑے تہلکے و پریشانی مین ڈالا اِس ثنا مین پانچ چھہ ہزار سوار فوج مخالف سے جان سے ہاتھ دھو کمیدان شجاعت نشان

کو درمیان مین اپنے گھیر لیا محمد علی نے کئی توپون مین جو لشکر غنیم سے چھین لی تھین چھرا بھر کر اُس گروہ شقاوت پژوہ پر ایسا مارا کہ ہزارون آدمی کو خاک وخون مین لٹا دیا ہرچند غنیم کے سپاہیان رزم آزما نے بھی اُس اندھیری رات مین جو روز محشر کا نمونہ تھا جانفشانی اور عرقریزی مین کسی طرح قصور نہ کیا اور محمد علی کے پانچ چھ سو سپاہی کو ہلاک اور زخمی کیا مگر چونکہ عقدہ بربستہ قضا ناخن تدبیر سے کھل نہین سکتا آخرکار بقیۃ السیف فوج غنیم کے بھاگ نکلے محمد علی کمبدان نے فتح پائی سب مال و اسباب غنیمت لیکر صحیح سالم پٹن مین شرف حضور سے نواب بہادر کے آنکھون کو نورانی اور خلعت زرنگار و لآلی آبدار سے آفرین وتحسین کے اپنے اسباب افتخار کو دوبالا کیا ترمک راو نے فوج ہراول کے شکست پانے سے دلشکستہ ہو وہان سے کوچ کیا اور میہال کوتہ کی طرف جا کر اقامت کی جب خبر کوچ کی ترمک راو کے حضور مین پہنچی باقضای رای صواب نما اُسّے زیادہ خرابی ملک اور تباہی رعایا کی جو ودیعت الٰہی اور رفاہیت اُنکی موجب زیادتی خزانے کی ہی گوارانہ فرماکر ایک وکیل کاردان کو ترمک راو کے پاس روانہ کیا تا وہ ایک مفرّح تلخ و شیرین باتون سے ترکیب دیکر اُسکو چکھاوے اور اُسکے دماغ کا تنقیہ مواد سوداوی سے عمل مین لاوے اور مالیخولیا سے تسلّط ملک بالاگھات کے بوسیلہ نوشدارو سے پند و نصیحت اصلاح پولاوے سفیر دانا نے ترمک راو کے پاس پہنچکر ہرچند چاہا کہ طبیب مشفق کے مانند اول رفق ومدارا کا منضج کام مین لاوے اور تب تنقیہ کاملی مغز قلوس و شربت دینار سے مواد فاسد کو اخراج کرے ولیکن چون اس مریض کے خون نے بہ سبب ہیجان مواد سوداوی کے احتراق پایا تھا اور بہ سبب زیادہ کھانے غذاے ردیّ الکیموس مال رعایا سے بیچارہ کے علّت جوع البقر کی اُس

مین پیدا ہو گئی تھی یہ معالجہ موثر و مفید نہوا چنانچہ اُسنے جہل مرکب سے وکیل بے
آنکھو جسمین اُسکا اصلاح حال تھا نواب بہادر کی عاجزی و درماندگی پر حمل
کر کے بنخوت و استکبار کے کلمے جیسے کوئی ہذیان اورحالت بحران مین بکتا ہی
زبان پر لاکر وکیل کو حکم حاضر باشی کا دیا اور بعد تھوڑے ہی دنون کے بعزیمت
تاخت و تاراج ملک بدنور جو ہر طرح کی ناز و نعمت سے معمور تھا اُس طرف کو
پیش خیمہ نکلوایا وکیل کارشناس جب اُسکی عزیمت پر آگاہ ہوا صورت
واقعہ کو حضور مین عرض کی نواب بہادر نے اِس خبر کو سنکر اپنے امیرون کے
ساتھہ مشورت کی اور آخرکار یہہ مہم بھی محمد علی کمیدان کو مفوض ہوئی اِس بہادر
میدان جنگ نے ساتھہ رضا و رغبت کے اِس کارزار پر مستعد و آمادہ ہوا تب
نواب فیروز طالع نے کمیدان موصوف کو معہ چھہ ہزار بندوقچی تکم انداز اور
بارہ ہزار سوار اصطبل خاصہ کے چنے ہوئے اور بیس ضرب توپ دشمن کوب واسطے
توڑھانے قصر شوکت غنیم کے رخصت فرمایا کمیدان کاردان پر یاپٹن کی راہ سے
کورگ کے معبر پر پہنچا کورگ کے راجہ نے جو اُن دنون مرھٹون کے تسلّط
کے باعث طوق اطاعت نواب بہادر کا اپنی گردن سے نکال غنیم کے ہواخواہون کے
زمرے مین منسلک ہوگیا تھا اِس معبر پر ساتھہ تیر و تفنگ کے اِنسداد طریق مین
کوشش کی اور مانع ہوا محمد علی نے جو عقل کامل اور شجاعت مجسّم تھا کلیّات
کو چھوڑکر جزئیّات کی طرف متوجہ ہونا خلاف عقل صواب اندیش سمجھکر انتقام
لینا اِس راجہ سے دوسرے وقت پر موقوف رکھہ منزل مقصود کو روانہ ہوا
بسبب زیادتی احمال و اثقال اور تنگی راہ اور انبوہی درختان صحرائی کے
گذار توپخانے کا وہان سے مشکل و متعذر دیکھہ کر فقط چار پلٹن سپاہی اور
بارہ ہزار سوار اپنے ساتھہ لے باقی فوج معہ توپخانہ اسد خان کمیدان و جہان خان

(۱۸۹)

رسالدار کے ساتھ حضور حیدری مین روانہ کیا اور خود اپنی جمعیّت کے ساتھ مقابل فوج غنیم کے پہنچکر پیچھے ایک پہاڑی کے ایک زمین بلند پر لواے اقامت بلند کیا ترمک راو نے جب روانہ ہونے سے توپخانے و بنگاہ محمد علی کمیدان کی خبر طرف سریرنگپتن کے پائی ایک ٹولی کو اپنے لشکر سے واسطے چھین لانے توپخانے کے روانہ کیا علی الصّباح کمیدان شجاع کے دیدبانون نے جو پہاڑ پر سے ہر طرف نظر کر رہے تھے اُسے خبر دی کہ ایک جماعت سوارون کی لشکر غنیم مین سے جس طرف کو توپخانہ گیاہی جاتی ہی کمیدان باشعور نے فی الفور اپنے سپاہیون کو حکم دیا کہ بندوقین بھر کر ہوا مین سر کرین تا فوج غنیم کی ہمارے یہان رہنے سے خبردار ہو کر اِس طرف متوجّہ ہو چونکہ تقدیر موافق تدبیر کے تھی بندوقون کی آواز سنتے ہی غنیم کے سوارون نے آتش خانہ کی جانب سے دل سرد ہو کر بندوقون کی آواز کی طرف باگ پھیری اور محمد علی کمیدان اُنکے آنے سے پہلے ہی ایک فکر معقول کر چار ہزار سپاہیون کو ایک ایسی نشیب زمین مین کہ چشم بد غنیم سے محفوظ و مصئون تھی کمین مین بٹھا کر خود اپنے سوارون کے ساتھ آہستہ آہستہ صحرا کی طرف چلا اِس اثنا مین ترمک راو آپ میدان مین پہنچا چونکہ محمد علی کے مارے جانے کو اپنی فتح کا باعث جانتا تھا ساتھ ہزار سوار کو حکم دیا کہ جس طرح ہوسکے محمد علی کمیدان کا سر تن سے جدا کرین یا اگر ہاتھ لگے تو زندہ پکڑ لاوین فوج مخالف جان سے ہاتھ دھو کشش قضا سے عنان گسستہ اُس کمینگاہ پر پہنچی صیّاد ان خونریز نے جب اُنھین دامگاہ مین پہنچا پایا کمال بابکی سے ایسی باڑھ ماری کہ گنبذ فلک دھوؤنسے بھرا اور ملک الموت کا دم کانون کے اژدحام سے بند ہوگیا،

## نظم

| | |
|---|---|
| ہوا مونکا وان پہ بازار گرم | دلونمین نہ رحم اور آنکھونمین شرم |
| برستی تھین یون گولیان اُسگھڑی | کہ بھادون کی جسطرح برسے جھڑی |
| بلا خونسے بہ ایک دریا شتاب | پڑے بہتے سر جسمین تھے جون حباب |
| ہوا تیر سینے سے اس طرح پار | کہ عاشقکے دل سے ہو مژگان یار |
| زرہ خونمین ڈوبے تھے یون سر بسر | کہ جون موج سرخاب آوے نظر |
| بس و پیش پرّان تھے تیر اسطرح | کلنگین ہوا مین اُڑین جسطرح |
| چلے بان اور تیر پھر اُسکے بعد | گرجنے لگی توپ مانند رعد |
| گرے چھرّونسے یون ہزارون جوان | کہ ہون برگ ریزان بباد خزان |

جس دم کہ سپاہیون نے اعدا کے سر پر ہنگامہ قیامت برپا کیا محمد علی کمیدان دو ہزار سوارسے جلو ریز صحرا کے کنارے سے وہان پہنچا غنیم کے لشکریون نے جب اپنے تئین نہنگ موت کے منہ مین دیکھا جان بچانے کو غنیمت سمجھکر بھاگ نکلے تب ترمک راو نے توپخانہ آگے لیکر میدان مین پہنچا اور کمال افروختہ ہو کر توپون کی شلّک کو حکم دیا گولندازون نے بڑی بڑی توپین لشکر اسلام کے مقابل لا دفعۃً گولون کے اولے برسائے صدمہ عظیم لشکر ظفر پیکر کو پہنچا ڈیڑھ سو بہادر گولون کی ضرب سے شہید ہوئے محمد علی چونکہ توپین اپنے ساتھ نہ رکھتا تھا اپنے سپاہیون کو یہہ حکم دیا کہ مقتولونکی لاشون سے ایک دیوار کی صورت چن اُسکی پناہ مین بندوقون کی باڑھین مارتے رہین اور خود با کمال خشوع و خضوع درگاہ الہی سے دریوزہ حمایت کا کیا عنایت ایزدی اُسکے ایسی شامل حال ہوئی کہ پھر کسیطرح کا ضرر غازیون کو نہ پہنچا اگرچہ گولندازون نے گولے مارنے مین کچھ قصور نہ کیا الغرض شام تک یہہ حال رہا اور مرہٹونکی سپاہ سے باوجود

کثرت وانبوہ کے کچھ بن نہ آیا اور بتائید ایزدی محمد علی کے سپاہیونکی بندوقونکی باڑھ سے ہر بار سیکڑون اعدا عدم کو سدھارتے تھے جب شام ہوئی نرسنگ راو نے وہان سے معہ توپخانہ مراجعت کر اپنی لشکرگاہ کو جو وہان سے تین کوس پر تھی گیا بعد اُسکے محمد علی نے اِس سبب کہ تمام دن بھوکھا رہا بروی مردانگی کی نگاہ رکھی تھی اپنا رہنا اُس مقام پر صلاح وقت نہ دیکھکر مجروح سپاہیون کو جو وہان سے چل نسکے اُسی میدان مین چھوڑا اور اُنکی تسلّی کے لیئے یہہ ظاہر کیا کہ ہم استارہ کی آبادی مین راتی رات پہنچ کر تمہاری سواری کے لیئے ڈولیان بھیجتے ہمین تب سب پیادے اور سوارون کو ساتھ لے بسرعت تمام میسور کو گیا اگرچہ ایک ٹولی غنیم کے طلایہ کی گرد پھر رہی تھی اندھیری رات مین اُس سے مزاحم نہوسکی اور محمد علی بے مزاحمت اعدا کے قلعہ میسور مین داخل ہوا صبح ہوتی ہی نرسنگ راو میدان جنگ مین آیا جب کسی کو افواج اسلام سے وہان نہ پایا زبانی مجروحون کے خبر کوچ کی طرف استارہ کے سن اُس طرف دوڑا ماری اُسی روز اقبال کی مدد سے یہہ طرفہ ماجرا وقوع مین آیا کہ سلطان فیروز بخت نے صحراے ماکڑی سے چھہ ہزار سوار خنجر گذار اور تین ہزار پیادے خونخوار کے ساتھ غنیم کی رسد کے قافلے پر جو سات ہزار سوار دس ہزار پیادے کی جمعیّت سے معہ اٹھتیس ہاتھی اور کئی شتر خزانے اور اسباب سے بھرے ہوے اور سیکڑون بیل گوے باروت کے راے پٹن کی ندی کے قریب پہنچ کر اُترا ہوا تھا اور بہت سوداگر مالدار بھی معہ اجناس گران بہا اُس بدرقہ کو اپنا حامی و مددگار سمجھکر اُسکے ساتھ ہو لیئے تھے شب خون مارا اور ضرب شمشیر آبدار و خنجر جوشن گذار سے بہتون کو اُس گروہ سے جو بیہوش سوتے تھے کھیرے اور ککڑی کی مانند کاٹ ڈالا ایک متنفس

بھی فوج اعدا مین سے زندہ باقی نہ رہا آخرکار شاہزادہ والا مرتبت نے بعد قتل عام کے سب نقد و جنس غنیمت سرینگپٹن کو روانہ فرمایا اور خود نگر کی طرف متوجّہ ہوا جب یہہ خبر ترمک راو کو پہنچی تب نہایت متحیّر ہوا کہ کیا کرے ہنوز یہہ زخم اُسکا ملتئم نہوا تھا کہ فلک نے نمک تازہ اُسکے زخم پر چھڑکا کہ پونان سے یہہ خبر اُسوقت اُسکو پہنچی کہ نراین راو پیشوا اُسکا بھانجا جو جماعہ مرہٹہ مین بڑا سردار تھا اپنے چچا رگھناتھ راو کے ظلم سے مارا گیا اور رگھناتھ عرف راگھو نے اپنے کام کی درستی کے لیئے نراین راو کے قدیم امیرونکو شکنجے مین عذاب کے کھینچ رکھا ہی یہہ خبر سنتے ہی ترمک راو کا رنگ اُڑ گیا اور دہشت و حیرت اُسپر مستولی ہوئی ناچار مجبور ہوکر بوسیلہ وکیلانِ نواب بہادر جنھین اپنے پاس حاضر رہنے کا حکم دیا تھا صلح کا طالب ہوا اور حرف مطالبہ زرخسارت جو اِس سفر سراسر خطر مین اُسنے اُٹھایا تھا زبان پر لایا بعد ایک ہفتے کے حضور سے نواب کے اِس مضمون پر جواب پہنچا کہ جو کچھ مال تھا چرکولی کی لڑائی مین تمہارا سے گھر اِس سے آگے داخل ہو چکا اور تمہاری تعدّی سے تمام ملک پایمال ہو گیا ہی بالفعل صلاح یہی ہی کہ تم پہلے مال لیئے ہوئے پر قانع ہو اور اِنتفاع صلح حال کا زمانے استقبال پر منحصر رکھکر خیر و عافیت سے پونان کی طرف پھر جاؤ آخرکار بعد بہت سی رد و قدح کے دو لاکھ روپیہ پر معاملہ رفع پایا؛

---

## قرار پانا صلح کا درمیان نواب نظام علیخان ناظم حیدر آباد اور صاحبان عالیشان انگریز کے اور وقوع مین آنا متواتر جنگونکا درمیان نواب حیدر علی خان بہادر اور صاحبان عالیشان کے اور آخرکار رفع ہونا نزاع کا

جب نواب نظام علی خان نے ساتھ صاحبان عالیشان کے عہد آشتی و صلح کو درمیان مین لا ملک سیکاکول اور راج بندری جسکا مداخل تیس لاکھ روپیا تھا اُنکے حوالے کیا دو مہینے تک جنگ و جدال موقوف رہی بعد ازان جنریل اسمتھ بہادر نے موافق فرمانے ناظم حیدر آباد کے عزم تسخیر ملک بالا گھات کا مصمم فرما فوجین جمع کین اور نواب محمد علی خان کو بھی ساتھ لیکر انبور گڑھ سے آگے کوچ کیا نواب بہادر نے اپنی سپاہ کو توپخانہ انگریزی سے ضایع کرنا مصالح کشورگیری سے دور سمجھکر قابو اور فرصت کا منتر صدر ہا اور سب احمال و اثقال اور راہہاں بنگاہ کو انیگل و ماکری کو روانہ فرما سواران خونخوار اور سپاہیان بار اور کرناٹکی پیادون کو اپنے ساتھ رکھا جس وقت قابو پاتا بہیر و بنگاہ کو انگریز کے تاراج وغارت کرتا تھا اِس اثنا مین ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ ناتھر نگر کی طرف سے بری رسد مع مواشی ساتھ بدرقے دو ہزار سپاہی اور ایک پلٹن انگریزی اور چار سو سوار اور دو ضرب توپ کے انگریز بہادر کی لشکر کو جاتی ہی نواب بہادر نے فی الفور سوارون کے رسالونکو ساتھ لے اُسطرف کو تاخت کی اور یکایک شیر ژیان کے مانند جنگل و پہاڑ کی پناہ سے نکل کر بدرقے کی جمعیت کو پریشان اور سب اسباب رسد اور مواشی کو قبضے مین لا کر سالم وغانم مراجعت کی سردار انگریز بہادر نے ترپاتور کی نواح مین مقام کر کے

فوج جدید اور ازوقہ لشکر کا مدراس سے طلب فرمایا بعد چند روز نواب بہادر
کی حضور مین یہہ خبر پہنچی کہ فوج انگریزی نے بنبئی سے ایلغار کرکو ڈیال بندر کو
لے لیا اور قریب ہی کہ نواح نگر بھی اُنکے قبضے تصرّف مین آوے اُنھین دنون
عامل کو نبا تور وکلیکوٹ کی عرضی سے یہہ معلوم ہوا کہ تین پلٹن انگریزی سپاہ
کی اور چار ہزار مرد جنگی رام راجہ حاکم ملیبار کے اُس نواح کے محالات کی
تسخیر کا ارادہ رکھتے ہین نواب بہادر نے اِس خبر سے کسی طرح کا اندیشہ
خاطر مین راہ نہ دیا اور ایزد بیہمال کے فضل پر تکیہ کر شاہزادہ ٹیپو سلطان کو معہ
جمعیت دو ہزار اسوار خون خوار وچار ہزار سپاہی و ایک ہزار پیادے کرنا ٹکی
نگر کی طرف رخصت فرمایا اور ہیبت جنگ بخشی کو چار ہزار سوار سے واسطے
مقابلے راجہ اور حفاظت ملک کے کو نبا تور وکلیکوٹ کی طرف روانہ کیا جب
شاہزادہ جوان بخت کو ڈیال بندر مین پہنچا معلوم ہوا کہ جنرل لشکر انگریزی
کا قلعہ کو مستحکم اور ازوقہ واسباب جنگ ذخیرہ کرکے جنگ کرنیکو مستعد
ہی شاہزادہ پردل نے اِس قدر جماعت سے جو ہمراہ تھی محاصرہ و فتح کرنا قلعہ
کا متعذّر دیکھکر ایک قطعہ عرضداشت مین مفصّل حال اُسکا حضور انور مین ابلاغ
کیا نواب بہادر نے اِنتظام کو اُس نواحی کے تمام مقصدون پر ترجیح دیکر چار
ہزار تفنگچی قادرانداز و دو ہزار سوار منتخب اور چودہ ضرب توب ساتھ
لے اور باقی لشکر میر علی رضا خان و محمد علی کمید ان کے ذمّے میں چھوڑ برق
و باد سے بھی جلد تر ایک ہفتے مین مسافت بعید کو طی فرما قلعہ نگر مین داخل ہوا
اور دو ہفتے کے عرصے مین آٹھ ہزار بندوق چوبین آبنوسی طیّار کروا آٹھ ہزار آدمی
فراہم کرکے اُنھین وہ بندوقین دین اور رنگ برنگ کے علم نمود وشکوہ کے
لیئے اُن کے ساتھ دے کو ڈیال بندر کی طرف نہضت فرمایا منزل مقصود مین

وقائع



پہنچتے ہی انگریزی دمدمون کے مقابل جو قلعہ کے گرد باندھا تھا نزول کیا اور شاہزادے نے موافق حکم حیدری ایک دمدمے پر حملہ رستمانہ کر وہاں کے محافظون کو بعد کشش و کوشش کے مقہور کیا سرداران انگریز بہادر نے سپاہ آبنوسی ہند و تونکی دور سے دیکھ بھاری فوج سمجھکر لڑنیکو حزم سے دور جانا اور اپنے سب باہر کے لوگون کو جمع کر قلعہ کی طرف چلا اُسوقت دو سپاہی لشکر انگریزی سے بھاگ کر منصور مین شاہزادے کے پہنچے اور وہان کا سارا حال عرض کر دیا شاہزادہ قبل داخل ہونے فوج انگریزی کے قلعے مین ایک رسالہ سوارون کا ساتھ لیکر باگ اُٹھا قلعے مین داخل ہو گیا قلعہ کے محافظون کو تہ تیغ کیا نواب بہادر بھی اِس خبر کو سنتے ہی جلد شاہزادے کی مدد کو پہنچ تیر و بان و گولہ کا مینہ برسانا شروع کر دیا بہت سے اعدا اتھکانے لگے جو باقی بچے سو قلعہ مین پہنچنے سے مایوس ہو کر ساحل دریا کی طرف سرھارے اگرچہ اِس گروہ مین سے بہت لوگون کی حیات کی کشتی فنا کے بھنور مین ڈوب گئی مگر سردار انگریز بہادر نے چابکی و چستی کی راہ سے جہاز پر جو وہان موجود تھا سوار ہو اقامت کا لنگر اُس ملک سے اُٹھا بندر بنبئی کی طرف پال اُڑائی تب نواب ہمایون بخت نے بھاری تھانہ قلعہ مین بٹھا کر بعد ڈیرھ مہینے کے معہ شاہزادہ سواد بنگلور مین علم اقبال بلند فرمایا اور اِس عرصے مین جنربل و کرنیل بہادر نے یاوری اقبال سے قلعہ وانم باڑی و ترپاتور و گنگن گڑھ و چلدیو کو بڑی جوان مردی سے مفتوح کر بعد چند روز کے قلعے دھرم پوری کو محاصرہ کیا پایندہ خان رسالہ دار نے جو تھانہ دار اُس مقام کا تھا داد جوان مردی کی دی آخر کو شربت شہادت پیا صاحبان عالیشان نے اُس قلعے کو بھی مسخر کر عبدالرشید خان کو جو نواب محمد علی خان کا دیوان تھا واسطے اِنتظام بار احمال کے متعین فرما کر قلعہ ہوڑ و باسی

ومورڑا کرو کولار و ھسکوٹہ کو بھی فتح کرلیا اور نواب محمد علی خان خود کولار مین اقامت کرمرارراو حاکم گتی کو اپنی اعانت کے لیئے طلب کیا جب وہ آیا تب اُس نواح کے نظم و نسق مین مشغول ہوا اِس عرصے مین نواب بہادر بنگلور سے کوچ فرما اُس لشکر سے جو سرکردگی مین میرعلی رضا خان وغیرہ سرداروں کے چھوڑ گیا تھا جا ملا اور جنرل سمتھ بہادر نے معہ مرارراو کے جو فوج جدید اپنے ساتھ لایا تھا نرسی پور کے سواد مین علم شوکت بلند کیا نواب بہادر نے قابو پاکر ایک شب کو مرارراو کے لشکر پر شبخون مار بہت سے لوگونکو اُسکے مجروح و ببروح کیا مرارراو نے زخم شدید کھامعالجے کے حیلے کو اپنی نجات کا وسیلہ سمجھ عار فرار کو گوارا کیا تب تو فوج حیدری نے اُس خوان یغما پر فراغ خاطر سے تصرّف کا ہاتھ بڑھایا اُس ھنگامۂ محشر آشوب مین تھوڑے آدمی لشکر انگریز بہادر سے اور بہت سواز نواب محمد علی خان کے مارے پڑے بعد اِس زدوکشت کے جب نواب بہادر ھسکوٹہ کی طرف متوجّہ ہوا صاحبان انگریز بہادر باڑھ مارتے ہوئے اُس طرف کو چلے اور بڑے استقلال سے مسافت طی کرکے ھسکوٹہ کی پورب طرف میدان مین لواے شوکت بلند کیا محمد علی خان بہ سبب مارڈھار اور دوڑ دھوپ لشکر قیامت اثر حیدری کے اور صحرا نوردی کے مصائب و متاعب اُٹھانے سے عاجز ہوا اپنے تئین بیمار بنا سناتگڈھ مین چلا گیا اور اپنے دیوان کو بھی نہنگ اجل کے منہ سے بچانا صلاح دیکھ بار امحال سے اپنے پاس بلالیا اِس بیچ مین محافظان اطراف ترچناپلی کے عریضے سے نواب بہادر کو یہ معلوم ہوا کہ فوج انگریزی نے ڈنڈیگل و کوئمبا تور و بالاگھاٹ داھرور و دھاراپور کو مسخّر کرلیا اور اب یہ قصد رکھتی ہی کہ بعد پہنچنے سامان رسد اور توپون

بے جو اُس طرف ترنامل و مدھرا و ترچناپلی کے پہنچکر قلعہ مین کرّور کے جمع ہوا
ہی کپل ھتی کے معبر سے اُتر کر میسور و سرینگپتن کے نواح کو تاراج کرے
اگرچہ سواران غارت گر جو حضور سے متعیّن ہین جان بازی مین قصور نہین
کرتے پر بدون توپ خانے کے انگریزی فوج کا مقابلہ نہین کرسکتے بمجرّد دریافت
ہونے مضمون عریضے کے نواب بہادر نے تمام لشکر شاہزادے شیر شکار کے
ہمراہی مین چھوڑ خود ساتھ چھہ ہزار سپاہی و چار ہزار سوار پندرہ ضرب توپ
قلعہ کوب کے تاخت فرما دھرم پوری مین اقامت کی اور شب کے وقت یورش
کر قلعہ کو فتح اور قلعے دار کو اسیر کیا پھر وہان سے روانہ ہو کرناک منگال کی راہ
سے کوچ بکوچ سواد کرور مین پہنچ ایک چھوٹے قلعہ کو جسکی سپاہ انگریزی
محافظ تھی محاصرہ کیا اور جھٹ دمدمہ باندھ توپین چڑھا گولون سے قلعے کی دیوار کو
گرا دیا قلعے کے لوگون نے اگرچہ دوپہر تک ثابت قدم رہ نمک حلالی مین
قصور نہ کیا پر قلعے کی دیوار ٹوٹ جانے سے اُن کے پانون ثبات کے ہل گئے
اور قلعے سے بھاگ نکلے بعد اسکے از روے اخبار نواب کو یہہ معلوم ہوا کہ
چار ہزار بیل غالی چار پانچ سو سپاہی کی حمایت مین بموجب حکم کپطان کے رسد
لانے جاتے ہین نواب بہادر نے اِس خبر کے سنتے ہی ایک ہزار تفنگچی
کو معہ دو ضرب توپ سر راہ پر متعیّن کیا اور وے فی الفور جا کر وہان کمین گاہ
مین بیٹھے جب اہال بدرقہ غافل اُس مقام پر پہنچے دلاورون نے بندوقون کی
شلّک اور توپون کے چھرّے سے بہتون کو صحراے عدم مین بھیجا اور
بیلون کو حضور مین لا اپنی حسن خدمتی ظاہر کی نواب بہادر نے بیلون کو
توپخانون پر تقسیم فرما تین روز کے بعد وہان سے ہرور کی طرف کوچ کیا کپطان
انگریزی نے جو رسد آورون کی تباہی سے خبر نہ رکھتا تھا چھہ سو سپاہی دو سو

جوان ولایتی معہ چار ضرب توپ رسد کی حراست کے لیئے کروڑکو روانہ کیا ہنوز اُنھون نے
چار فرسنگ راہ طی نہ کی تھی کہ نواب بہادر کو یہہ خبر پہنچی تب فوراً توپخانے کو
ایک زمین نشیب مین پوشیدہ رکھہ سوارون کو حکم دیا کہ جب فوج انگریز کی
اُس مقام پر پہنچے تم جنگ زرگری کرتے ہوے اُنکو توپخانے کے منہہ پر لیجاؤ
سردار انگریزی جو ورود سے نواب بہادر کے مطّلع نہ تھا جب وہان غافل
دھر تک چلا جاتا تھا سوارون نے حسب حکم نواب بہادر کے کئی بان چھوڑے
فوج انگریزی کے سپاہیون نے اِن سوارون سے کچھ اندیشہ نہ کیا اور متقابل
ہوگیئے پر اُنھون نے اُس جماعت کو جُل دیکر توپخانے کے منہہ پر لے گیئے
گولندازون نے توپین مارنی شروع کین تفرقہ عظیم اُس گروہ مین پڑا تب
نواب بہادر نے کرناٹکی پیادون کو تو بعد چھین لینے ہتھیار اور لباس کے جان
سے امان دی مگر دو سو سپاہی ولایتی کو قتل کا حکم دیا اِس جنگ مین دو لڑکے
نو دس برس کے زندہ پکڑے گیئے تب نواب ممدوح نے وہان سے کوچ
فرما قلعہ کروڑ کے نواح مین خیمہ کیا نواب حیدر علی خان نے جو حیال اور فنون مین
دشمن شکنی کے یکتاے عصر تھا یہہ تدبیر کی کہ دونون لڑکونکو جو اسیری مین
آئے تھے بڑی خوشی وخرّمی کے ساتھہ چند اشرفیان دے اُنھین بند سے آزاد کیا اور
ساری گذری باتون پر تباہی رسد لانے والون کی اور پریشانی نواب محمد
علی خان کی اور مفتوح ہونے کی قلعون کے اُنکو مطّلع کر یہہ ارشاد فرمایا کہ تم
کپطان سے جا کر کہو کہ اگر اُنکو اپنی زندگی منظور ہی تو ہماری خدمت مین
پہنچین نہین تو کل اِس قلعے کے لوگ بھی رسد لانے والون سے جا ملینگے اور بعد
لڑنے کے اگر صلح وامان طلب کرینگے ہرگز نہ ملے گی اِس تعلیم کے بعد
وے دونون لڑکے سمجھہ دے اُس قلعے مین گیئے اور کپطان سے حقیقت

مارے جانے سپاہیان ولایتی کی جو اُنھون نے دیکھی تھی اور اُن تمام باتون
کو جو سُنی تھین سن و عن ظاہر کی کپطان نے جب دیکھا کر رسد کسیطرح
نہین پہنچ سکتی اور سپاہی کام کے بہت کام آئے اور نواب حیدر علی خان
بہادر بہ شرط ملاقات امان کا وعدہ فرماتا ہی اِس تصوّر پر ایک شخص کو
اپنی جگہہ قایم کر بے تکلّف پالکی پر سوار ہو دو سوار و چند نفر سپاہی ہمراہ لے
حضور مین نواب کے حاضر ہوا نواب بہادر نے اُسکی بہت سی خاطرداری
فرما علحدہ خیمہ رہنے کو دیا بعد ایک لمحہ کے حضور کے متصدّیون نے کپطان
سے کہا کر اب آپ سے کچھ عداوت نہ رہی اور اگر آپ نواب بہادر کے
استرضا کی راہ چلئے تو کسی طرح مضرّت آپ کو نہ پہنچیے گی اِسواسطے یہہ بہتر
ہی کر ایک خط اِس قلعے کے سردار کے نام پر لکھہ بھیجئے کر قلعہ معہ اسباب تسلیم
کرے کپطان نے ہرچند چکنی چپڑی باتین بنائین اور کہا کہ مین خود قلعہ مین جا
اسباب کا تعلیقہ کر معہ قلعہ نواب کے گماشتون کو سونپ دونگا کچھ مفید
نہوئی آخر کپطان اپنی حرکت طفلانہ سے بہت نادم ہوا اور جب کچھ چارا
نہ دیکھا ناچار اپنی جان کی حفاظت مصلحت جانکر ایک رقعہ اُسی مضمون کا
بنام سردار محافظ قلعے کے لکھہ دیا اور نواب کامگار نے اُس خط کو اپنے
ایک معتمد کو دیکر پانچ ہزار سپاہی کے ساتھہ قلعہ کو بھیجا جب کپطان کا
رقعہ سردار محافظ قلعہ کو پہنچا اُسنے فوراً قلعہ معہ تمامی اسباب حوالے کر دیا
تب نواب مظفّر و منصور وہان سے اپنی لشکرگاہ کو روانہ ہوا شاہزادہ
بلند بخت کی ملاقات سے مسرّت حاصل کر لشکر انگریزی کے اسیرون
کو جو اِس تگ و تاز مین ہاتھہ آئے تھے اپنے قلعون کو روانہ کیا اور دو تین
روز مین سب ساز و سامان اپنے لشکر کا درست کر معہ تمام خدم و حشم

جنریل اسمتھ بہادر کے مقابلے کو روانہ ہوا اثناے راہ مین یہہ معلوم ہوا کہ
جنریل ممدوح نے ہسکوتہ سے مراجعت فرما نواحی کولار مین خیمے استادہ
کئے ہین اور دو پلتن سپاہی ہندی اور چارسو جوان ولایتی کو واسطے لانے
رسد کے جو قلعہ ہسوتر مین جمع تھی روانہ کیا نواب بہادر نے فی الفور محمد علی
کمیدان کو چار ہزار سپاہی اور کئی ضرب توپ واسطے فتح کرنے قلعہ ہسوتر
کے رخصت فرما خود مقام انیگل سے سواران خوش اسپہ کو لئے صاعقے کے
مانند اُس جماعت پر جو رسد لئے ہسکوتہ سے آتی تھی جا گرا ہنگامہ محشر برپا ہو گیا
حیدری لشکر کے یغماگرون نے جو اُس اذوقہ کو نعمت غیر مترقب جان جلو ریز
وہان جا پہنچے تھے جب دونون فوج کو جنگ مین مشغول دیکھا سب بار بردار
بیلونکو اور توپ کشی کے بیلون کو بھی بار توپ سے سبکدوش کرلے گئے
لیکن اِس جماعت کے سردار نے بحکم شجاعت ذاتی پناہ مین ایک چھوٹے قلعے
کے جو اِس میدان مین خالی پڑا تھا پاے ثبات محکم کیا بندوقونکی باڑھ مارتا اور
مردانہ لڑتا اور حیدری فوجونکا مقابلہ کرتا رہا اس مین محمد علی کمیدان نے ہسوتر کے
قلعہ مین پہنچکر اپنا تھانہ قایم کیا اور اہل قلعہ سے بہت لوگونکو اسیر کرکے
بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا اور فی الفور واسطے محاصرہ کرنے اس قلعہ کے
جو سردار انگریز کا مامن تھا مرخص ہوا اُس دلاور نے اُسی وقت جا گولے مار قلعہ کی
دیوار کو توڑ ڈالا اور قریب تھا کہ ہلّا کر قلعے کے محصورون کو تہ تیغ کرے اتفاقاً
فوج انگریزی تازہ زور جسکو جنریل اسمتھ بہادر نے توپون کی آواز سُنکر دوربینی
کی راہ سے واسطے مدد رسد لانے والون کے روانہ کیا تھا وہان پر جا پہنچی قلعہ
والے اُس فوج کی کمک سے قوی دل ہوگئے اور شدّت محاصرے سے نجات
پائی پھر دونون جماعت سابق وحال قلعے سے نکل باڑھ مارتے ہوئے لشکر سے

جنرل بہادر کے جا ملے تب نواب بہادر نے اس مقام پر زیادہ مقیم رہنا تضیع اوقات جان ماسکوتہ کی تسخیر کو جس مین انگریزونکا تھانہ تھا چڑھ دوڑا اور محاصرہ کیا طون میپر برج وبارہ کو مستحکم کرتوپ و تفنگ سے بہادرون کے حملون کو روکتا تھا جب یہہ خبر جنرل بہادر نے ستی کولار سے ماسکوتہ کی طرف متوجہ ہوا نواب بہادر نے جنریل کی روانگی سے آگاہی پا شاہزادہ اور میر علی رضا خان کو ساتھ فوج اور توپخانے سنگین کے جنریل بہادر کی راہ روکنے رخصت فرما واسطے تسخیر کرنے قلعہ کے بہادران رزم خواہ کو بہت سی تاکید فرمائی تب محمد علی کمید ان قلعہ کی دیوار پر سیڑھی لگا جرأت کر چڑھ گیا اور علم حیدری اُسپر بلند کیا قلعہ والون نے امان مانگی نواب بہادر نے اِس جماعت کی جان فشانی سے خوش ہو کر اُن کی جان بخشی کر سب کو قلعہ سے نکال دیا اور اپنا تھانہ وہان قایم کر واسطے مقابلے فوج طوفان موج جنریل بہادر کے متوجہ ہو قریب عیدگاہ کے لوا ے شوکت بلند کیا توپخانہ جنگ کے قاعدہ سے وہان پر لگایا اِس طرف سے جنریل بہادر جو چھن جانے سے قلعہ کے ہنوز آگاہ نہ تھا ماسکوتہ کے متصل آ پہنچا نواب بہادر نے لشکر انگریزی کے وہان پہنچتے ہی خود سبقت کر توپخانے کو لشکر جنریل بہادر کے مقابل کیا اور ایسی باڑھین بندوقون و توپون کی متواتر مارین کہ باروت کے دھوئین سے زمین آسمان تیرہ ہو گیا اور آنکھین گرد و غبار سے خیرہ چونکہ فوج انگریزی دھاوا کر اُسی وقت وہان پہنچی اور شدت سے ماندی وکوفتہ تھی اس سبب سے اُس ہنگامۂ قیامت اثر مین بہت انگریزی طرف کے لوگ مارے پڑے جنریل بہادر نے باقی فوج کا تلف و ضایع کرنا عقل مصلحت اندیش کے خلاف دیکھکر اپنی فوج کو غارون اور نشیب زمین مین پوشیدہ کیا اِس ارادے پر

کہ جب حیدری سوار یورش کرین وے اُتھکر اُن کو باڑھ مارین اور خود گولون اور بانون کی ضرب سے محفوظ رہین جنریل بہادر نے اِس طرح سے اُس روز میدان مین تاشام جنگ قایم رکھی جب رات کی تاریکی دلیرون کو رزم سے مانع ہوئی ہر ایک نے اپنے مقام مین جا آرام کیا شب کے وقت نواب والا فطرت نے کئی آدمی کو قلعہ ہاکوتہ وغیرہ کے اسیرون مین سے جنکو قید کر رکھا تھا رہائی بخشی اُن مین سے کئی آدمی حضور مین جنریل بہادر کے جا فتح ہو جانے سے قلعہ ہاکوتہ وغیرہ کے اُسکو مطّلع کیا جنریل بہادر اِس خبر کو سنکر بہت سا اندیشہ مند ہوا صبح کو جنگ موقوف رکھی اور بعد شام کے کئی توپین از کار رفتہ اُسی میدان مین ڈال کولار کی طرف روانہ ہوا نواب بہادر نے بھی اِس رزم گاہ سے کوچ کرنرسی کے سواد مین جا پڑا دو تین روز کے بعد ہرکارون نے حضور مین عرض کی کہ ساتھ بدرقے ایک ہزار سوار اور دو پلٹن کے رسد جنریل بہادر کی لشکر کو جاتی ہی نواب بہادر نے یہ مژدہ سنکر جلد کئی ضرب توپ جلوی اور دو رسالہ سوار خوش اسپہ لیکر اسپر تاخت کی اور ہر بن ہلّی کے گھاٹ پر پہنچکر گھات مین لگا رہا جو ہین رسد والے گھاٹ سے اُترے فوج حیدری سے مقابلہ ہوا بدرقے کے سوار و پیادون نے حتی الوسع جنگ کی اخر کار رسد کی محافظت سے ہاتھ اُٹھایا اور نواب بہادر اُس سب غنیمت کو ساتھ لے اپنی لشکر گاہ مین داخل ہوا جنریل بہادر نے جب رسد لٹ جانے کی خبر سنی بے قوتی اپنی فوج کی دیکھ اذوقہ کے بہم پہنچانے کو سب کامون پر مقدّم جانکر چند روز تک جنگ ملتوی رکھی نواب بہادر نے جب جنریل بہادر کے ارادے پر اطّلاع پائی ایک شب اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کر

اِس امر مین مشورت کی کہ جنریل بہادر نے ملک بالاگھات مین اپنے پانو کو قایم کیاہی اور بالفعل یہانسے اُسکا مراجعت کرنا معلوم نہین ہوتا اور یقین ہی کہ چند روز مین سپاہ انگریزی نایابی ازوقہ کے باعث لوت کا ہاتھ اِس ملک کی رعایا پر دراز کریگی تمام ملک بالاگھات کا ایسا خراب و تاراج ہو جائیگا کہ غلہ کا تو کیا ذکر نباتات بھی زمین پر باقی نہ رہیگی اور جو کچھ کہ سپاہ انگریزی کی حاضری سے بچیگا ہماری فوج اُس سے ناش تا کریگی پس اِس صورت مین رعیت اِس ملک کی مطلقاً نیست و نابود ہو جائیگی اور اپنی رعیت کو خود پامال کرنا کسی شرع و ملت مین جایز نہین ہی اسواسطے عقل مآل اندیش بہی فرماتی ہی کہ جب تک جنریل بہادر ملک بالاگھات سے دست بردار ہوکر پھر نہ جاوے ہم بھی تاخت و تاراج کرنے مین ملک پائین گھات کے جو نواب محمد علی خان اور انگریز بہادر سے علاقہ رکھتا ہی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین سب سردارونے ہاتھ جوڑ یہہ عرض کی

## مثنوی

که ما بندگانیم فرمان پذیر | نداریم از حکمت ای شہ گزیر
نہ خوفی ز آتش نہ بیمی ز آب | نشینیم بر باد پایان شتاب
برآریم از حکم تو بیدرنگ | ز صحرا ہزبر و ز دریا نہنگ
اگر خصم چون سنگ گیرد قرار | درآئیم در قلب او چون شرار
توئی سایہ پرور ز فضل خدا | نباشیم چون سایہ از تو جدا
جہاندار گیتی نگہدار تست | بروز وغا یاور و یار تست

نواب بہادر نے جب یہے باتین دولت خواہی و فرمان پذیری کی سپہدارون سے سنی تب تمام سپاہ کینہ خواہ سمیت واسطے تسخیر کرنے ملک پائین گھات

سکے لواے اقبال بلند کیا اور راے کوٹہ کے معبر سے اُتر اول کشنگری کو تصرّف میں لا قلعہ ترپاتور و وانم باڑی مین اپنا تھانہ قایم کیا اور مواضع و قریات متعلقہ انبورگڈھ کو خاک سیاہ کر نواحی انبورگڈھ ساتگڈھ آ پہنچا اور راہ ھونی گڈھ ادنی پرلوٹ کا ہاتھ دراز اور ترنامل مین جا خیمہ و خرگاہ کھڑا کیا پھر شاہزادے نصرت مند کو مدراس کی طرف و میر علی رضا خان کو فوج شایستہ سمیت تنجاور و ناتھر نگر کو اور غازی خان اور مہا مرزا کو چتّور و نیلور کی جانب مرخّص فرمایا ان دلاوروں نے تھوڑے ہی دنون مین وہان کے دیہات لوٹ پاٹ جلا کر خاک سیاہ کر دیا جب یہ خبر متواتر جنرل بہادر کو پہنچی چونکہ سجیّہ مرضیّہ اس قوم کا یہہ ہی کہ بعد فتح کرنے ملک کے رعایا کو ہرگز نہین لوٹتے بالا گھاٹ کو صحیح و سالم چھوڑ کر تہا ہی پر ملک نواب محمد علی خان کے جو حقیقت مین سرکار کنپنی انگریز بہادر سے متعلّق تھا ترحّم کر جلد کرناٹک کا گھاٹ اُتر ساتگڈھ سے گذر راے ویلور کے سواد مین جا مقام کیا نواب محمد علی خان نے جب دیکھا کہ نواب حیدر علی خان بہادر و جنریل دلاور مانند دو مست ہاتھی اور شیر ژیان کے آپس مین لڑتے اور زور آزمائیان کرتے ہین اور کشاکش سے اُن دونون رزمخواہ کے ہزارون بلکہ لاکھون رعایا بے گناہ مفت پستی ہین اور ہوس مین ملک بالا گھاٹ کے اقلیم پائین گھاٹ کا مفت بے چراغ ہوتا ہی اور بجز مصالحہ نواب حیدر علی خان بہادر کے کوئی چارہ نظر نہین آتا تب ایک خط اِسی مضمون کا جنریل بہادر کو بھیجا جنریل بہادر نے اُسکے جواب مین ارقام فرمایا کہ ہم اتنی جنگ و جدل صرف واسطے حفاظت ملک اور پاس خاطر تمھارے کرتے ہین نہین تو ہم کو نواب حیدر علی خان کے ساتھ کسی طرح کا کینہ نہین اور کئی برس کے عرصے سے ایسا کوئی امر جو

بسلسلہ عناد و فساد کا محرک ہو طرفین سے ظہور مین نہین آیا ہی اب جو تم صلح کرنے پر راضی ہوئے ہو ہم کو کسی صورت آپ کی راے کی مخالفت منظور نہین جو امر کہ موجب امنیّت خلایق و رفاہیت رعایا معلوم ہو عمل مین لائیے نواب محمد علی خان نے بعد مطالعہ کرنے اِس جواب کے نجیب خان و دانشمند خان کو جو اُسکی سرکار مین زیادہ معتمد تھے ساتھ ایک ملاطفہ محبّت آمیز کے بہت سے نفایس اور تحایف اور چودہ لاکھ روپیہ نقد سمیت خدمت مین نواب بہادر کے روانہ کیا اور مصالحہ کا سلسلہ جنبان ہوا جب یہ لوگ حضور مین پہنچے اور خط معہدایا و زر نقد اُنھون نے نذر گذرانا نواب بہادر جو اپنے ملک کی پایمالی سے نہایت آزردگی رکھتا تھا اِس معاملے کے پیش آنے کو محض فتوحات غیبی و تائیدات لاریبی سے سمجھ اِس پیغام کو قبول فرمایا اور ایک مکتوب اتحاد اسلوب کے ساتھ علی زمان خان و مخدوم علی خان نایط کو اپنی طرف سے عہدے پر سفارت کے مقرّر فرما رخصت کیا و کیلان خردمند حضور مین نواب محمد علی خان کے پہنچکر صلح کی بنا کو ساتھ عہود و مواثیق کے مستحکم کیا نواب محمد علی خان نے کرّو تر کے علاقے کو بھی سرکار حیدری کے کارگزارون کو تفویض کر دیا اور چند اصاحب نایط متوفّا کے اہل و ناموس اور امام صاحب بخشی کو جو مدّت سے قید مین تھے رہائی دی بعد حاصل ہونے اطمینان خاطر کے نواب بہادر نے اکثر جاگیرداروں کو جیسے مہدی خان جاگیردار اول کنڈہ مرتضی حسین خان منصب دار کرگتہ پالم محمد تقی خان جاگیردار تو مذ وسی و محمد سعدی خان منصب دار برموکال گدھ جو محمد علی خان سے مطمئن نہ تھے اپنی عنایت شامل سے راضی و شاکر اُن سب کو سلک مین ملازمان سرکار دولت خداداد کے منسلک فرما ساتھ فرّخی و فیروزی کے ملک بالاگھاٹ مین داخل ہو سایہ اپنی شفقت کا وہان کے

دہیے والون کے سر پر جو قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے ڈالا ؀

## لشکرکشی کرنا نواب حیدرعلی خان بہادر کاکرّپہ کرنول بلاّری کی طرف

جس زمانے مین نواب بہادر ساتھ صاحبان انگریز بہادر کے جنگ مین مشغول تھا نواب عبدالحلیم خان کرّپے کے مرزبان نے نخوت و غرور کی راہ سے اپنے سوارون کو واسطے تاخت و تاراج اُن مواضع و دیہات کے جو حیدری ممالک محروسہ سے قریب کرّپے کے واقع تھے تعین کر بہت اذیّت اِس نواح کے رہنے والون کو دی تھی اور اِسی طور پر نواب منوّر خان حاکم کول نے بھی ساتھ نواب عبدالحلیم خان کے ہمداستانی کر کے ظلم کا ہاتھ بیچارے رعایا پر دراز کیا تھا اور اسیطرح راجہ بلاّری نے بھی راے درگ کے حدود میں شورش و ہنگامہ مچا کر خلایق کو بہت سی ایذا پہنچائی تھی اگرچہ یہے سب خبرین متواتر نواب بہادر کو پہنچتی تھین لیکن اُسنے بے اصلاح کرنے کلیاّت کے جزئیات کی طرف متوجہّ ہونا آئین سرداری و ملک گیری سے دور جان کر اغماض اور چشم پوشی فرمائی تھی درینولا کہ فضل الٰہی سے صاحبان انگریز بہادر کے ساتھ مصالحہ ہو گیا نواب بہادر نے سزا دینا اِن شوخ چشمون کا ذمہّ ہمتّ والانہمت پر اپنے لازم و متحتّم جان کر تمام احمال و اثقال لشکر کو معہ ناموس سردار ان نوایط کے جو قید سے نواب محمد علی خان کے مخلصی پا کر آئے تھے دارالحکومت سریرنگپٹن کو روانہ فرما خود بدولت و اقبال ساتھ فوج سوار و پیادون کے جو زیادہ چھہ ہزار

بھیجی تھی معہ توپخانہ واسطے گوشمالی عاصیان سرکش کے وہان سے کوچ فرما سیر و شکار کرتے ہوئے بھالے کرتپے کی طرف تاخت کی اور اپنے یغماگر سوارون کو واسطے لوٹنے جلانے مواضع متعلقہ کرتپے کے حکم فرمایا فوراً سواران کینہ خواہ نے اُن حدود پر تاخت کر بہتون کو باشندون سے اُس ملک کے خاک و خون مین غلطان کیا حاکم کرتپہ یہہ سانحہ ہوش ربا سن مضطر ہو ایک وکیل آداب دان کو معہ پانچ لاکھ روپیہ نقد اور دو فیل کوہ شکوہ چار گھوڑے عربی معہ زین مرصع اور ایک عریضہ عبودیت طراز متضمن استدعاے عفو جرایم نواب عطا پاش خطا پوش کے حضور مین روانہ کیا اور یہہ عہد کیا کہ آیندہ نقش عبودیت دل سے زایل نہ کرونگا اور ایک ٹکری کو اپنی سپاہ سے ہمیشہ حضور انور مین حاضر رکھونگا نواب بہادر کو چونکہ انتظام اور امور مملکت کا منظور تھا اُس پیشکش کو شرف اجابت اور معروضہ کو درجہ قبولیت عطا فرما ایک پروانہ فیض نشانہ نصایح آمیز معہ خلعت خاصہ عنایت کر وکیل کو رخصت کیا اور ایک ملازم معتبر کو یہہ حکم دیا کہ وہ نواب عبدالحلیم خان کے پاس عہدے پر اخبار نویسی کے مستعد رہ ہمیشہ وہانکا حال قلم بند کر حضور مین بھیجتا رہے اور بدرالزمان خان کو (جو ایام سابق مین حضور کی طرف سے بالاپور خرد کا قلعدار تھا اور جب مادھوراو پیشوا آیا تب آسنے جبن کی راہ سے اُس سے ملکر قلعہ اُسکے حوالے کیا تھا اور بعد منطفی ہونے آتش فتنہ و فساد کے خجالت کے مارے حضور مین نہ آیا اور کرتپہ کے حاکم کی سرکار مین جا نوکر ہوا تھا) اُسکی قدیم الخدمتی پر نظر کر فیض عام سے اپنے محروم رکھنا مناسب نہ جانکر علی زمان خان کی معرفت جو اُسکا ہمزلف تھا ایک پروانہ متضمن خوشخبری جان و آبرو کی امان کے معہ خلعت خاصہ بھیج کر طلب فرمایا

اور جب وہ حاضر ہوا بہت سی مہربانی اُسکے حال پر مبذول کیا چنانچہ بدستور سابق جاگیر و خدمت بخشی گری پانے سے امثال و اقران مین سربلند ہوا تب نواب بہادر نے وہان سے کوچ کر پیکن ہلّی کی طرف نہضت کی میر غلام علی جو وہانکا قلعدار تھا جہالت کی راہ سے ایک توپ کا گولہ نواب بہادر کے ہاتھی پر جکا نام گنج پون اور اُسوقت وہی سواری مین تھا مار کر آتش غضب حیدری کو بھڑکایا لشکر ظفر پیکر کے سوارون نے حسب الامر اُسکی گوشمالی کے لیئے تاخت کی اور پلک مارتے اُن دیہات مین جو قلعہ کے گرد تھے آگ لگا خاک سیاہ کر دیا تب میر غلام علی نے خواب غفلت سے چونک ایک وکیل کو معہ عریضہ متضمّن معاذیر ناموجہ اور دو لاکھ ہون اور پچاس ہزار روپیہ بابت جرمانہ اُس حرکت بیجا کے حضور مین ارسال کیا نواب ممدوح نے اُسکے عذر پذیرا کر اُسکی نذرون کو درجۂ اجابت کا بخشا میر حسن علی خان و میر اسد علی خان برادرزادون نے میر غلام علی کے سعادت ملازمت حاصل کر عہدے پر بخشی گری دستہ سوارون کے سرفراز و ممتاز ہوئے آخرالامر پیش خیمہ وہان سے کرنول کی طرف روانہ ہوا وہان کے راجہ نے دیدہ وری کی راہ سے آئینۂ خیال مین اپنے مآل کار کو دیکھکر ایک سفیر باتدبیر معہ عرضداشت و دو لاکھ روپیہ نقد حضور مین ارسال کیا اور بوسیلہ پیشکش لطمون سے اُس بحر موّاج کے صحیح و سالم کنارے کو پہنچا پھر وہان سے کوچ کر لشکر ظفر پیکر سر حد پر مرارراؤ کے آیا ہر چند اُس منافق کا سزا دینا امر ضروری تھا پر باقتضای مصلحت وقت نواب نے اپنے لشکر کے سردارون کو یہ حکم دیا کہ مطلقًا کوئی شخص اُس نواح کے متنفّس کی اذیّت کا روادار نہو جب وہان سے کوچکر سواد کنول مین ڈیرہ پڑا نواب منوّر خان وہان کے حاکم نے جو شاہ مسکین

مجذوب سے بیعت و اعتقاد رکھتا تھا اپنے پیر روشن ضمیر کو ورود سے
افواج حیدری کے مطّلع کیا شاہ مسکین نے زہر خند کرکے کہا منوّر تو خوش ہو کہ
ہم تیرے دشمنون کو منہزم کرتے ہین منوّر خان تو درجہ اُس صاحبدل کا
ما فوق بنی اور تھوڑا ہی کم خدا سے جانتا تھا قول کو حضرت مرشد کے راست
سمجھا اور اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ قلعہ سے باہر نکل رات بھر تو درست کرنے
مین سر انجام حرب کے مشغول رہا اور صبح ہوتے ہی میدان مین آصف آرا
ہوا جب یہہ حال نواب بہادر کو معلوم ہوا لشکر ظفر پیکر کو آراستہ و مسلّح کر
میدان جنگ مین پہنچا جو ہین دونون جانب سے صف آرائی ہوئی شاہ مسکین
ایک ہاتھی برہنہ پشت پر سوار ہو کر دیو آتش بازی کے مانند دو تین مو رفیق
معیت صف سے باہر نکل میدان مین آیا جب لشکر نصرت اثر کے لوگون نے
وہ صورت موحش مشاہدہ کی چونکہ طبیعتین مختلف ہین اور شناسائی فقیر صاحب
کمال کی ہر ایک کو نہین بعضے مقرّبون نے حضور مین عرض کی کہ مقابلے مین ایسے
لشکر خونریز کے تھوڑی جمعیت سے لڑنا کام ہر کسی کا نہین شاید کہ یہہ درویش
اولیا یا ابدال و اوتاد مین سے ہی جو واسطے اعانت اپنے مرید کے آیا ہی چونکہ
سلف کے بزرگون نے رنجش خاطر اولیاء اللہ کی کسی طرح جایز نہین رکھی ہی یہہ
اندیشے کا مقام ہی مبادا چشم زخم لشکر فیروزی اثر کو پہنچے یا ذات شریف و عنصر
لطیف کو بکسی طرح کی ناخوشی لاحق ہو مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حضور
تسخیر کرنے سے اِس ایک قطعے زمین کے جو نواب منوّر خان کے تصرّف
مین ہی ہاتھ اُٹھائین نواب بہادر نے اِس بات کو سنکر غضب سے چین
بجبین ہو حاضرین سے فرمایا کہ تم سب نے سنا ہو گا کہ خداوندکار ساز جسپر
اپنا سایہ مرحمت کا ڈالتا و ایک خلایق کی روزی اُسکی روزی کے ساتھ باندھتا ہی

البتہ ایک یا دو ولی اُسکی حفاظت کے لیئے غیب سے متعین فرماتا ہی پس
خداے جہان آفرین نے جو مجھ بندے پر اپنی مہر سے نظر کر تین لاکھ سے زیادہ
آدمی کو میرے متعیّن کیا کیا اِس لشکر مین کوئی شخص ولی یا قطب نہوگا سبھون نے
عرض کی کہ البتہ کوئی شخص مردان خدا سے اِس لشکر مین بھی حاضر ہوگا یہہ بات
سنکر نواب بہادر نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر ایسا جانتے ہو پس مضطر
کیون ہوتے ہو اگر ولی سپاہ نواب منوّر خان کا آگے آتا ہی ہمارے لشکر کا
ولی اُس سے جنگ کریگا حاضرون کا دل اِس بات سے قوی ہوا اور نواب بہادر
نے بعد اِس گفتگو کے اپنی سواری کے فیل کوہ شکوہ کو کوچک
کی ضرب سے آگے ہو لایا حضرت حقایق پناہ معارف آگاہ نے جون ہین
نواب بہادر کا فیل زود نیل کے مانند جوش وخروش مین دیکھا فوراً پھر گیا
اور رجعت قلعے مین داخل ہو ایک حجرۂ تاریک مین نواب منوّر خان کو بلا یہہ ارشاد کیا کہ
ہمارے فرمانے پر عمل کر جو کچھ نقد و جنس تیرے گھر مین ہی نواب بہادر کی
نذر کر مگر خاطر جمع رکھ کہ تیرا قلعہ ہم ہر گز نہ دینگے اور ہم تیرے حال پر رحم کر کے
قلعے مین پھر آئے ہین اگر ہم باہر رہتے تو یہہ بھی گیا ہوتا نواب منوّر خان نے اپنے
مرشد کامل وہادی آگاہ دل کی کرامت معاینہ کر بہت خجل ہوا اُور رفیع النور دیوان
کو معہ قطعہ عرضی و اسباب ضیافت حضور کو روانہ کیا اور پیشکش دوسرے
روز پر موقوف رکھا نواب رحیم الطبع نے نوازش کی نظر دیوان کے حال پر
مبذول فرما اپنے لشکر کو حکم دیا کہ آج جنگ موقوف رکھین چنانچہ حسب الحکم
افواج قاہرہ جنگ سے دست بردار ہو تمنبھدرا ندّی کے کنارے جو قلعہ کی پچھم
طرف جاری ہی خیمے کھڑے کیئے علی الصباح نواب منور خان نے پچاس لاکھ
روپی نقد و جنس و نفایس و نوادر پیشکش حضور مین بھیجا نواب

بہادر نے اُسے قبول کیا ایک پروانہ متضمن عفو و بخشایش نواب منور خان
کے نام پر صادر ہوا پھر نواب بہادر دوسرے روز وہان سے کوچ کر نبی
کنڈہ و پنڈی کنڈہ کی راہ سے سواد بلاڑی مین داخل ہوا اِس
عزیمت کا منشا یہ تھا کہ سابق مین نواب بسالت جنگ حاکم ادھونی
مرار راو سے سازش کرکے کئی موضع کو ممالک محروسہ سے لوٹ لیا تھا اب
مطمح نظر نواب بہادر کا یہ تھا کہ اگر اُس سے اب بھی کوئی حرکت منافی صلح
کے ظہور مین آئے تو مجازات اُسکی جہت سے بھی قرار واقعی کی جائے نہین تو فقط
راجہ بلاّری ہی کو جو ایاّم جنگ مین صاحبان انگریز بہادر کے ساتھ ملکر نواح
مین راے درگ کے مصدر گستاخی کا ہوا تھا گوشمالی دیا چاہیئے جون نواب
بسالت جنگ کی طرف سے کوئی امر خلاف صلح کے وقوع مین نہ آیا اِس لیئے
فوج ظفر موج پر یہ حکم صادر ہوا کہ پہلے قلعہ پائین کو گولون کی ضرب سے مسمار
کر حصار کو جو پہاڑ کی چوٹی پر راجہ کا ملجا اور ماوا ہی مفتوح کرین بہادران جان نثار
موافق امر کے تھوڑی ہی عرصے مین دمدمہ باندھ گولہ زنی شروع کر ایک ہی
روز مین ایک برج کو ڈھا دیا اور شب کو ہلّے کی نیّت سے تاخت کی مگر راجہ
پردلی و شجاعت سے تمام رات آبروے مردی کو نگاہ رکھ کرتا رہا علی الصباح
بموجب فرمان حیدری گولندازون نے بڑے بڑے پتھر غبّارون مین بھر قلعہ کی
اُتّر جانب ایک کوہچہ پر جو سر کوب قلعہ کا تھا چڑھا کر آگ دیکھائی پتھر بارود
کے زور سے ہوا مین اُڑکر قلعے مین جا گرے جن سے بہت حرم سرا کے
لوگ زخمی و مجروح ہوئے اور ایک شور محشر برپا ہو گیا عورتین راجہ کا دامن پکڑ
فریاد کرنے لگین کہ خدا کے واسطے تو ہماری حرمت کو بچا اور جو کچھ تیرے
پاس نقد و جنس ہی نواب کے حوالے کر آخر کار راجہ مضطر ہو اپنے

وکیل کو معہ ایک قطعہ عریضہ و دو لاکھ روپیہ نقد حضور مین بھیج کر امان مانگی نواب بہادر نے اُسکی پیشکش کو قبول فرما کر ایک قطعہ پروانہ تشفّی بخش لکھوا کر وکیل کے حوالے کیا اور ایک اخبار نویس حضور سے وہان متعیّن فرمایا اِسی اثنا مین اُس روز اخبار نویسون کے معروضات سے حضور مین ظاہر ہوا کہ سردار مرہٹہ ناظم مرچ بہ سبب اغوا گوبند راو اور امرت راو کے نواح دھارواڑ و بادامی مین جو متعلّق دولت خداداد کے ہی لوٹ پاٹ مچا رکھی ہی نواب بہادر نے صیانت اُس ملک کی تسخیر کرنے پر اِس دیار کے مقدم جان فورًا تنب بھدرانڈی کو عبور فرما ایلغار کر قریب بنکاپور کے لواے حیدری بلند کیا غنیم ہیبت سے لشکر قیامت اثر کے خوف زدہ ہو اپنے مقرّ حکومت کو پھر گیا تب نواب بہادر نے اُس راہ سے سمند گیتی نورد کی باگ پھیر سواد شانور مین جا ڈیرا ڈالا نواب عبد الحکیم خان چونکہ کئی بار زک کھا چکا تھا اِس مرتبہ خرد مآل اندیش کے حکم سے اپنا خلوص و اعتقاد ظاہر کر قدم اعتذار سے راہ راست پر چلا اور اپنی آمدنی قلیل و خرچ کثیر کا اظہار کر ایک لاکھ پینتیس ہزار روپیہ خرچ یکروزہ لشکر ظفر پیکر تخمین کر خزانے حیدری مین داخل کیا تب نواب حیدر دل نے وہان سے کوچ کر اور سرہٹی و ڈامل وکپل کے راجاؤن سے پیشکش شایان وصول مین لا بیجا نگر عرف اناگنڈی کی نواح مین خیمہ جاہ و جلال کا بلند اور راجہ تمراج کو جو وہان کا حاکم تھا حضور مین طلب فرمایا تمراج و کشن راج و رام راج قوم چھتری سے ہین کسی کو سلام کرنا اُس قوم کا دستور نہین ایّام سابق مین تو تمامی ممالک کرناٹک و ملیبار کنارہ ڑو وکشنا تک اُنکے قبضے تصرّف مین تھا پر آخرکار سلاطین قطب شاہیہ و عادل شاہیہ و نظام شاہیہ کی لڑائیون مین بہت ملک اُن کے قبضے تصرّف سے نکل گیا پھر عہد مین

اورنگ زیب عالمگیر کے بہت صعوبت اِس خاندان کو پہنچی مگر اب کئی محال پر قانع ہو ایّام حیات بسر کرتے تھے جب فرمان حیدری راجا کو واسطے حاضر ہونے کے پہنچا کچھ چارہ نہ دیکھا بعجز اسکے کہ خود تمارض کر اپنے بیٹے کو ساتھ نذرانے ایک لاکھ ہون کے حضور مین روانہ کیا نواب عالی ہمّت نے اُسکے آباو اجداد کی عزّت پر نظر کر اُسکو حاضر ہونے کی تکلیف سے معاف رکھا اور ایک اخبار نویس سرکار سے مقرّر کر وہان سے کوچ فرما ہو کاپتن کی راہ سے سواد ہاکل داری مین نزول کیا چونکہ بلاہت و سفاہت وہان کے راجہ کی خارج سے اکثر سمع مبارک مین پہنچی تھی واسطے تفریح و انبساط خاطر کے راجہ کے حاضر ہونے کا حکم دیا اُس ملک کے لوگ راجہ کو ساتھ حماقت کے منسوب کرتے تھے یہہ اتّہام اُنکا بر غلط نہ تھا چنانچہ ایک حماقت اُسکی یہہ تھی کہ سب محاصل اپنے تعلّقات کا افیون کی خرید مین صرف کرتا تھا اور کبھو گھر سے باہر نہ نکلتا ہردم افیون کا خواہان اور پینک مین غرق رہتا اُسکے مکان کی پشت پر ایک تالاب وسیع اور اُس طرف کے کنارے پر ایک چھوٹا پہاڑ واقع تھا جب کبھی بتقریب سیر اپنے قصر کے بام پر چڑھ تالاب و پہاڑ کو دیکھ اپنے کارپردازون سے کہتا کہ مجھکو دنیا مین کوئی ہوس نہین مگر یہہ کہ یہہ سارا پہاڑ افیون ہو جاوے تا مین اِس تالاب کے پانی مین گھولکہ ہفتہ عشرہ مین پی لون اور جب اُسکی رانی کھانا کھانے کو محل مین بلاتی لونڈیان خواصین پہرون تقاضا کرنے کے بعد ہاتھ پکڑ کر اُٹھا کھینچ لیجاتی تہین تب قدرے قلیل شیر برنج کھاتا اور اگر کبھو سیر کو باغیچے کے جو اُسکی حویلی سے ایک تیر پرتاب کے فاصلے پر تھا قدم رنجہ کرتا تو صبح سے چلکر دو پہر کے عرصے مین باغ مین داخل ہوتا اگر کبھو آنکھ کھولتا تو خادمون سے پوچھتا کہ کتنے روز ہوئے

کہ ہم محل سے نکلے ہمین معلوم نہین کہ کب پھر پہنچینگے جب کوئی کہتا کہ اگر آپ قدم اُٹھائین تو مسافت محل کی چند قدم سے زیادہ نہین ہے اختیار ہنس پڑتا اور کہتا کہ ایسا جلد چلنا کسی کبوتر کا کام ہی الغرض جب اُسے حسب الحکم حضور مین لائے نواب بہادر نے اُسکی بوالعجب ہیئت دیکھ اُستے پوچھا کہ کیا حقیقت ہی اور کیا نذر لایا اُسنے پنینک سے سر اُٹھا عرض کیا کہ دو تین سو من افیون موجود ہی اور کئی مادہ گاو شیر دار بھی ہمین اور رانی میری آپ کی کنیز کچھ زیور بھی رکھتی ہی اگر آپ کو مطلب ہی اور قدردان افیون کے ہین تو اُنمین سے کچھ دے سکتا ہون اور آپ خاطر مبارک جمع رکھین کہ دو تین سو مادہ گاو شیر دار بھی جو افیون کے لوازمون سے ہی نذر گذرانونگا نواب نامدار نے اُس عجایب المخلوقات کو دیکھ تبسم فرمایا اور ایک شخص امین دیانت دار واسطے تحصیل مال واجب کے اُسکے علاقے پر مقرر کیا اور اُس راجہ کی افیون کے خرچ کو ایک موضع سیر حاصل جدا فرمایا جب نواب بہادر کو نظم و نسق سے اُس نواح کے فراغ کلّی حاصل ہوا تب فرخی و فیروزی کے ساتھ دارالامارت سرینگپٹن مین آیا ہر ایک صغیر و کبیر و برنا و پیر نے جمال باکمال اُسکا دیکھ دل و جان کو نورانی کیا اور ہر کوئی کام دل کو پہنچا؛

---

## وصف

## ( ۲۱۰ )

لشکرکشی کرنا تانتیا مرہٹہ ناظم مرچ کا کوبندراو اور سیوا راو کھاتکیہ اور دوسرے سرداران مرہٹہ سمیت اور اتفاق کرنا ابراہیم خان دھونسا کا اور گرفتار ہوجانا سرداران مرہٹہ کا اور ناکام پھرجانا ابراہیم خان کا اور تسخیر کرنا نواب بہادر کا ملک بلاری کو

دریغو لاکہ گردش آسمان نواب حیدر علی خان بہادر کے موافق تھی اور بخت بیدار اور فتح و فیروزی روز افزون خار عناد و رشک ہر ایک حاکم کے سینے مین جو اِس دولت خداداد کے قرب و جوار مین تھے چبھنے لگا خاص کر نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی اور مرارراو ناظم مرچ جو جگ کے مانند باہم قران رکھتے تھے ہر دم اُنکا یہی منصوبہ تھا کہ کسی طرح سے نواب بہادر کو چار خانۂ مات مین لائین اور جس طرح ہوسکے اُس شاطر بساط جنگ و رزم کو برد دین ہمیشہ عزم کے گھوڑے دوڑاتے اور کسی تدبیر سے رخ نہ پھیرتے پر خود ششدرے ادبار مین پھنستے کوئی فرزین بند تدبیر کام نہ آتا نواب بہادر کا پیادۂ اقبال اکثر اُن کو کشت دیتا اور فرزانگی سے آخر کو مرتبہ فرزین کا پاتا آخرکار نواب بسالت جنگ نے بوسیلہ عریضہ حضور مین ناظم حیدرآباد کے تسخیر ممالک محروسہ حیدری کو ایک امر آسان ظاہر کر اُسکو اِس پر لایا کہ اُسنے ابراہیم خان کو جسکا دھونسا لقب تھا اور اپنی شجاعت کے گھمنڈ سے کوس رستمی بجاتا تھا واسطے فتح اُس مہم کے جو ایک امر بر اشکال تھا روانہ کیا اِس اثنا مین جاسوسون کی زبانی نواب بہادر پر واضح ہوا کہ نواب بسالت جنگ نے صفدر جنگ اپنے سپہسالار لشکر کو ساتھ موشیر لالی فرانسیس کے جو رستم جنگ کہاتا تھا واسطے تسخیر کرنے قلعہ بلاری کے بھیجا چنانچہ اُن

سرداروں نے اُس قلعہ کو محاصرہ کیا ہی اور وہان کا راجہ حالت محصوری مین
پانون شجاعت کا استوار کر زبانی سفیران تفنگ وتوپ کے اُن کی جواب دہی
کر رہا ہی اور ابراہیم خان بھی اپنی شجاعت کا غلغلہ بلند کیئے ہوئے وہانکو آتا ہی
نواب شیر دل نے اِس خبر کو سن محمد علی کمیدان کو پانچ ہزار سپاہی خونخوار
اور سات ہزار سوار خنجر گذار کے ساتھ اور باجی راو خسرپورہ ترکک راو
کو جو ایک مدّت سے زمرۂ ملازمان حیدری مین منسلک تھا اُسکی فوج سمیت
واسطے کفایت اِس مہم کے خلعت عطا کر رخصت کیا چنانچہ محمد علی کمیدان
ایلغار کر پندرہ روز کے عرصے مین دھاروار تین پہنچ قلعے کے محاذی ایک میدان
وسیع کو جس مین ایک خشک نالا تھا فرودگاہ کے لیئے پسند کر سپاہیون
کو معہ توپ خانہ اُس خشک نالے کی کمینگاہ مین چھپا خود کنارے پر
اُسکے جو مرتفع تھا خیمون کے نصب کرنے مین مصروف ہوا اتّفاقاً وہ روز
روز دسہرے کا تھا جس مین مرھٹون کا دستور ہی کہ کپڑے سرخ و زرد
پہن اپنے گھوڑون ہاتھیون کو رنگین ساز و یراق سنہلے روپہلے سے آراستہ
کر سوار ہوتے اور میدان وسیع مین پھرتے رقص و سرود کا تماشا دیکھ
خوشی کرتے ہین اور ایک یا دو موضع کو اگر ملک دشمن سے ہون تو خوب
نہین تو اپنے ہی ملک سے جلاتے لوٹتے اور اِس امر شنیع کو اپنے
لیئے فال نیک جانتے ہین الغرض ہنوز محمد علی کمیدان نصب کرانے مین
خیمون کے مشغول تھا اور بیلون اور شترون کی پشت سے بار بھی اُتارے
نہین گیئے تھے کہ مرھٹے کا سردار تیس ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادے کی
جمعیّت اور سولہ ضرب توپ لیئے معہ اطفال و نسوان زیور پوش گھوڑیون پر
سوار خرامان خرامان اُس میدان مین آپہنچے اور چونکہ دو روز پہلے ہرکارون کی

زبانی اُس میدان کی وسعت کو پسند کر ارادہ نزول کا اُس مین رکھتے تھے بے محابا ایک تیر کے فاصلے پر اُس خشک نالے سے پہنچکر اطمینان خاطر کے ساتھ خوش خرامی کرنے لگے اور باوجود اسکے کہ محمد علی کمیدان کے سوار اُنکو نظر آئے مگر قضا کی سلائی اُنکی آنکھون مین ایسی پھر گئی تھی کہ اُنھون نے اِن سوارون کو بھی تماشائیون مین سے جان بے تکلّف جورو لڑکون سمیت ھنستے کھیلتے ہوئے آگے بڑھے محمد علی کمیدان نے اپنے سپاھیونکو جو کمینگاہ مین تھے اشارہ کیا گولنداز ان آتش دست اور تفنگچیان قادر انداز نے یکبارگی کمینگاہ سے سر نکال شلّک توپون اور بارڈھ بندوقون کی مارنی شروع کی اور دوسری طرف سے محمد علی کمیدان خود اپنے سوارون کے رسالے ساتھ خیل اعدا مین جا گھسا اور تیغ و تبر سے ہزارون مرد سرخ پوش کو گل و لالہ خزان دیدہ کے مانند خاک مین تہ بہ تہ گرایا اِس ھنگامے قیامت آشوب مین تانتیا بہادر راس الرئیس اُس جماعت کا حواس باختہ و بیخود ہو گھوڑے سے گر پڑا سوارون نے محمد علی کمیدان کے لشکر غنیم کو لوٹ تانتیا بہادر کو معہ بارہ سردار مرھٹہ اور بہت سی عمدہ عورتین سیمین تن زندہ گرفتار کیا باقی فوج مرھٹہ نیم جان اموال و اسباب کو چھوڑ چھاڑ صحراے ادبار کو رہ نورد ہوی تب محمد علی کمیدان نے نقّارہ فتح و فیروزی کا بجوا سجدے شکر ادا کئے جس قدر مال غنیمت نقد و جنس ہاتھ آیا سب کو جمع کر نصف فقرا و دعاگوؤن کو جو ہمراہ اُسکی فوج کے رہا کرتے تھے اور مجاہدان نصرت شعار کو جن سے اِس روز وہان کار نمایان ظہور مین آیا تقسیم کیا اور نصف باقی کی فرد طیّار کر واسطے ارسال حضور کے محفوظ رکھا پھر ایک شب وہان اِستراحت اور تیمار مین مجروحون کے بسر کی علی الصباح اموال مفروتہ معہ ایک عرضداشت مشعر تہنیت فتح حضور کو روانہ کیا جب عرضی اُس دولتخواہ بلا اشتباہ کی

نظر اشرف مین گذری نواب بہادر نے آفرین و تحسین کر ایک خلعت گران بہا معہ جواہرات بیش قیمت اور مالہ مروارید و کمر مرصّع و اسپ تپچاق با زین طلائی کمیدان کے واسطے ارسال فرمایا درین اثنا عرضی سوانح نگار راے درگ کی مکرّر اِس مضمون کی حضور مین پہنچی کہ سپہسالار نواب بسالت جنگ بہادر کا کہ تین مہینے کے عرصے سے قلعہ بلّاری کو محاصرہ کیئے ہوئے سر مار رہا ہی اور وہ قلعہ ہنوز مفتوح نہین ہوا اور راجہ وہان کا متحصّن ہوکر داد دلاوری کی دے رہا ہی اور ابراہیم خان دھونسا جو دم انا و لا غیری کا مارتا ہی اپنی فوج سمیت کنک گری و کپل مین آپہنچا نواب بہادر نے فی الفور ایک شقّہ خاص بنام محمد علی کمیدان اِس مضمون کا صادر فرمایا کہ چونکہ ہندی زبان مین مشت کو گھونسا کہتے ہین اُس شجاعت دستگاہ کو ہمنے اِس خطاب گھونسا کے ساتھ سرفراز فرمایا چاہیئے کہ اپنے نام کی رعایت کر اپنی تئین دھونسا کے منہ پر مارے تا خلایق کے نزدیک اسم با مسما سمجھا جاے ہم بھی جلد راے درگ کی راہ سے وہان پہنچتے ہین کُمک کی طرف سے خاطرجمع رہو گو شمالی پر اعدا کے ہمّت باندھو اور اسیرون کو حضور مین روانہ کرو کمیدان شجاعت نشان بمجرّد ورود شقّہ مال غنیمت کو تین ہزار سپاہی بدرقے کے ساتھ حضور مین روانہ کیا اور خود بر جناح استعجال دھونسا کی فوج پر تاخت کی نواب بہادر نے بعد کئی روز کے دار الامارت سے نہضت فرما سوادرتن گری مین خیمہ کیا بہیر و بنگاہ اور توپ خانے کو پورنیا دیوان کے ذمّے چھوڑ جریدہ سپاہیون کو حکم دیا کہ دو روز کی خوراک ساتھ لین اور تب بطریق ایلغار دو روز و شب کے عرصے مین بادیہ و صحرا طی کر تیسری شب لشکر پر نواب بسالت جنگ کے جا توتا بندوقون کی شتّاک شمشیرون کی چکا چاک تیرون

کی شپا شاب سے شور قیامت برپا کیا،

## نظم

شب تیرہ از تیغ رخشان شدہ ‏ ‏ سنانہا چو انجم درخشان شدہ
شب تیرہ از شدّت بعث و نشر ‏ ‏ خبردار میکرد از روز حشر
زبس کشتگان خفتہ اندر مغاک ‏ ‏ نماندہ دگر جای در بطن خاک
سواران رستم دل و شیر گیر ‏ ‏ تن چاک را دوختندی بہ تیر
فرو بردہ سر ساچمہ در بذن ‏ ‏ چو زنبور در خانۂ خویشتن
شب تیرہ از گرد شد تیرہ تر ‏ ‏ سلامت نماندہ نہ پا و نہ سر

اِس ہنگامے قیامت آشوب مین کسی کو خبر خویش و بیگانے سے نتھی فوج مخالف کی سپاہ ہتیار گھوڑے چھوڑ پریشان حال بھاگ نکلی اور سپہسالار اُس لشکر ہزیمت خوردہ کا سر و پا برہنہ تنہا افتان و خیزان سپاہیون مین موشیر لالی فرانسیس کے جو اپنی ولایت کے قاعدے پر چوکی پہرے مین چوکس تھے جا ملا فرانسیسون نے اُس نیم جان کو توپون کی پناہ مین لیکر اُس رزمگاہ سے باہر نکالا اور صحیح و سالم ادھونی مین پہنچایا اِدھر نواب حیدر علی خان نے نقّارہ فتح کا بجوایا راجہ محصور کو اِس اثنا مین ہرکارونکی زبانی حال ورود نواب بہادر اور ہزیمت اُٹھانا لشکر کا اور سپہسالار کا موشیر لالی کے ہمراہ وہان پہنچنا معلوم ہوا ایسا رعب و ہراس اُسکی خاطر پر غالب ہوا کہ تھوڑا سا خزانہ و جواہر اپنے ناموس کے ساتھ لے چور دروازے سے نکل بیجاپور کی طرف ایسا بھاگا کہ پھر کسی نے اُسکی مرگ و زیست کی خبر پائی علی الصّباح جب نواب بہادر کو جو ضبط کرنے مین اساس و اسباب سپہسالار

فراری کے مصروف تھا خبر بھاگ جانے کی راجہ کے اور بے جنگ خالی ہونے قلعے کی گوش حقیقت نیوش مین پہنچی معتمدون کو واسطے جمع کرنے اسباب متروکہ لشکر سپہسالار کے چھوڑ خود اُس قلعے مین داخل ہوا اور بلے منازعت و ممانعت اموال و اسباب بے شمار جو اسلاف نے راجہ کے قرنون سے اُس حصار مین جمع کیا تھا تصرّف مین اولیائے دولت حیدری کے آیا تب نواب بسالت جنگ کی تحذیر واجب و لازم جان سوادھونی مین جادّیرا کیا اور دوسرے روز نواب بسالت جنگ کو زبانی ایک معتمد کے یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ دو مہینے کے عرصے سے سپاہ سفر کی تاب و تعب مین گرفتار رہی اور دارالامارت سے خزانہ منگانا متعذّر و دشوار اِس لئے تم مبلغ دس لاکھ روپیہ بالفعل واسطے انجام مصارف ضروری فوج کے بھیج دو نہین تو جسطرح ہوسکے اِسقدر روپیہ وصول کرنے کی فکر عمل مین آئیگی نواب بسالت جنگ نے جب صورت رہائی اِس کام نہنگ سے کچھ نہ دیکھی بےچون وچرا مبلغ مطلوب بھیج دیا اور زمانہ سازی کو کام فرما کے ایک مکتوب اتّحاد اسلوب لکھکر دوستی کی بنا کو قایم کیا بعد انفصال اِس معاملے کے نواب بہادر ابراہیم خان دھونسا کی طرف طبل کوچ کا بجوایا اور اِس عرصے مین محمد علی کمیدان بھی اپنی فوج سمیت وہان آن پہنچا تھا جو ہین صداے آمد آمد لشکر ظفر پیکر کی دھونسا کے کان مین پہنچی سپہسالار کے لشکر کی تباہی اور بسالت جنگ کی فرمان برداری کو اپنے حال کا ترجمان جان کر بدون جنگ و پیکار بر جعت قہقری حیدرآباد کو سدھارا یغماگران حیدری نے دھونسا کے لشکر پر گر اُسے زیروزبر و درہم و برہم کیا اور چالیس پچاس شتر محمولہ اشیاے نفیسہ دس ضرب توپ تیس ہاتھی قبضہ

بتصرف مین لاکر مارتے مارتے راستے چورتک تعاقب کیا مرار راو اور نواب
علیم خان حاکم کرپہ اور راجہ چیتل درگ ان تینون حیلت گرون نے جو ابراہیم
خان دھونسا کو نواب بہادر کے ممالک محروسہ کی تخریب پر ترغیب و
تحریض کرتے تھے جب دیکھا کہ اُس نقّارے بے مغز سے کچھ آواز نہین نکلتی اُسسے
جدائی اختیار کر ہرایک اپنے اپنے مقام کو پھر گیا تب نواب بہادر نے ساتھ فتح
و فیروزی کے بالاّری کی طرف نہضت فرمائی ؀

---

تسخیر فرمانا نواب حیدر علي خان بہادر کا قلعہ
گُتّي کو اور گرفتار کرنا مرار راو فتنہ انگیز کا
جو ایک ہزار ایک سو ستّاسی ہجری مین واقع ہوا

مرار راو نواب بہادر کی ترقی دولت خداداد کو دیکھ تخم حسد کا اپنے سینے مین
بویا کرتا اور منہدم کرنے مین اُسکے قصر شوکت کے درم و قدم و قلم سے قاصر
ہوتا تھا چنانچہ جن روزون کہ ترمک راو مادھوراو پیشوا کا ماموں پونان سے
آکر ممالک محروسہ حیدری مین مصدر فتنہ و فساد کا ہوا تھا اور نواب
موصوف باقتضاے مصالح ملکداری محرّک سلسلہ صلح ہوا اور ترمک راو نے
اپنے لشکر کی تلف اور اخراجات کثیر لشکر کشی پر نظر کر کے چاہا کہ
نواب بہادر سے مصالحہ کر مراجعت کرے مرار راو نے ترمک راو کو تسخیر
پر ملک بالاگھات کے ترغیب کر فتنہ کی آگ کو مشتعل کیا تھا چنانچہ اسی سبب
سے چرکولی کی جنگ مین صدمۂ عظیم فوج حیدری کو پہنچا اور ترمک راو نے
بیل مقصود جان سلامت لیجانا غنیمت جانا اسکے ساتھ بھی نواب دریادل تالیف

قلب پر مرار راو کے متوجہ رہا لیکن وہ حاسد ناتوان بین شب و روز تدبیر بین برامی دولت خداداد کے رہا کرتا تھا جب اور کسی طرف سے اُسکو صورت کشاد کار نظر نہ آئی تب نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی کو عداوت پر قایم کیا اور ابراہیم خان کو جو حیدرآباد مین بستر استراحت پر سویا ہوا تھا ملک بالا گھاٹ کی تسخیر کے لیئے جگایا نواب والا قدر اگرچہ اِس امر سے بخوبی آگاہی رکھتا تھا مگر سزا دینا اُس بدکردار کا اوروقت پر موقوف رکھا تھا درینولا کہ فضل سے کریم کارساز کے بسالت جنگ کے لشکر نے گوشمالی واجبی پائی اور دھونسا نے بھی جب اُسپر چوب قرار واقعی بری صدا الحفیظ کی دے میدان سے منہ پھیرا نواب بہادر نے اُکھیڑ ڈالنا خارون کا اپنے گلشن اقبال سے مصلحت جان قلعہ گُتّی کی طرف جس مین مرار راو معہ عیال واطفال رہتا تھا نہضت فرمائی اور جب سواد شہر مین نواب بہادر کا ڈیرہ پڑا ایک معتمد کی زبانی مرارراو کو پیام بھیجا کہ اگر قلعہ گتّی اولیاے دولت کو تسلیم کردے تو تعلقہ سوندھ کہ مکان سیرحاصل ہی اُسکے عوض مین اُسے عنایت ہوگا اور وہ تعلقہ صدمہ تاخت و تاراج لشکر حیدری سے ہمیشہ محفوظ رہیگا لیکن راو موصوف نے مطلق اِس نصیحت کو جو سراپا موجب اُسکی جمعیت خاطر کا تھا گوش رضا مین جا نہ دی نواب بہادر نے جب دیکھا کہ کام مدارا سے گذر چکا تب بہادران لشکر شکن کو حکم فرمایا کہ قلعہ کو محاصرہ کرین بہادران نصرت شعار نے توپین قلعہ کوب بلندی پر چڑھا پیام دندان شکن زبانی سفیران گولے کے متحصّنین قلعہ کو بھیجا اور اُس طرف سے مرارراو بھی جسکا دماغ دود نخوت سے بھر رہا تھا اُسکا جواب وکیلان ہم جنس کے حوالہ کرتا تھا آخرکار جب مرارراو نے آتش دستیان حیدری گولہ اندازون کی دیکھین اور معلوم کیا کہ گولون سے توپون اور غبّارون

بکے ضرورکی قلعہ کے مکانون اور رہنے والون کو پہنچا تھی حفاظت کرنے مین برج
وبارہ کے مشغول ہو جنگ کو طول دیے اور ہر روز خطوط پونان کو روانہ کر وہان
سے اعانت طلب کرنے لگا مگر جاسوسان حیدری مرارراو کے قاصدون کو
معہ مراسلات گرفتار کر حضور مین لاتے آخرالامر جب ایّام محاصرہ طول کھینچا اور
کسی طرف سے مدد و کمک نہ پہنچی اور تالاب کا پانی جو درمیان قلعے کے
موجب زیست خلایق کا تھا خشک ہوگیا مرارراو عاجز ہو ایک وکیل اپنی جانب
سے حضور مین نواب بہادر کے بھیج عفو جرایم کی استدعا کی نواب بہادر
نے اُسکے حال زار پر رحم کر ایک عنایت نامہ مشعر نوید جان بخشی اُسی
وکیل کے ہاتھ عنایت فرمایا تب مرارراو ایک پالکی پر سوار ہو چند خدمتگار ساتھ
لئے لشکر ظفر پیکر مین آیا کارپردازان درگاہ نے حسب الحکم اُسکو ایک
علحدہ خیمہ مین اُترنے کو جگہ دی اور بہادران قلعہ شکن نے بموجب ارشاد
نواب ممدوح کے تھانہ قلعہ مین قایم کیا مرارراو نے ہرچند لجاجت کی اور مستدعی
ملاقات کا ہوا دعوت اُسکی قرین اجابت نہوی بعد دو تین روز اُسکو بعزّت
تمام معہ ناموس سریرنگپٹن کو روانہ کیا بعد اس فتح نمایان اور ضبط کرنے
مال اموال کے نواب بہادر واسطے انتظام کرنے تعلّقہ سوندر کے متوجّہ
ہوا انھین دنون جاسوسون نے یہہ عرض کی کہ پونان کے کارپردازون نے بسالت
جنگ سے نوشتجات سے خبر محصور ہونے مرارراو کی سنکر چالیس ہزار سوار
اُسکی کمک کے لئے روانہ کئے تھے جب وے قریب کورٹک کے پہنچے خبر مسخّر
ہونے قلعہ گتّی اور مرارراو کے مقیّد ہونے کی سنکر پونان کو پھر گئے اس مابین
مین نواب بہادر کو محمد علی کمیدان کی طرف سے گونہ رنجش پیدا ہوئی سبب اُسکا
یہہ تھا کہ طبیعت کمیدان کی مدّت سے اسراف پر مائل تھی اور چونکہ وہ کسیطرح

اپنی فضول خرچی سے دست بردار نہوتا تھا اور اکثر بے اجازت سرکاری اموال کو بیجا صرف کرتا چشم نمائی اُسکی واجب جان رسالداری سے اُسے معزول کر وظیفہ شایستہ ماہواری اُسکے لئے مقرر فرمایا اِس عرصے مین قلعہ ہرپل اور تعلقہ نیگت گری جو مرار راو نے بزور راجہ کے تصرّف سے نکال اپنے قبضے مین لایا تھا اولیاے دولت خداداد کے ضبط مین آیا ٭

---

مسخّر ہونا چیتل درگ اور گرفتار ہونا راجہ کا معہ دیگر سوانح جوایک ہزار یکسو اسّی ہجری مین واقع ہوے

اگلے دنون مین جب نواب بہادر منظفی کرنے مین نائرہ فساد راگھوپیشوا کے تعلّق خاطر رکھتا تھا ایک شخص کارپردازون سے ہرین ہلّی کے جو نواختہ و پرداختہ راجہ چیتل درگ کا اور حالات لشکر و ذخایر و اموال سے اُسکے واقف تھا اپنے آقا سے بغاوت کر حضور مین آیا یہ شخص ہمیشہ اُس راجہ کی شکست مین سعی اور نواب ممدوح کو واسطے تسخیر کرنے چیتل درگ کے ترغیب و تحریص کیا کرتا چنانچہ نواب بہادر نے ہیبت جنگ بخشی کو معہ فوج اُس طرف روانہ فرمایا چنانچہ تفصیل اِس واقعے کی اوراق سابق مین مبیّن ہوئی ہی بعد چند روز کے راجہ نے چیتل درگ کے اُس شخص کے رہنے کو جو اُسکے راز کا غمّاز تھا حضور مین نواب بہادر کے موجب زوال اپنی دولت کا جان ایک عرضداشت اِس مضمون کی ارسال کی کہ اگر وہ شخص حضور سے یہان بھیج دیا جاے تو مین پیشکش لایق حضور مین گذرانونگا نواب بہادر نے راجہ کے معروضہ کو قرین صدق تصوّر کر اُس کارپرداز کو مرزبان اپنی کے ساتھ رخصت

فرمایا جب وہ کار پرداز خدمت مین شوم شنکر راجہ چیتل درگ کے پہنچا راجہ نے
پہلے اُسکی استمالت کے لیئے ایک خلعت گران معہ مالۂ مروارید وپدک الماس
وغیرہ عطا کر تمامی امور مالی و ملکی پر اپنے اُسکو اختیار دیا چونکہ وہ تنک ظرف
وکم حوصلہ تھا چند روزہی کے عرصے مین اکثر آدمیونکو بے آبرو کیا راجہ اگرچہ اُسکے
تعدّی سے تنگ تھا پر اغماض کر جویاے فرصت کار رہا جب بیباکی و سفّاکی
اِس کار پرداز کی نہایت کو پہنچی اُسکو ایکدن بڑے تپاک سے اپنے حضور
مین بلا کر عیّارونکو اِشارہ کیا کہ اُسے قتل کرین پر اِس اندیشہ سے کہ ایسا نہو
کہ اُس کار پرداز کے مارے جانے کی خبر سنکر غضب حیدری مشتعل ہو اپنے
اُنگلی کاٹ لباس خون آلودہ کر اپنی کے مرزبان کو فی الفور اپنے پاس بلا یہہ
ظاہر کیا کہ اِس کار پرداز نے حق نمک فراموش کر مجھپر خنجر چلایا تھا جسّے میرا
ہاتھ زخمی ہوا مگر میرے نوکرون نے چالاکی کر مجھکو اُسکے شر سے بچایا اور
اُس وخیم العاقبت کو جہنّم مین بھیجا لازم ہی کہ اب تم مہربانی کی راہ سے
حضور مین نواب بہادر کے اِس روداد سے اطّلاع دو اور بے تقصیری
میری ظاہر کرو جب یہہ واقعہ زمیندار اپنی کے معروضہ سے نواب بہادر
کو پہنچا بہ سبب اشتغال نظم و نسق پرگنات اور قلعجات اُس نواح کے
اغماض فرما راجہ چیتل درگ کا سزا دینا دوسرے وقت پر ملتوی رکھا تھا
اِن دونون کہ تنظیم و تنسیق سے مہمّات ملکی کے فراغت حاصل و عنایت
ایزدی ہرصورت سے شامل حال تھی نواب بہادر نے فیض اللہ خان سپہدار کو واسطے
گوشمال اُس راجہ کے معہ فوج کثیر رخصت کیا خان موصوف نے بے لڑے
بھڑے اُس سفیہ ناعاقبت اندیش کو طرف مسلک سلامتی کے رہبری کی
تا اُسنے ایک ہزار اشرفی و ستّر ہزار روپیہ بابت جرمانۂ گستاخی علاوہ

پیشکش مقرّری کے دینا قبول کیا جب یہہ سب باتین فیض اللہ خان کے معروضہ سے حضور مین منکشف ہوئین اُس ریاست قدیم کی بحالی منظور نظر ما ایک خلعت معہ سند بحالی ملک سابق دستور اُس راجہ کو عنایت کیا اور یہہ حکم دیا کہ راجہ ایک فوج اپنی طرف سے لشکر ظفر پیکر مین متعین رکھے جب اُس راجہ کو یہہ سند بحالی کی پہنچی خوش و خرّم اپنے دارالحکومت مین قیام کر دو ہزار پیادے اور چھہ سو سوار اُردوے معلّی کو روانہ کیا جب نواب بہادر کو گوری کوٹہ و مکابل و دوبری وغیرہ کی تسخیر سے فراغت حاصل ہوئی اور اپنے تھانے وہان بٹھا چکا تب راجہ چیتل درگ کو حضور مین طلب کیا راجہ حیلہ جو نے ناموجّہ عذرون کو پیش کر حاضر ہونے سے تقاعد کیا نواب حیدر دل نے اور راجون کی معرفت جو لشکر فیروزی اثر مین حاضر تھے اِس راجہ سفیہ کو یہہ کہلا بھیجا کہ خیریت اُسکی اِسی مین ہی کہ قلعہ چیتل درگ کو تسلیم کر خود حلقہ اطاعت کا کان مین ڈال معسکر نصرت اثر مین حاضر ہووے اور پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر پر جو اُسکو عنایت ہوگی قناعت کرے مگر اُس ابلہ نے قلعہ کی متانت و اذوقہ کی کثرت و طیّاری آلات حرب پر مغرور ہو گوہر مواعظ کو گوش رضا مین جگہہ نہ دی اور دوسرے ہندو سرداروں کو جو موافق اپنی آئین کے جنگ کرنے کو ساتھہ اہل اسلام کے موجب مثوبات اخروی تصور کرتے تھے اپنے ساتھہ متّفق و ہم عہد کیا اور پہاڑون کی گھاٹیون کو اپنے پیادون سے مضبوط کر خود استحکام دینے مین برج و بارہ قلعے کے مشغول ہوا جب یہے وقائع ناملایم حضور مین معروض ہوے نواب بہادر معہ توپ خانۂ آتش اثر و افواج خون خوار اُس طرف متوجّہ ہوا اور عرصے مین ایک سال کے مساعی جمیلہ کشورکشائی سے ہزارہا ہزار کفّار نابکار کو تہ تیغ کر تمامی کمین گاہ اطراف قلعہ

وصف

( ۲۲۷۰ )

کو اپنے قبضے تصرّف مین لاقریب قلعہ کے پہنچکر نزول فرمایا اور حسب الفرمان بہادران
قلعہ شکن نے اُس حصار فلک آثار کو محاصرہ کرتوپ مارنی شروع کردی ہرروز قلعہ سے
ایک گروہ جانبازون کا باہر نکال کر دادمردانگی کی دیتا تھا اگرچہ لشکر قاہرہ کے بیلدارون نے
اطراف قلعہ کے درختون کو کاتے محصورین کے نکلنے کی راہ پرخار بست مستحکم
کھینچا تھا اور گولندازان چابکدست نے ایک چھوتے پہاڑ پر جو قلعہ کی اُتر جانب
تھا توپین چڑھائین پر ہرروز جس قدر بیلوگ دیوار قلعہ کی منہدم کرتے محصورین
شباشب دیوار جدید بنالیتے اور گاہ گاہ شب کو حیدری مورچون پر پہنچ کر شربت
شہادت غازیون کو پلاتے اور شہیدون کے سرون سے مالا بنا اپنے گلون
مین پہنتے اور رراجہ سے اُسکا انعام و صلہ لیتے تھے نواب بہادر نے بسبب زیادہ
طول کھینچنے عرصے محاصرے اور فتح نہ ہونے قلعہ کے محمد علی کمیدان کے احضار
کا حکم دیا کمیدان مذکور نے فوراً حاضر ہو شرف قدم بوسی حاصل کیا نواب
بہادر نے حاضرین سے مخاطب ہو فرمایا کہ محمد علی گھوڑے ہاتھی فقیرون کو دیتا ہی
بس ہم غازیون اور مجاہدون کو جو تیغ زنی کرتے ہین کیا دین کمیدان نے زمین
ادب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اس سے کیا بہتر ہی کہ مجھسا کمترین بندگان سرکار
دولتمدار گھوڑے ہاتھی فقیرون کو دے اور خداوند نعمت منصب و جاگیر
انکا بخشنا حضور ہی سے متعلّق ہی غازیون اور مجاہدون کو عطا فرمائین نواب
بہادر نے یہہ جواب سن تبسّم فرمایا اور محمد علی کو بعطای خلعت فاخرہ مع
ترک مرصّع و مالۂ مروارید بیش بہا سر فراز اور فی نفر دو رُپی اضافہ
ماہواری اُسکے سپاہیون کا کرواسطے تسخیر کرنے قلعہ کے حکم دیا چون
محمد علی کو فقیرون کی صحبت کے فیض سے چندان دل بستگی دنیا کی مال سے
نتھی بمجرّد پہنچنیکے اپنے خیمہ مین سب اجناس و اشیا کو جو حضور سے انعام پایا

جا پہنچکر دوستون فقیرون اور سپاہیون کی ضیافت کی اور فقرا سے ہمّت
طلب کر مسلّح ہو اپنی فوج سمیت اُسی شب کو ایک مکان پر جو قلعہ کی
حفاظت کے واسطے اُس سے زیادہ مستحکم کوئی مقام نہ تھا حملہ کر تصرّف
مین لایا اگرچہ جماعہ مخالف نے کوشش مین قصور نہ کیا مگر بہادران اسلام کے
ہاتھ سے یہان تک عاجز ہوے کہ قلعے سے نکل آئے اور لڑنا موقوف کیا جب
بہادران لشکر ظفر اثر قریب قلعے کے پہنچے ترس و ہراس محصورون کی خاطر پر
اِس قدر غالب ہوا کہ گروہ گروہ لکڑی گھاس وغیرہ سامان خوراک لانے کے
بہانے قلعے سے نکل لشکر حیدری مین داخل ہو سایہ عاطفت مین رہنے لگے لیکن
قریب چھہ ہزار پیادے کے جو ہم جنس راجہ اور قدیم الایّام سے اُسکے نمک خوار
تھے جان سے ہاتھ دھو قلعے کے برجون کی پناہ سے عسکر حیدری کو ہنوز صدمہ
پہنچاتے تھے جب عرصہ دراز منقضی ہوا نواب بہادر پانچ ہزار پیادے
کرناٹکی دو ہزار سپاہی و ایک ہزار سوار واسطے تاخت و تاراج نواح قلعے
کے تعین فرما خود بدولت وہان سے کوچ کر چار فرسنگ پر خیمے قایم کیے
علّت غائی اِس اِرادے کی یہہ تھی کہ اگر راجہ بےباکانہ قلعے سے نکل میدان
مین آوے تو یکبارگی حملہ کر اُسکو اسیر کر لین اِسی عرصے مین یہہ قضیہ اتّفاقی
وقوع مین آیا کہ راجہ کا سسُرا اور اُسکے دو لڑکے جو اُسکے ساتھ قلعے مین محصور
تھے ایک روز وہ دونون لڑکے چند سوار و پیادون کے ساتھ واسطے پرستش
کے ایک بتخانے مین جو قلعے کے باہر ایک فرسنگ کے فاصلے پر تھا گئے
فتنہ انگیز غمّازون نے راجہ سے یہہ ظاہر کیا کہ تمھارے دونون نسبتی بھائی واسطے
ملازمت نواب بہادر کے گئے ہین راجہ نے اِس بات کے سنتے ہی بے تامّل
اپنے بے گناہ سسُرے کا سر کاٹ ڈالا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ اُسکے گھر لو

چلا دیا جب یہ واقعہ جگر سوز اُن دونون برادر نے سنا اپنے مشیر کار سے مشورت کر لشکر مین نواب بہادر کے پہنچے تب نواب بہادر نے اُنکی بیچارگی پر ترحّم فرما معرفت راجہ ہرپن ہلّی کے دونون بھائیو نکو حضور مین بلا دو خلعت فاخرہ معہ جواہر گران بہا دونونکو عنایت کیا اور ساتھ بخشنے سند بحالی تعلّقہ موروثی کے اُنھون کو امیدوار فرمایا جب اُنکو اطمینان حاصل ہوا فوج حیدری کو ساتھ لے ایک راہ سے جو بخیلون کے دل سے بھی زیادہ تنگ اور کاکل سے عنبر بن مویون کے زیادہ پرپیچ تھی چوٹیون پر جبال فلک تمثال کے چڑھ گئے غازیان شیر صولت نے ایک ہفتے تک محنت رات و دن کی اختیار کر بڑے بڑے پتھر غبّارون سے اُڑا کر بہتونکو ہستی سے سبکدوش کیا اور ہر طرف گلند از برق سے آگ باروت کے مخالفین کی آنکھونکو خیرہ کرتے اور جو قلعے سے نکل گریز کا عزم کرتے سپاہ حیدری اُنکے سلاح واموال چھین لیتی جب مخالفین کی پریشانی حد سے گذری اور غلغلہ اُنکی فریاد و فغان کا راجہ کو پہنچا جوش جہالت سے مسلّح ہو جب قلعے سے نکلا تو کیا دیکھا کہ اُسکے کام کے لوگ سب کام آئے اور اُسکے لشکر کے سب نامدار غازیون کے ہاتھ کی ضرب کھا خاک پر اکثر تو بے حس وحرکت اور بعضے زندہ زخمون کے درد سے بیقرار لوٹ رہے ہیں اور باقی فرار پر مستعد ہیں راجہ نے ہرچند کہا کہ یارو کہان بھاگے جاتے ہو پھرو ٹھہرو لیکن کسی نے نہ سنا اور ہر ایک نے اپنی راہ لی اِس اثنا مین محمد علی کمیدان ساتھ بہادران لشکر نصرت قرین کے بے ممانعت اغیار درمیان قلعے کے جا داخل ہوا اور راجہ کی حرم سرا اور سب کارخانون پر اُسکے اپنے محافظ معتمد بیٹھا راجہ کو ساتھ لے بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا نواب بہادر نے راجہ کو معہ اُسکے لواحق سرینگپٹن کو روانہ کر شادیانہ فتح کا بجوا

محمد علی کمید ان کا پایۂ عزّت و اعتبار بلند کیا اور اُن مجاہدین کو جنھون نے قلعے کے فتح کرنے مین داد شجاعت کی دی انعام شایستہ عطا فرما خوشدل کیا'
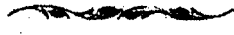
## فتح کرنا نواب حیدر علي خان بہادر کا قلعہ کنچی کوٹہ وغیرہ کو اور گرفتار ھونا نواب حلیم خان حاکم کڑپہ کا اور تباہ ھونا اُس خاندانکا

جب نواب بہادر نے بعد کد و کاوش تین برس کے ایک ہزار ایک سو نوّے ہجری مین تسخیر سے قلعے چیتل درگ کے اور انتظام سے اُس نواح کے فراغ کلی حاصل فرمایا خاطر عاطر مین گذرا کہ دولت خواہون کے طلاے اخلاص کو امتحان کی کسوٹی پر جانچیئے اور مکنون ضمیر معاندان اِس دولت خداداد کو معلوم کیجیئے چنانچہ اِسی جہت سے دو تین روز تک اپنے تئین بیمار مشہور کر کر خیمۂ خلوت سے باہر نہ آیا اور امیرون نے موافق حکم کے اُسکے اِنتقال کی خبر اِس جہان فانی سے شایع کر ایک صندوق مخمل سیاہ سے منڈھ عنبرو کافور سے اندودہ اور معطّر کر مولودخوانون کے ساتھ سر برنگپٹن کو روانہ کیا اگرچہ اِس عرصے مین اہل کاران خردمند نے ضبط و ربط مہمّات مین ایسی چوکسی کی کہ امور ملکی و مالی مین مطلق خلل واقع نہ ہوا مگر لشکر کے لوگ جو شمار سے باہر تھے تابوت کو دیکھ سر پیٹنے اور واویلا کرنے لگے جب اِس واقعہ ناملایم کی خبر منتشر ہوئی سب امیران دولت خواہ اطراف وجوانب کے عزاداری مین مشغول ہوے مگر نواب حلیم خان حاکم نے کڑپے کے جو نواب بہادر کی طرف سے دل مین کینہ رکھتا تھا اِس خبر کے سنتے ہی سجدۂ شکر ادا کر قسم قسم کی شیرینی اپنے تمام شہر